[illegible] اہلِ حق اور اہلِ باطل کا [illegible]

الدلائل القاطعة لمدعی أهل السنة والجماعة

المعروف

فیصلۂ حق و باطل عکسی

مصنف

اجمل العلماء افضل الفضلاء سلطان المناظرین

حضرت مولانا الحاج محمد اجمل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی سنبھل

ناشر

(مولانا حافظ محمد اختصاص الدین اجملی)

ملنے کا پتہ اجملی کتب خانہ دیپا سرائے سنبھل

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

الحمد للہ کہ یہ نسخۂ مستطاب۔ اہلسنت کیلئے دلائل کا مخزن لاجواب۔ وہابیہ کیلئے باعث غیظ و عتاب
سنت و وہابیت کی فیصلہ کن کتاب۔ مسائل مختلفہ میں درخشاں آفتاب۔ باغ سنت کیلئے مہکتا
گلاب شاداب۔ اہلسنت و وہابیہ کے جھگڑوں میں فیصلہ کن شمشیر آبدار مسمی باسم تاریخی

الدلائل القاطعة لدعاة اهل السنة والجماعة

۱۹۶۰ء

المعروف بہ

فیصلۂ حق و باطل

مصنفہ

حامی دین و ملت، ماحی کفر و ضلالت، اجمل العلماء، افضل الفضلاء، عمدۃ المحققین، فخر الواعظین
سلطان المناظرین، صدر المدرسین، سند المصنفین، مولانا الحاج الشاہ مفتی **محمد اجمل صاحب**
قادری، رضوی، نعیمی، مفتی اعظم سنبھل۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

ناشر:۔ (مولانا حافظ) محمد اختصاص الدین اجملی خلف اصغر حضرت مصنف علیہ الرحمۃ
ناظم اعلیٰ و متولی مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل

ملنے کے پتے

۱۔ اجملی کتب خانہ۔ محلہ دیپا سرائے سنبھل ضلع مرادآباد (یوپی)
۲۔ مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم مسجد جہانخاں سنبھل ضلع مرادآباد یوپی انڈیا

تمہید

سرزمین ہند میں جب سے فتنۂ وہابیت پھیلا تو مبلغان وہابیت نے
مسلمانوں کو یہ فریب دینا شروع کیا کہ صرف مذہب وہابیت ہی قرآن و حدیث
اقوال سلف و خلف کے موافق ہے اور مذہب اہل سنت جو کہلاتا ہے وہ
اہل بدعت ہیں۔ ان کا ہر عقیدہ و عمل قرآن و حدیث و تصریحات سلف و
کے خلاف ہے۔

سخت ضرورت تھی کہ اس حقیقت کا انکشاف کیا جائے۔ علمائے اہلسنت
گرچہ ایک ایک عقیدے اور عمل میں مستقل کتاب اور رسالہ لکھدیا اور اس
کو طشت از بام کردیا۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسی جامع کتاب نہیں تھی۔ جو
عقائد و مسائل مختلف فیہا پر مشتمل ہو۔ اور اس میں کافی دلائل قائم ہوں اور
اس کے مختصر ہو۔ میرے اکابر نے مجھے اس خدمت کے لئے متعین کیا تھا
میں اپنے مشاغل کی وجہ سے اس کام کو انجام نہ دے سکا۔ اب جبکہ مجھے
لقوہ کا شدید حملہ ہوا اور تعلیم و افتاء کے کام سے کچھ فرصت ملی تو مجھے بعض احباب
اس اہم کام کرنے کا حکم دیا۔

میں نے جب ارادہ کیا تو قدرت نے یہ دستگیری فرمائی کہ میرے دل ودماغ کو درست کر دیا اور اس قدر قوت عطا فرمائی کہ ۵ گھنٹے مسلسل کام کرنے لگا۔ اور اس کو تصنیف کرنا شروع کر دیا۔ یہ حصہ اول ہے جسمیں معرکۃ الآراء پندرہ مسائل کا ذکر ہے۔ (۱) امکان کذب (۲) علم غیب (۳) علم ماکان ومایکون (۴) علم خمس وعلم قیامت (۵) شفاعت (۶) تصرف (۷) توسل (۸) ندا (۹) استعانت (۱۰) میلاد شریف (۱۱) قیام میلاد (۱۲) عرس (۱۳) سوم (۱۴) گیارہویں شریف (۱۵) فاتحہ۔ ان کو صاف کیا گیا ہے اور ہر دو مذاہب کے دعوے کو واضح کر دیا گیا ہے اور وہابیہ کا بطلان واہلسنت کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت کر دی گئی ہے۔ عبارات وحوالے نہایت ذمہ داری سے (اور اصل کتب) نقل کئے گئے ہیں۔ جس میں شبہ ہو اسکو مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں بلکہ دیکھ سکتے ہیں۔

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ علیٰ من اصطفیٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ ومن اجتبیٰ

مسئلہ امکانِ کذب

عقیدۂ وہابیہ۔ پہلے اس مسئلہ میں وہابیہ کے چند اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب یکروزی میں لکھتا ہے:

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحٰنہ می شمارند و اورا جلّ شانہٗ بآں مدح میکنند بخلاف اخرس و جماد کہ ایشاں را کسی بعدم کذب مدح نمیکنند، پر ظاہر ست کہ صفتِ کمال ہمیں است کہ شخص قدرت بر تکلم بکلام کاذب میدارد و بنا بر رعایتِ مصلحت و مقتضائے حکمت بہ تنزّہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید۔ ہماں شخص ممدوح میگردد بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ۔ (از یکروزی ص ۱۴۵)

ترجمہ۔ جھوٹ نہ بولنے کو خدا کے کمالات سے گنتے ہیں اس سے اس کی مدح کرتے ہیں بخلاف گونگے اور پتھر کے اور صفت کمال یہی ہے کہ کذب پر قدرت ہوتے ہوئے بلحاظ مصلحت اس کی آلائش سے بچنے کے لئے جھوٹ بات نہ بولے وہی شخص قابل تعریف ہوتا ہے بخلاف اس کے جس کی زبان ماؤف ہو گئی ہو

ناسلّم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد (از تکبیر وزی ص ۱۴۵)	ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال و ناممکن ہو۔

وہابیہ کا یہ گندہ عقیدہ ان کی بکثرت کتابوں، رسائل سے ثابت ہے۔ اس میں بہت عبارات پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن بخوف طوالت اس کو ترک کیا جاتا ہے

عقیدۂ اہلسنّت اس کے مقابل اہل سنّت وجماعت کا عقیدہ اور انکے مختصر دلائل یہ ہیں۔ سُنئے۔ اہل سُنّت کے نزدیک اللہ تعالیٰ جھوٹ جیسے قبیح عیب ونقص سے پاک ومنزہ ہے اور اس کے لئے جھوٹ محال و ناممکن ہے۔

دلائل قرآن مجید سے

(۱) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا ۰ (سورۂ نساء پ ۵ ع ۷)	ترجمہ۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔
(۲) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ۰ (سورۂ نساء پ ۵ ع ۷)	ترجمہ۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔

دلائل از تفاسیر قرآن شریف

یعنی لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَلَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ الْکِذْبُ (تفسیر خازن مصری جلد ۱ صفحہ ۴۲۶)	مراد یہ ہے کہ اللہ سے سچا کوئی نہیں وہ خلاف وعد نہیں کرتا اور اسکا جھوٹ بولنا ممکن نہیں۔

(۲) **تفسیر مدارک** میں علامہ نسفی تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

اَیْ لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنْهُ فِیْ اَخْبَارِهٖ وَ وَعْدِهٖ وَوَعِیْدِهٖ لِاِسْتِحَالَةِ الْكِذْبِ عَلَیْهِ لِقُبْحِهٖ لِكَوْنِهٖ اِخْبَارًا عَنِ الشَّیْءِ بِخِلَافِ مَا هُوَ عَلَیْهِ (ص ۲۳۱ / ج ۱)

اس سے سچا کوئی نہیں اسکی خبروں میں وعدہ وعید میں اسلئے کہ جھوٹ بسبب اپنی برائی کے اللہ تعالے پر ناممکن و محال ہے کیونکہ وہ کسی شی کی اسکے خلاف خبر دیتا ہو۔ جیسی وہ ہو۔

(۳) **تفسیر بیضاوی** میں ہے۔

لَا یَتَطَرَّقُ الْكِذْبُ اِلٰی خَبَرِهٖ بِوَجْهٍ لِاَنَّهٗ نَقْصٌ وَهُوَ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مُحَالٌ (بیضاوی)

جھوٹ اللہ کی خبر میں کسی طرح راہ نہیں پا سکتا کیونکہ وہ نقص ہے اور نقص اللہ پر محال ہے

(۴) **تفسیر ابو السعود** میں ہے۔

وَالْكِذْبُ مُحَالٌ عَلَیْهِ سُبْحَانَهٗ دُوْنَ غَیْرِهٖ (تفسیر ابو سعود ص ۳۱۲ / ج ۲)

اور جھوٹ اللہ تعالے ہی پر محال و ناممکن ہے نہ کہ اسکے غیر پر۔

(۵) **تفسیر کبیر** میں علامہ امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ سُبْحَانَهٗ مُنَزَّهٌ عَنِ الْكِذْبِ فِیْ وَعْدِهٖ وَوَعِیْدِهٖ قَالَ اَصْحَابُنَا لِاَنَّ الْكِذْبَ صِفَةُ نَقْصٍ وَالنَّقْصُ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مُحَالٌ

اور اللہ تعالے کا فرمانا کہ (اللہ ہرگز اپنا عہد جھوٹا نہ کرے گا) دلالت کرتا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہر وعدہ وعید میں کذب سے منزہ ہے ہمارے اہلسنت اس دلیل سے کذب الٰہی کو ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت عیب ہے اور اللہ تعالے پر عیب محال۔ ناممکن ہے

(۶) تفسیر روح البیان میں ہے۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا اِنْکَارٌ لِاَنْ یَکُوْنَ اَحَدٌ اَکْثَرَ صِدْقًا مِّنْہُ فَاِنَّ الْکِذْبَ نَقْصٌ وَّھُوَ عَلَی اللّٰہِ مُحَالٌ دُوْنَ غَیْرِہٖ

(اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی، اسمیں اس بات کا انکار ہے کہ خدا سے زیادہ کوئی سچا نہیں کیونکہ جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ ہی پر محال۔ ناممکن ہے نہ کہ غیر پر)

(۷) تفسیر کبیر میں ہے۔

اِنَّ تَجْوِیْزَ الْکِذْبِ عَلَی اللّٰہِ مُحَالٌ

اللہ پر جھوٹ کو تجویز کرنا محال ہے۔

(از تفسیر کبیر ص ۲۲ ج ۴)

(۸) تفسیر کبیر میں ہے۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَجُوْزُ اَنْ یَّظُنَّ بِاللّٰہِ الْکِذْبَ بَلْ یَخْرُجُ بِذٰلِکَ عَنِ الْاِیْمَانِ

کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالی پر جھوٹ کا گمان کرے۔ بلکہ ایسا گمان ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

(ص ۱۷۲ ج ۵)

دلائل از کتب عقائد و کلام

(۱) شرح مواقف میں ہے۔ اِنَّہٗ تَعَالٰی یَمْتَنِعُ عَلَیْہِ الْکِذْبُ اتِّفَاقًا اَمَّا عِنْدَ الْمُعْتَزِلَۃِ فَلِاَنَّ الْکِذْبَ قَبِیْحٌ وَّھُوَ سُبْحٰنَہٗ لَا یَفْعَلُ الْقَبِیْحَ وَاَمَّا امْتِنَاعُ الْکِذْبِ عَلَیْہِ عِنْدَنَا فَلِاَنَّہٗ نَقْصٌ وَّالنَّقْصُ عَلَی اللّٰہِ

اہلسنت و معتزلہ کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالے کا کذب ممتنع وناممکن ہے معتزلہ تو ایسے ممتنع ومحال کہتے ہیں کہ کذب برا ہے اور اللہ تعالے برا کام نہیں کرتا۔ اور ہم اہلسنت کے نزدیک اللہ تعالے پر کذب اس دلیل سے ممتنع

تعالیٰ محال اجماعاً
(از شرح مواقف کشوری ص ۶۵۶)

ہے کہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ پر بالاجماع محال و ممتنع ہے۔

(۲) اسی شرح مواقف میں ہے۔

وَقَدْ مَرَّ فِي مَسْئَلَةِ الْكَلَامِ مِنْ مَوْقِفِ الْإِلٰهِيَّاتِ اِمْتِنَاعُ الْكِذْبِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى۔ (از شرح مواقف ص ۶۷۵)

بیشک موقف الٰہیات سے مسئلہ کلام میں بیان کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن نہیں۔

(۳) اسی شرح مواقف میں ہے۔

عُلِمَ اسْتِحَالَةُ الْكِذْبِ عَلَى اللهِ۔
(از شرح مواقف ص ۶۷۴)

اللہ تعالیٰ پر کذب کا ممتنع و محال ہونا جان لیا گیا ہے۔

(۴) شرح مقاصد میں ہے۔

اَلْكِذْبُ مُحَالٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ لِاَنَّ الْكِذْبَ نَقْصٌ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ وَهُوَ عَلَى اللهِ تَعَالٰى مُحَالٌ مُلَخَّصًا (از سبحٰن السبوح ص ۱۰)

جھوٹ باجماع علماء محال و ناممکن ہے کہ وہ باتفاق عقلاء عیب ہے۔ اور عیب اللہ تعالیٰ پر ممکن نہیں۔

(۵) مسامرہ میں ہے۔

لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ الْاَشْعَرِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ فِي اَنَّ كُلَّ مَا كَانَ وَصْفَ نَقْصٍ فِي حَقِّ الْعِبَادِ فَالْبَارِي تَعَالٰى مُنَزَّهٌ عَنْهُ وَهُوَ مُحَالٌ عَلَيْهِ تَعَالٰى وَالْكِذْبُ وَصْفُ نَقْصٍ فِي حَقِّ الْعِبَادِ (مسامرہ ص ۱۸۴)

جیسے کہا اشاعرہ و غیر اشاعرہ کسی کا آپس میں خلاف نہیں کہ وہ ہر چیز جو بندوں کے حق میں صفت عیب ہے۔ باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ اس پر محال ہے اور بندوں کے حق میں کذب صفت عیب ہے۔

(٦) اسی مسامرہ میں ہے۔

إنّا قلنا لا خفاء في أنّ الكذب وصف نقص عند العقلاء وقد تقدم كونه وصف النقص بالنسبة إلى جناب قدسه تعالى فهو مستحيل في حقه عزّ وجلّ (المسامرہ ص۲۱۴)

ہم اہل سنت کہتے ہیں اس میں کوئی..... پوشیدگی نہیں ہے کہ بیشک عقلاء کے نزدیک کذب صفت عیب ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی نسبت کذب کا صفت عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو چکا۔ پس اللہ تعالیٰ عز وجل کے حق میں وہ کذب محال، ممتنع، ناممکن ہے۔

(۷) مسایرہ میں ہے۔

يستحيل عليه سبحانه سمات النقص كالجهل والكذب (از مسایرہ ص۱۶۶)

اللہ تعالیٰ پر محال ہیں جتنی نشانیاں عیب کی ہیں جیسے جہل اور کذب۔

(۸) شرح فقہ اکبر میں ہے:

والكذب عليه محال (ص۲۲)

اور اللہ تعالیٰ پر کذب محال، ناممکن ہے۔

(۹) شرح عقائد جلالی میں ہے:

الكذب نقص والنقص عليه محال فلا يكون من الممكنات ولا تشمله القدرة كسائر وجوه النقص عليه تعالى كالجهل والعجز (از سبحٰن السبوح ص۵۵)

کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے تو کذب نہ ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اسے شامل جیسے تمام اسباب عیب مثل جہل و عجز کے۔

(۱۰) علامہ نسفی کتاب عمدہ میں فرماتے ہیں

لا يوصف الله تعالى بالقدرة على الظلم

اللہ تعالیٰ کی ظلم اور جہل اور کذب پر

وَالتَّغَيُّرِ وَالْكِذْبِ لِاَنَّ الْمُحَالَ لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ (ازمسامرہ ص۸۵)	قدرت نہیں بیان کی جا سکتی کیونکہ محال تحت قدرت داخل نہیں ہوتا۔

(۱۱) قاضی عضد عقائد عضدیہ میں فرماتے ہیں۔

اَلْكِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَيْهِ مُحَالٌ فَلَا يَكُوْنُ مِنَ الْمُمْكِنَاتِ وَلَا تَشْتَمِلُهُ الْقُدْرَةُ (ص۴۲)	کذب عیب ہے اور عیب خدا پر محال ہے تو کذب ممکن نہ ہوا۔ اور قدرت اس کو شامل نہ ہوئی۔

(۱۲) علامہ عبد الحمید بغدادی نثر اللآلی شرح امالی میں فرماتے ہیں۔

وَالْكِذْبُ فِيْ حَقِّهٖ تَعَالٰى مُحَالٌ (ص۹۲)	کذب اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے

(۱۳) علامہ تفتازانی شرح عقائد میں فرماتے ہیں۔

كِذْبُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ مُحَالٌ (ص۱۵۴)	اللہ تعالیٰ کا کلام جھوٹا ہو گیا اور یہ بات محال ہے۔

(۱۴) علامہ بحر العلوم فواتح الرحموت میں فرماتے ہیں۔

فَهُوَ (اَیِ اللّٰهُ تَعَالٰى) صَادِقٌ قَطْعًا لِاسْتِحَالَةِ الْكِذْبِ (ص۳۲)	تو اللہ تعالیٰ یقیناً صادق سچا ہے بسبب کذب کے محال ہونے کے۔

اس پر اور بھی کثیر عبارات پیش کی جا سکتی ہیں۔ بالجملہ ان آیات و تفاسیر اور کتب عقائد سے آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے امکان کذب وہابیہ کا ثابت کرنا غلط و باطل و خلاف تعلیم اسلام ہے اور اہلسنت کا عقیدہ امتناع کذب صحیح و حق ہے اور موافق تعلیم اسلام ہے تو یہ عقیدۂ وہابیہ سخت گندہ اور ضلال و گمراہی ثابت ہوا۔

مسئلہ علم غیب

عقیدۂ وہابیہ ۔ اسمیں یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء غیب پر مطلع نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو علم غیب ثابت کرنا خلاف ایمان کفر و شرک ہے۔ اسمیں ان کی چند عبارات پیش کی جاتی ہیں۔

- اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ (از فتاویٰ رشیدیہ صلا ج ۳)
- علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۳ ج ۳)
- انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں (از مسئلہ علم غیب صلا)
- اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء۔ اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات انکو اپنی ذات سے ہے۔ خواہ اللہ کے دینے سے۔ غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (از تقویۃ الایمان صلا)

عقیدہ اہل سنت ۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب بالذات ہے اور حضرات انبیاء و اولیاء بعطائے خداوندی غیب جانتے ہیں۔ اور اللہ کی عطا سے کثیر غیوب پر مطلع ہیں۔ اسپر کثیر دلائل شاہد ہیں۔

دلائل از آیاتِ قرآنی

آیت (۱) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط (آل عمران پ۴ رکوع ۱۸)

اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

آیت (۲) عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (جن ۔ پ۲۹ ۔ رکوع ۲)

غیب کا جاننے والا تو اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

آیت (۳) تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۔ (سورہ ہود پ۱۲ رکوع ۴)

یہ غیب کی خبریں ہیں۔ ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

آیت (۴) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (سورہ تکویر پ۳۰ رکوع ۱)

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں

آیت (۵) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۔ (سورہ آل عمران پ۳ ع۵)

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔

آیت (۶) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۔ (سورہ نساء پ۵ رکوع ۱۷)

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

آیت (۷) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورہ نحل پ۱۴ ۔ رکوع ۱۲)

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

آیت (۸) اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔

(سورہ رحمٰن پ۲۷ رکوع ۱)	
آیت (۹) فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی (النجم پ۲۷ رکوع ۱)	اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔
آیت (۱۰) وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا۔ (سورہ بقرہ پ۲ ع۱)	اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ اور عالم ہونگے
آیت (۱۱) وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔ (سورہ انعام پ۷ رکوع ۷)	اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا ہو۔
آیت (۱۲) وَمَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ (سورہ انعام پ۷ رکوع ۴)	ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔
آیت (۱۳) وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ (یٰسٓ پ۲۲ رکوع ۱)	اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔
آیت (۱۴) وَكُلُّ صَغِیْرٍ وَّكَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ (قمر پ۲۷ رکوع ۳)	اور ہر چھوٹی اور بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔
آیت (۱۵) وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (نمل پ۲۰ ع۶)	اور جتنے غیب ہیں آسمان اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔
آیت (۱۶) وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (سورہ انعام پ۷ رکوع ۹)	اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔

دلائل از احادیث نبوی

حدیث (۱) عن عمر یقول قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ۔

(بخاری شریف کتاب بدء الخلق ص۴۵۳ و مشکوٰۃ شریف ص۵۰۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں قیام فرما کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں اور دوزخیوں کے اپنے اپنے منزلوں میں داخل ہونے تک کی خبر دی۔ یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

حدیث (۲) عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی الظہر فلما سلم قام علی المنبر فذکر الساعۃ وذکر ان بین یدیہا امورا عظاما ثم قال من احب ان یسأل عن شیء فلیسأل عنہ فواللہ لا تسألونی عن شیء الا اخبرتکم بہ ما دمت فی مقامی ھذا قال انس فاکثر الناس البکاء واکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول سلونی فقال انس فقام الیہ رجل فقال این مدخلی یا رسول اللہ فقال

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے زوال کے بعد تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر قیام فرمایا پھر قیامت کا ذکر کیا اور آنے والے بڑے بڑے امور کا تذکرہ کیا پھر فرمایا جو کسی چیز سے سوال کرنا پسند کرے تو سوال کرے کہ خدا کی قسم تم مجھ سے جس چیز کا سوال کروگے میں جب تک اس مقام میں رہوں گا تمہیں اسکی خبر دوں گا۔ حضرت انس نے فرمایا لوگوں نے زیادہ رونا شروع کیا اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم یہ

النار فقام عبد الله بن حذيفه فقال
من ابی یا رسول الله قال ابوک حذافة
ثم اکثر ان یقول سلونی سلونی فبرک
عمر علی رکبتیه فقال رضینا بالله ربا
وبالاسلام دینا و بمحمد رسولا
قال فسکت رسول الله صلی الله
علیه وسلم - بخاری شریف
(باب ما یکره من کثرة السؤال)
ص ۱۰۹ ج ۲

بات بار بار فرماتے رہے کہ تم مجھ سے سوال کرو
پھر حضرت انس نے فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہوکر
عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرے داخل ہونے
کی جگہ کہاں ہے فرمایا دوزخ پھر حضرت عبد اللہ
بن حذافہ نے کھڑے ہوکر دریافت کیا کہ ... یا
رسول اللہ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ
حذافہ ہے پھر حضور نے بکثرت فرمایا کہ مجھ سے
سوال کرو مجھ سے سوال کرو تو حضرت عمر فاروق
گھٹنوں کے بل بیٹھکر عرض کرنے لگے کہ ہم اللہ
کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو
گئے تو حضور نے سکوت فرمایا۔

حدیث (۳) عن انس رضی الله عنه
قال سألوا النبی صلی الله علیه وسلم
حتی احفوه بالمسألة فصعد النبی صلی
الله علیه وسلم ذات یوم المنبر فقال
لا تسئلونی عن شیء الا بینت لکم فجعلت
انظر یمینا وشمالا فاذا کل رجل رأسه
فی ثوبه یبکی فانشأ رجل کان اذا لاحی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے
سوالات شروع کئے یہاں تک کہ حضور کو سوال
سے پریشان کردیا تو حضور ایکدن منبر پر تشریف
لائے اور فرمایا تم مجھ سے جس چیز کا سوال کروگے
میں بیان کرونگا تو میں نے دائیں بائیں دیکھنا
شروع کیا تو ہر شخص کپڑے میں سر چھپا کر رو رہا ہے

یدعی الی غیر ابیه فقال یانبی الله من ابی قال ابوك حذافه

الحدیث (بخاری کتاب الفتن باب التعوذ من الفتن مصری ص۱۲۹)

تو ایک ایسا شخص نمایاں ہوا جو بوقت جھگڑوں کے اپنے غیر پدر کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔

حدیث (۴) عن حذیفة قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ترك شیئا یكون فی مقامه ذلك الی قیام الساعة الاحدث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه۔

(مسلم شریف۔ کتاب الفتن ص۳۹۰ جلد۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہا کہ کھڑے ہوئے ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خطبہ پڑھا اور خبر دی اُن فتنوں کی جو قائم ہونگے انہیں نہیں چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونیوالی تھی اس مقام میں قیامت تک مگر اسکو بیان فرمادیا اسکو یاد رکھا جس نے یاد رکھا۔ اور بھول گیا جو بھول گیا۔

حدیث (۵) عن حذیفة قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما ترك شیئا یكون فی مقامه ذلك الی قیام الساعة الاحدث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه

(مسلم شریف کتاب الفتن ص۳۹۰ ج ۲)

(ومشکوٰۃ شریف ص۴۶۱)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہا کہ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یعنی وعظ فرمایا تو اس مقام میں قیامت تک ہونے والی کسی چیز کو نہیں چھوڑا مگر اسے بیان فرمایا تو اسکو جس شخص نے یاد رکھا یاد رکھا اور جس نے بھلادیا بھلادیا۔

حدیث (۶) عن حذیفة انه قال اخبرنی

حضرت حذیفہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما ہو
کائن الی ان تقوم الساعۃ یوم القیامۃ
فما منہ شیئ الا قد سالتہ
(مسلم شریف کتاب الفتن صفحہ ۳۹۰ جلد ۲)

کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قیامت تک کی ہونے والی ہر چیز کی خبر دی
تو میں نے ہر چیز کی دریافت کئے بغیر نہیں
چھوڑا۔

حدیث (۷) (ابو زید) قال صلی بنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر
وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر
فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت
العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا
حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما
ھو کائن فاعلمنا احفظنا الحدیث
(مسلم شریف صفحہ ۳۹۰ ج ۲)

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما
خطبہ دیا یہاں تک کہ وقت ظہر آ گیا پھر اتر کر نماز
ظہر پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں
خطبہ دیا یہاں تک کہ وقت عصر ہو گیا پھر اتر
کر نماز عصر پڑھائی پھر منبر پر تشریف لا کر خطبہ
دیا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا تو حضور نے جو
کچھ ہو گیا تھا اور جو ہونے والا تھا سب کی خبر دی
پس ہمارا دانا ترین ان باتوں کا زیادہ یاد رکھنے
والا ہے۔

حدیث (۸) عن ثوبان قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی
لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا
(مسلم شریف صفحہ ۳۹۰ ج ۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے
کہا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ تو میں
نے اس کی مشرقوں اور مغربوں تمام زمین کو دیکھ لیا

حدیث (۹) عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد
رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو
کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما
انظر الی کفی ھذہ (مواھب لدنیہ
صـ۱۹۳ ج۲) (شرح مواھب صـ۲۰۴ ج۷)
حدیث (۱۰) قال السدی قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی
فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم
واعلمت من یومن بی ومن یکفر بی
فبلغ ذلک المنافقین فقالوا استھزاء
زعم محمد انہ یعلم من یومن بہ ومن
یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما
یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ و
اثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی
علمی لا تسئلونی عن شیئ فیما بینکم
وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام
عبد اللہ بن حذافۃ السھمی فقال من

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی انھوں
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک اللہ تعالے نے میرے لئے دنیا کو ظاہر
فرمایا پس میں دنیا کی طرف اور اسمیں تاقیامت
جو کچھ ہونے والا ہے سب کی طرف اس طرح
دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کی طرف
کہا حضرت سُدی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری اُمت مٹی کی..
صورتوں میں اس طرح پیش کی گئی جسطرح
حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھیں اور
میں نے اپنے اوپر ایمان لانے والے اور کفر کرنے
والوں کو پہچان لیا تو یہ بات منافقین تک
پہنچی تو وہ بطور مذاق کے کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اس گمان میں ہیں کہ انپر کون ایمان
لائیگا اور کون کفر کریگا جو ابھی تک پیدا بھی
نہیں ہوئے ہیں انکو جانتے ہیں اور ہم تو ان کے
ساتھ ہیں اور وہ ہم کو نہیں پہچانتے تو یہ بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو حضور
منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد وثنا ذکر

ابی یا رسول اللہ فقال حذیفۃ فقام
عمر فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ
ربا و بالاسلام دینا و بالقرآن اماما
وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک
فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
فھل انتم منتھون فھل انتم
منتھون

(تفسیر خازن صـ ۳۸۲ ج ۱)

فرمائی پھر فرمایا اُن قوموں کا کیا حال ہے جو میرے
علم پر اعتراض کرتے ہیں تم اپنے اور تا قیامت
کسی چیز کا مجھ سے سوال کروگے تو میں اس کو
بیان فرما دونگا تو حضرت عبداللہ بن حذافہ
سہمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ پھر حضرت عمر کھڑے
ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اللہ کے
رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے
امام ہونے اور آپکے نبی ہونے پر راضی ہو گئے
ہمکو معاف فرمائیے اللہ آپ کو معاف کرے
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم باز آنے
کیا تم باز آئے۔

حدیث (۱۱) عن ابی ھریرۃ قال جاء
ذئب الی راعی غنم فاخذ منھا شاۃ
فطلبہ الراعی حتی انتزعھا منہ
قال فصعد الذئب علی تل فاقعی
واستثفر وقال قد عمدت الی
رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم
انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک
بھیڑیا بکری چرانے والے کے پاس آیا اور اس نے
بکریوں کی ریوڑ میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا چرواہے
نے اسکو تلاش کیا اور اس بکری کو اس سے چھڑا
لیا تو وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور اپنی
دُم اٹھا کر کہنے لگا کہ میں نے اس رزق کا ارادہ کیا
جو مجھے اللہ نے دیا ہے تو اسکو پکڑ لیا اور تو

رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال
الذئب اعجب من ھذا رجل فی
النخلات بین الحرتین یخبرکم بما
مضی وما ھو کائن بعدکم قال فکان
الرجل یھودیا فجاء الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔
(مشکوٰۃ شریف باب المعجزات)
ص ۵۴۱

نے اسکو چھوڑ دیا۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے
آجکی طرح کبھی بھیڑیا کلام کرتے نہیں دیکھ
بھیڑیے نے کہا اس سے زیادہ تعجب انگیز
اس شخص کا حال ہے جو دو سنگستانوں کے در
کھجوروں کے جھرمٹ مدینہ میں ہے کہ وہ گزشتہ
اور آئندہ سب کی خبر دیتا ہے راوی نے کہ
کہ وہ شخص یہودی تھا اس نے قدمیں حاضر
کر سارا واقعہ سنایا اور اسلام لایا حضور نے ا
کی تصدیق فرمائی ۔

حدیث (۱۲) لقد ترکنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وما یحرك
طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما
(خصائص کبریٰ ص۱۰۵ جلد ۲)

حضور نے ہم سے اس حال میں مفارقت ف
کہ کوئی پرندہ ایسا نہیں کہ اپنے بازو کو
مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ا
حال بھی بیان فرمایا ۔

حدیث (۱۳) عن ابن مسعود قال
خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الجمعۃ فقال اخرج یا فلان فانك
منافق اخرج یا فلان فانك منافق
فاخرج من المسجد ناسا فضحھم
(عینی شرح بخاری ص۲۲۱ ج۴ خازن ص۱۱۵ ج۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی
انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسل
نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا اے فلاں نک
جا کہ تو منافق ہے ۔ اے فلاں نکل جا کہ
منافق ہے ۔ تو مسجد میں سے چند شخصوں ک
نکال کر رسوا کیا ۔

حدیث (۱۴) عن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل فی احسن صورۃ قال فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردہا بین ثدیی فعلمت ما فی السموٰت والارض ۔

(مشکوٰۃ شریف باب المساجد)

صہ ۶۹

حضرت عبد الرحمن بن عائش سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب عزوجل کو اچھی شان میں دیکھا رب نے فرمایا کہ ملائکہ کس بات میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے عرض کیا کہ تو ہی خوب جانتا ہے فرمایا میرے رب نے اپنا دست قدرت میری دونوں شانوں کے درمیان رکھا میں نے اسکے وصول فیض کی سردی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی پس جان لیا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے ۔

حدیث (۱۵) سألنی ربی لیلۃ المعراج فلم استطع ان اجیبہ فوضع یدہ بین کتفی بلا تکییف ولا تحدید ای ید قدرتہ لانہ سبحنہ منزہ عن الجارحۃ فوجدت بردہا فاورثنی علوم الاولین والآخرین وعلمنی علوما شتی فعلم اخذ عہدا علی کتمہ وھو علم لا یقدر علی حملہ غیری وعلم خیرنی فیہ وعلم امرنی بتبلیغ الی الخاص والعام

(حدیث) شب معراج میرے رب نے مجھ سے سوال کیا تو میں اسکا جواب نہ دے سکا تو رب نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اسکے وصول فیض کی سردی محسوس کی تو مجھ کو اولین و آخرین کے علوم عطا ہوئے اور مختلف علوم سکھائے ایک وہ علم ہے جسکے چھپانے کا مجھ سے عہد لیا اور اسکے متحمل ہونے کا میرے سوا کوئی قادر نہیں اور ایک ایسا علم تھا جسکی خاص و عام تک تبلیغ کا مجھ سے عہد

من امتی وھی الانس والجن والملک
(تفسیر روح البیان ص۱۰۵ جلد ۳)

بیان کریں اپنی امت سے انسان و جن اور فرشتہ
کو بتاؤ ۔

ثبوت علم غیب از اجماع و اقوال سلف و خلف

علامہ قسطلانی مواہب میں اور علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں

(۱) وقد اشتہر وانتشر امرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب (ص۲۰۰ جلد ۷)

بیشک صحابہ کے درمیان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیبوں پر مطلع ہونے کا معاملہ مشہور و معروف ہو چکا تھا ۔

(۲) اسی میں ہے ۔

وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیھا علی اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب کما قال عیاض ولا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ کما افادہ المتن اما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ فمحقق
(شرح مواہب ص۱۹۹ ج ۷)

بیشک احادیث متواتر ہو چکیں اور ان کے معانی متفق ہو چکے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب پر مطلع ہیں جیسا کہ حضرت قاضی عیاض نے فرمایا اور یہ مضمون اُن آیات کے منافی نہیں جن کی یہ دلالت ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں علم غیب جانتا تو بہت سی خیر جمع کر لیتا کہ ان آیات میں علم بے واسطہ کی نفی ہے جس کا افادہ متن نے کیا لیکن اللہ کی تعلیم سے حضور کا مطلع ہونا تو یہ تحقیق سے ثابت ہے ۔

حضرت اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں

(۳) وانعقد الاجماع علی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اعلم الخلق وافضلھم	اور اسپر اجماع منعقد ہوچکا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں سب سے زیادہ عالم اور افضل ہیں

(۴) حضرت علامہ علی قاری شرح شفا میں اور قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

ومن معجزاتہ الباھرۃ ما جمعہ اللہ لہ من المعارف ای الجزئیۃ والعلوم الکلیۃ والمدرکات الظنیۃ والیقینیۃ والاسرار الباطنیۃ والانوار الظاھریۃ وخصہ بہ ای تخصصہ بہ من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین (صفحہ ۲۱۲)	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن معجزات اور ظاہر آیات میں سے ہے جو اللہ جل شانہ نے آپکے لئے عطا فرمائے معارف جزئیہ علوم کلیہ مدرکات ظنیہ ویقینیہ اور اسرار باطنہ انوار ظاہرہ میں سے اور آپ کو دنیا و دین کی تمام مصلحتوں پر اطلاع کے ساتھ خاص کیا۔

(۵) حضرت قطب الوقت سیدی عبد العزیز دباغ کتاب ابریز میں فرماتے ہیں۔

واقوی الارواح فی ذالک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانھا لم یحجب عنھا شئی من العالم فھی مطلعۃ علی عرشہ وعلوہ وسفلہ ودنیا واخرۃ ونارہ وجنتہ لان جمیع ذلک خلق لاجلہ صلی اللہ علیہ وسلم فتمیزہ علیہ السلام خارق لھذہ العوالم باسرھا فعندہ تمیز فی اجرام السمٰوٰت من	سب سے زیادہ قوی روح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ اس روح پاک سے عالم کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں یہ روح عرش اور اسکی بلندی پستی، دنیا و آخرت جنت و دوزخ سب پر مطلع ہے۔ کیونکہ یہ سب اسی ذات پاک کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ آپکی تمیز ان جملہ عالموں کے لئے خارق ہے آپکے پاس اجرام سماوات کی تمیز ہے کہ کہاں سے پیدا کئے گئے اور کب

این خلقت ومتی خلقت ولم خلقت
والی این تصیر فی جرم کل سماء وعندہ
تمیز فی ملائکة کل سماء واین خلقو
ومتی خلقوا ولم خلقوا والی این یصیرون
وتمیز اختلاف مراتبهم ومنتهی
درجاتهم وعندہ علیه السلام
تمیز فی الحجب السبعین وفی ملائکة
کل حجاب علی الصفة السابقة وعندہ
علیه السلام تمیز فی الاجرام النیرة
اللتی فی العالم العلوی مثل النجوم
والشمس والقمر واللوح والقلم والبرزخ
والارواح اللتی فیه علی الوصف
السابق وکذا عندہ علیه السلام
تمیز فی الارضین السبع وفی مخلوقات
کل ارض وما فی البر والبحر من ذلک
فیمیز جمیع ذلک علی الصفة السابقة
وکذا عندہ علیه السلام تمیز فی
الجنان ودرجاتها وعدد سکانها
ومقاماتهم فیها وکذا ما بقی من العوالم

پیدا ہوئے اور کیا ہو جائینگے اور آپکے پاس
ہر ہر آسمان کے فرشتوں کی تمیز ہے اور اس کی
بھی کہ وہ کہاں سے اور کب سے پیدا کئے
گئے اور کیوں پیدا کئے گئے اور کہاں جائینگے
اور ان کے اختلاف مراتب اور منتہائے درجات
کی بھی تمیز ہے اور ستر پردوں اور ہر پردہ
کے فرشتوں کے جملہ حالات کی بھی تمیز ہے
عالم علوی کے اجرام نیرہ۔ ستاروں۔ سورج
چاند۔ لوح وقلم۔ برزخ اور اسکی ارواح۔
کی بھی ہر طرح امتیاز ہے اسی طرح ساتوں
زمینوں اور ہر زمین کی مخلوقات خشکی اور
تری جملہ موجودات کا بھی ہر ہر حال معلوم
ہے۔ اسی طرح تمام جنتیں اور ان کے
درجات اور ان کے رہنے والوں کی گنتی
اور مقامات سب معلوم ہیں۔ ایسے ہی
باقی تمام جہانوں کا علم ہے اور اس علم میں
ذات باری تعالیٰ کے علم قدیم ازلی سے جسکے
معلومات بے انتہا ہیں کوئی مزاحمت نہیں
کیونکہ معلومات علم قدیم اس عالم میں منحصر

وليس في هذا امر احمز للعلم القديم الازلي الذي لانهاية لمعلوماته و ذلك لان ما في العلم القديم لم يحصر في هذا العالم فسبحان من اقدرها على ذلك وكرمها وشرفها (ابريز مصري ص ۲۶ ج ۱، ملخصاً ابريز ص ۲۳)

نہیں تو پاک ہے وہ ذات جس نے اس روح کو اس علم پر قادر کیا۔ اور اس کو مکرم کیا اور ایسا شرف عطا فرمایا۔

بالجملہ ان آیات قرآنی واحادیث نبوی واجماع امت واقوال سلف سے علم غیب کے متعلق عقیدہ اہلسنت کی صحت وحقانیت ثابت ہوگئی۔ اور عقیدہ وہابیہ کا بطلان اور مخالفت آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ظاہر ہوگئی یہ اسلام کے تینوں دلائل قرآن وحدیث اور اجماع کا مختصر ذکر کیا گیا جس کو اور زیادہ تفصیل درکار ہو تو وہ میرے استاذ حضرت صدر الافاضل مولانا الحاج محمد نعیم الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی کتاب الکلمۃ العلیاء اور میرے پیر ومرشد شیخ الاسلام مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰحضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب جن کے رسائل الدولۃ المکیۃ۔ انباء المصطفیٰ۔ خالص الاعتقاد وغیرہ کا مطالعہ کرے اور اپنے ایمان کو درست کرے۔ اور ان حوالوں کو خود دیکھ کر تسلی حاصل کرے ورنہ میرے پاس آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

علم ماکان ومایکون

دلائل از آیات وتفاسیر

آیت اولیٰ خلق الانسان علمہ البیان (رحمٰن پ ۲۷ رکوع ۱)

اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اسکو بیان سکھایا۔

(۱) علامہ بغوی تفسیر معالم التنزیل میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

خلق الانسان یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ماکان ومایکون لانہ کان یبین عن الاولین والآخرین۔ (معالم مصری پ ۲۷)

اللہ نے انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ان کو ماکان ومایکون کا بیان سکھایا کہ وہ اولین وآخرین کے حالات کو بیان کرتے تھے۔

(۲) علامہ محی السنۃ علاء الدین علی ابن محمد بغدادی تفسیر خازن میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

اراد بالانسان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان مایکون وماکان لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبئ عن خبر الاولین والآخرین وعن یوم الدین۔ (خازن مصری ج ۲)

آیۃ میں انسان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیا۔ اور ان کو مایکون وماکان کا بیان سکھایا۔ کیونکہ حضور اولین وآخرین اور روز قیامت کی خبریں دیتے ہیں۔

(۳) علامہ احمد مکی تفسیر صاوی میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

وقیل ھو محمد صلے اللہ علیہ وسلم

بعض نے کہا کہ انسان تو محمد صلی اللہ علیہ

لانه الانسان الکامل والمراد بالبیان علم ما کان ومایکون وما هو کائن. (از تفسیر صاوی مصری ص ۱۲۹ ج ۴)

وسلم ہیں کہ وہی انسان کامل ہیں اور بیان سے علم ما کان وما یکون مراد ہے یعنی جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے،

(۴) علامہ جمل تفسیر جمل میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

وقیل اراد بالانسان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم (علمہ البیان) یعنی بیان مایکون وما کان لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبئ عن خبر الاولین والآخرین وعن یوم الدین. (تفسیر جمل مصری ص ۲۵۳ ج ۴)

آیت میں انسان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ اور بیان سے ما کان و یکون کا بیان مراد لیا۔ اس لئے کہ حضور اولین و آخرین و روز قیامت کی خبریں دیتے۔

(۵) علامہ حسین واعظ تفسیر حسینی میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم را آموزند بیان آنچہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والآخرین ازیں معنی خبر میدہد (تفسیر حسینی برحاشیہ قرآن ص ۶۱۲)

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تھا اور ہوگا یہ بیان سکھا دیا جیسا کہ مضمون حدیث ہے کہ مجھے اولین و آخرین کا علم سکھا دیا گیا۔

آیت ثانیہ۔ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما

(سورہ نساء پ ۵ رکوع ۱۶)

اور تمہیں سکھا دیا جو تم نہیں جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے

(۱) تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ ہے۔

وعلمک ما لم تکن تعلم ای من علوم

اور تمہیں سکھا دیا جو تم نہیں جانتے تھے

عواقب الخلق وعلم ما کان وما سیکون
(عرائس البیان ص۱۵۹ جلد ۱)

یعنی مخلوق کے عاقبتوں کے علوم اور ماکان ومایکون کا علم۔

(۲) تفسیر حسینی میں تحت آیہ کریمہ ہے:

ودر بحر الحقائق میفرماید کہ آں علم ماکان ومایکون است
(از تفسیر حسینی برحاشیہ قرآن ص۱۰۵)

اور بحر الحقائق میں فرمایا کہ وہ علم ماکان ومایکون کا ہے۔

آیت ثالثہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیئ۔

اور ہم نے تم پر کتاب اتاری جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ ہے:

یخبر عما کان ومایکون من کل حد وکل علم ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین لتبیان الکتاب
(عرائس البیان ص۵۳۶ جلد ۱)

اور ماکان ومایکون کی ہر حد اور ہر علم کی خبر دیتی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کے بیان کرنے والے ہیں۔

آیت رابعہ ومافرطنا فی الکتاب من شیئ۔ (سورہ انعام پ ۷)

اور ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔

تفسیر جمل میں تحت آیہ کریمہ ہے۔

قیل اللوح المحفوظ وعلی ھذا فالعموم ظاہر لان اللہ تعالیٰ اثبت ما کان ومایکون فیہ (تفسیر جمل ص۲۷ ج ۲)

کہا گیا کہ لوح محفوظ ہے اور اس بنا پر عموم ظاہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ماکان ومایکون کو اس میں ثابت کیا ہے۔

تفسیر صاوی میں تحت آیہ کریمہ ہے ۔
ارید بالکتاب اللوح المحفوظ فالعموم ظاهر فان فیه تبیان کل شیئی ماکان وما یکون وما هو کائن
(تفسیر صاوی ص۱۳ جلد ۲)

کتاب سے لوح محفوظ مراد ہے کہ عموم ظاہر ہے کہ تبیان کل شیئی کی قید ماکان وما یکون کو شامل یعنی جو ہوگیا اور جو ہوگا اور جو ہونیوالا ہے یہ ماکان وما یکون کی مراد ہے ۔

آیت خامسہ وعلم الانسان ما لم یعلم (سورۃ اقرا پ۳۰ رکوع ۱)

اور انسان کو سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا ۔

تفسیر معالم میں تحت آیہ کریمہ ہے :
قیل الانسان ههنا محمد صلی الله علیه وسلم بیانه وعلمك مالم تکن تعلم (تفسیر معالم ص۲۲۴ جلد ۷)

کہا گیا ہے کہ انسان سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بیان سے وہ جو آیت علمك مالم تکن تعلم میں گزرا ۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابو زید قال صلے بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظهر فنزل فصلے ثم صعد المنبر فخطبنا حتے حضرت العصر ثم نزل فصلے ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس

ابو زید سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھائی اور منبر پر تشریف لیگئے پھر خطبہ دیا یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت آگیا پھر منبر سے اتر کر نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج

فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا
احفظنا
(مسلم شریف ص۳۹۰ جلد ۲)

غروب ہو گیا تو جو ہو گیا اور جو ہونے والا
تھا اس کی خبر دی تو ہمارا سب سے بڑا
عالم سب سے بڑا ان کا حافظ ہے۔

حدیث (۲) عن حذیفة قال
قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما ترك شیئا یکون فی مقامه ذلك
الی قیام الساعة الا حدث به حفظه
من حفظه ونسیه من نسیه
(مسلم شریف ص۳۹۰ ج۲)

حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ ہمارے اندر
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا
اور تا قیامت جو ہونے والا تھا کسی بات
کو نہیں چھوڑا مگر اس کو بیان فرما دیا۔
اس کو جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور اسکو
جس نے بھلا دیا بھلا دیا۔

حدیث (۳) عن عمر یقول قام فینا
النبی صلی الله علیه وسلم مقاما
فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل
اهل الجنة منازلهم واهل النار
منازلهم حفظ ذلك من حفظه و
نسیه من نسیه
(بخاری شریف ص۴۵۳ و مشکوٰة شریف ص۵۰۶)

حضرت عمر سے مروی کہ ہمارے اندر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور ہمیں خبر
دی ابتدائے آفرینش سے یہاں تک
کہ اہل جنت اپنی منزلوں میں اور دوزخی
اپنی منزلوں میں داخل ہو جائیں۔ اسکو یاد
رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس
نے بھلا دیا

حدیث (۴) عن ابن عمر قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان
الله قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اللہ نے میرے لیے دنیا کو

وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيامة
كأنما أنظر إلى كفي هذه
(از مواہب لدنیہ ص۱۹۳ جلد ۲)

حدیث (۵) (حدیث قصر زیب میں ہے)
رجل فی النخلات بین الحرتین یخبر
کم بما مضی وما هو کائن بعد کم
(مشکوٰۃ شریف ص۵۴۱ جلد ۲)

حدیث (۶) عن حذیفة قال لقد
حدثنی رسول الله صلى الله عليه
وسلم بما يكون حتى تقوم الساعة
(مسلم شریف ص۳۹۰ جلد ۲)

حدیث (۷) عن حذیفة قال قام
فینا رسول الله صلى الله عليه وسلم
مقاما ما ترك فيه شيئا الى قيام
الساعة الا ذكره حفظه من حفظه
ونسيه من نسيه
(از خصائص کبریٰ ص۱۰ جلد ۲)

حدیث (۸) عن ابی ذر قال لقد ترکنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم وما

بلند کیا میں قیامت تک اسمیں جو کچھ ہونے
والا ہے نظر فرما رہا ہوں جیسا کہ میں اپنی
اس ہتھیلی کی طرف نظر کر رہا ہوں۔

(حدیث زیب میں ہے کہ ان پہاڑوں کے
درمیان کھجوروں میں ایک شخص ہے، جو
تمکو گذرے ہوئے اور جو کچھ تمہارے بعد
ہونے والا ہے اسکی خبر دیتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
انھوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا جو کچھ ہوگا۔
یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
انھوں نے کہا ہمارے ایک مقام پر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور
قیامت تک کسی چیز کو نہیں چھوڑا مگر
اسکو ذکر کیا اسکو یاد رکھا جس نے یاد رکھا
اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقلب ما جناحيه في السماء الا ذكر لنا منه علما، رواه الطبراني

(از خصائص کبریٰ ص۱۰۲ جلد ۲)

نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ آسمان میں پر نہیں ہلاتا مگر حضور نے اس کا علم ہمارے سامنے ذکر فرمایا۔

حديث (۹) عن المغيرة بن شعبة قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما فاخبرنا بما يكون في امته الى يوم القيامة وعاه من وعاه ونسيه من نسيه۔

(طبرانی از خصائص کبریٰ ص۱۰۱ جلد ۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اندر قیام فرمایا تو ہمیں اپنی امت میں ... قیامت تک جو ہونے والا تھا خبر دی اسکو محفوظ کر لیا جس نے محفوظ کیا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

حديث (۱۰) عن معاذ بن جبل قال فصلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وتجوز في صلوته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم ثم انفتل الينا وقال اما اني ساحدثكم ما حبسني عنكم الغداة اني قمت من الليل فتوضأت وصليت ما قدر لي فنعست في صلوتي حتى استثقلت فاذا انا بربي تبارك وتعالى في احسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك رب

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور نماز میں اختصار کیا جب سلام پھیرا بلند آواز سے فرمایا تم جس طرح ہو اسطرح اپنی جگہوں پر رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمسے عنقریب کہونگا کہ مجھے نماز صبح سے کس چیز نے روکا میں نے رات کو قیام کیا تو وضو کیا اور جسقدر میرے مقدر تھی نماز پڑھی پھر میں نماز میں اونگھنے لگا۔ یہاں تک کہ بدن وزنی ہوگیا تو میں اپنے رب

قال فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت
لا ادری قالہا ثلاثا قال فرأیتہ وضع
کفہ بین کتفی حتی وجدت بردانا ملہ
بین ثدیی فتجلی لی کل شیئ وعرفت

(مشکوٰۃ شریف ص ۷۲)

تبارک وتعالیٰ کے حضور میں ہوں۔ وہ بہترین
شان میں ہے تو اس نے فرمایا اے محمد! میں
نے عرض کیا کہ حاضر ہوں اے رب فرمایا کہ ملأ
اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں۔
میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا اسکو تین بار
فرمایا حضور نے فرمایا میں نے دیکھا رب نے
دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا
یہاں تک کہ میں نے اسکے وصول فیض کی ٹھنڈک
اپنے سینہ میں محسوس کی تو مجھے ہر چیز روشن
ہوگئی اور میں نے پہچان لیا۔

حدیث (۱۱) قال صلی اللہ علیہ وسلم
لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ
فعلمت ما کان وما سیکون

(تفسیر روح البیان)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
شب معراج میرے حلق میں ایک قطرہ
ڈالا گیا تو میں نے جان لیا ما کان وما
یکون کو۔

دلائل از شروح حدیث وسیر و اقوال مصنفین

(۱) اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث معراج کے ذکر میں ہے:

فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض پس دانستم
ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمین بود عبارت

پس جان لیا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور
جو کچھ زمین میں تھا۔ اس کا حاصل یہ ہے

است از حصول تمامۂ علوم جزوی وکلی و احاطۂ آں (از اشعۃ اللمعات کشوری ص۳۳۴ ج۱)

کہ تمام علوم جزوی وکلی پر احاطہ حاصل ہوگیا۔

(۲) اشعۃ اللمعات میں حدیث نمبر ۳ کی شرح میں ہے:

یعنی احوال مبدأ و معاد از اول تا آخر ہمہ را بیان کرد (اشعہ ص۲۲۳ ج۴)

یعنی مبدأ و معاد کے حالات اول سے آخر تک تمام بیان کر دیئے۔

(۳) اسی میں فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیٰمۃ حدیث شریف کی شرح میں ہے

پس خبر داد مارا بہر چیزیکہ پیدا شوندہ است از حوادث و وقائع و عجائب و غرائب تا روزِ قیامت

پس حضور نے ہم کو ہر اس چیز کی خبر دی جو پیدا ہونے والی تھی۔ حوادث۔ وقائع عجائب۔ غرائب اور روزِ قیامت کی۔۔

(از اشعۃ اللمعات ص۵۹۰ جلد۴)

(۴) علامہ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں:

واطلعہ علیہ من علمہ ما یکون وما کان (شرح شفا ص۳۳۲ ج۱)

اور حضور علیہ السلام کو علم ماکان ومایکون پر مطلع کر دیا۔

علامہ قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

وکذلک اخبارہ عن الغیوب وانباؤہ بما یکون وکان (از شرح شفا مصری ص۳۴۱ جلد۱)

اسی طرح آپکا غیبوں کی خبریں دینا اور ماکان ومایکون کا بتانا معجزات سے ہے:

(۶) علامہ محقق کمال بن شریف مسامرہ میں اور علامہ کمال بن ہمام اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

والخبر صلی الله علیه وسلم عن مغیبات ماضیة وعن امور مستقبلة فوقعت کما اخبر (از ساما مت ۲۳)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گزرے ہوئے اور آنے والے غیبوں کی خبر دی تو وہ جس طرح خبر دی واقع ہوئے۔

(۷) حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

اخبر به من الحوادث التی تکون واقعات بعد (از شرح شفا صفحہ ۶۷ ج ۱)

حضور نے ان ہونے والے واقعات کی خبر دی جو اب تک نہیں ہوئے تھے۔

(۸) حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

ومن معجزاته الباهرة ما جمعه الله له من المعارف والعلوم من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین ۔ (از شرح شفا صفحہ ۴۲ ج ۱)

اور آپ کے روشن معجزات سے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے علوم و معارف پر مطلع کر کے دین و دنیا کی مصلحتیں آپ کے اندر جمع فرمائیں۔

(۹) علامہ شیخ محقق مدارج النبوت میں فرماتے ہیں:

ہر کہ مطالعہ کند احوال شریف اورا از ابتدا تا انتہا و بہ بیند کہ چہ تعلیم کردہ است اورا پروردگار وافاضہ کردہ است بوئے علوم و اسرار ما کان و ما یکون (از صفحہ ۶۷ ج ۱)

جو حضور کے حالات ابتدا سے انتہا تک کا مطالعہ کرے وہ دیکھے گا کہ ان کو ان کے رب نے جو کچھ تعلیم کیا اور افاضہ کیا وہ علوم و اسرار ما کان و ما یکون ہیں۔

(۱۰) یہی شیخ محقق اسی مدارج میں فرماتے ہیں:

وہر چہ در دنیا است از زمان آدم تا اوان نفخ اولے بروے منکشف ساختند تا ہمہ

اور جو کچھ دنیا میں ہے زمانہ آدم سے تا قیامت حضور پر منکشف ہوئے تا کہ تمام حالات

احوال ما از اول تا آخر معلوم گردد و بار ان خود را نیز از بعضے از اں احوال خبر داد۔ (از مدارج ص۱۹۵ ج۱)	اول سے آخر تک معلوم ہو گئے۔ اور ان سے بعض حالات کی صحابہ کو خبر بھی دی۔

علوم خمس و علم قیامت

علوم خمس سے مراد ہے ۱ علم قیامت کب ہو گی ۲ بارش کب ہو گی ۳ ماں کے پیٹ میں کیا ہے ۴ کل کیا کریگا ۵ کہاں مریگا یہ علوم مراد ہیں جو علوم غیبیہ سے ہیں۔

وھابی عقیدہ :۔ جب یہ علوم غیبیہ ہیں تو اس میں ان کا وہی عقیدہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو ان پر مطلع ماننا شرک ہے۔

"کسی انبیاء، اولیاء یا امام یا شہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کی جناب میں بھی یہ عقیدہ نہ رکھے (تقویۃ الایمان ص۳۰) جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا، پانچوں باتیں جانتے تھے یعنی غیب کی سب باتیں جانتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے۔ بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔

(تقویۃ الایمان ص۳۰)

عقیدہ اہل سنّت :۔ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ پانچوں باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما دیں تو وہ خدا کی عطا سے ان پانچوں کو جانتے ہیں۔

آیت (۱) اِنَّ اللّٰہَ عِندَہٗ عِلمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الغَیثَ وَیَعلَمُ مَا فِی الاَرحَامِ وَمَا تَدرِی نَفسٌ مَّاذَا تَکسِبُ غَدًا	بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی

وَمَا تَدْرِی نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ
(سورۂ لقمان پارہ ۲۱)

کہ کل کیا کمائیگی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتلانے والا ہے۔

تفسیر احمدی میں علامہ احمد جیون تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

ویجوز ان یعلمھا من یشاء من محبیہ واولیاۂ بقرینۃ قولہ تعالٰے ان اللّٰہ علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنے المخبر
(تفسیر احمدی مطبوعہ دہلی ص۳۳۶ جلد۲)

اور جائز ہے کہ اللہ الغیب جسکو چاہے تعلیم کرے اپنے محبوبوں اور اولیاء میں سے بسبب قرینہ اس کے قول کہ اللہ جاننے والا خبر دینے والا ہے بایں معنے کہ خبیر بمعنے مخبر کے ہو۔

تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

والعلم الخاص علم السر وھو علم الغیب ومن علم الغیب ما یطلع علیہ الانبیاء والاولیاء والملٰئکۃ یقول عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہ احدا الا من ارتضٰی من رسول
(تفسیر عرائس البیان ص۳۳۶ جلد۲)

اور علم خاص علم سر ہے جو علم غیب ہے کہ جس پر انبیاء، اولیاء، اور فرشتوں کو مطلع کرتا ہے اپنے اس قول کی بنا پر کہ غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر پسندیدہ رسول کو۔

تفسیر صاوی میں تحت آیہ کریمہ ہے:۔

فلا مانع من کون اللّٰہ یطلع بعض عبادہ الصالحین علٰی بعض ھذہ المغیبات فتکون معجزۃ للنبی وکرامۃ

تو یہ ممنوع نہیں ہے کہ اللہ اپنے بعض نیک بندوں کو ان غیبوں پر مطلع کر دے تو وہ نبی کے لیے معجزہ اور ولی کیلئے کرامت

لِلْوَلِیِّ۔ (تفسیر صاوی ص ۲۱۵ ج ۴)

آیت (۲) عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (سورہ جن پ ۲۹ رکوع ۱۲)

غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

تفسیر صاوی میں تحت آیہ کریمہ ہے :۔

فلیس فی الآیۃ ما یدل علی نفی کرامات الاولیاء المتعلقۃ بالکشف ولکن اطلاع الانبیاء علی الغیب اقوی من اطلاع الاولیاء

(تفسیر صاوی ص ۲۱۵ ج ۴)

آیت میں اولیا کی کرامتوں کی نفی پر دلالت نہیں ہے جو کشف کے طور پر ہوں لیکن غیب پر نبیوں کا مطلع کرنا اولیا کے مطلع کرنے سے زیادہ قوی ہے۔

تفسیر کبیر میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں :۔

ای وقت وقوع القیامۃ من الغیب الذی لا یظہرہ اللہ لاحد فان قیل فاذا حملتم ذالک علی القیمۃ فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انہ لا یظہر ھذا الغیب لاحد قلنا بل یظہرہ عند قرب القیمۃ۔

وہ غیب کہ اللہ اسکو کسی پر ظاہر نہیں کرتا وہ قیامت کے واقع ہونیکا وقت ہے اگر اعتراض کیا جائے کہ جب تم نے یہ معنے لئے تو پھر یہ کیسے فرمایا مگر پسندیدہ رسولوں کو باوجود اس کے کہ وہ اس غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا تو ہم جواب دیتے ہیں بلکہ وہ قریب قیامت کے اسکو ظاہر کریگا۔

دلائل از احادیثِ نبوی

حدیث (۱) عن انس قال النبی بعثت انا والساعۃ کہاتین
(مشکوۃ ص۴۸۱) (از جامع صغیر ص۱۰۵/۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت مثل ان دو متصل انگلیوں کے ہیں۔

حدیث (۲) عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرسل اللہ مطرا کانہ الطل فینبت منہ اجساد الناس۔
(از مشکوۃ ص۴۸۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض علامات قیامت ذکر کرکے فرمایا۔ پھر اللہ ایک بارش اوس کی طرح نازل فرمائیگا جس سے لوگوں کے جسم پیدا ہوں گے۔

حدیث (۳) عن أم الفضل بنت الحارث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک فولدت فاطمۃ الحسین فکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مشکوۃ شریف ص۵۷۲)

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ کے انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا جو تیری گود میں پرورش پائیگا تو حضرت فاطمہ کے حضرت حسین پیدا ہوئے اور وہ میری گود میں پلے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا۔

حدیث (۴) عن سہل بن سعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ !

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ غداً رجلاً یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ

(از مشکوٰۃ شریف ص۵۶۳)

خیبر کے دن فرمایا میں اس جھنڈے کو کل ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ پر اللہ فتح دیگا وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول کا وہ محبوب ہے۔

حدیث (۵) عن انس رضی اللہ عنہ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھاھنا وھاھنا قال فما ماط احدھم ای ماتنحی عن موضع یدہ علیہ الصلاۃ والسلام

(از مواہب لدنیہ صفحہ ۶۹ جلد ۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ مقام فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور وہاں اپنا دست مبارک زمین پر رکھ کر بتا دیا۔

راوی نے بتایا کہ وہ دست مبارک کی جگہ سے ہٹ نہ سکا۔

اقوالِ سلف وخلفِ اُمّت

(۱) **تفسیر صاوی** میں ہے۔

قال العلماء والحق انہ لم یخرج نبینا من الدنیا حتی اطلعہ علی تلک الخمس ولکنہ امر بکتمھا۔

(ص۲۱۵ جلد ۳)

علماء نے فرمایا حق بات یہ ہے کہ ہمارے نبی دنیا سے تشریف نہیں لیگئے یہاں تک کہ انھیں ان پانچ باتوں پر مطلع کر دیا۔ لیکن ان کے چھپانے کا حکم دیا گیا۔

(۲) علامہ ابراہیم بیجوری شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

انه صلی الله علیه وسلم لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلمه الله تعالیٰ بهذه الامور (ص ۷۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہیں لیگئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ امور تعلیم کر دیئے۔

(۳) علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں۔

وقد اعلمه الله تعالیٰ ما عدا مفاتح الغیب الخمسة وقیل حتی هی وامره بکتمها (ص ج ۱)

اللہ تعالیٰ نے حضور کو سوا پانچ غیب کے سکھا دیئے۔ اور بعض نے کہا یہاں تک کہ یہ پانچوں بھی بتادیئے اور ان کے چھپانے کا حکم کیا۔

(۴) علامہ جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں۔

انه صلی الله علیه وسلم اوتی علم الخمس وایضا وعلم وقت الساعة والروح وانه امر بکتم ذلک (ص ۱۹۵ ج ۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پانچ کا علم دیدیا گیا اور علم قیامت اور علم روح بھی اور ان کے چھپانے کا حکم فرمایا۔

(۵) یہی علامہ سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں۔

لقد قبض النبی صلی الله علیه وسلم وما یعلم الروح وقالت طائفة بل علمها واطلعه علیها ولم یامره ان یعلم علیها امته وهو نظیر الخلاف فی علم الساعة (ص ۱۳۳)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم سے اٹھ لیے گئے اور روح کو نہیں جانتے تھے اور ایک گروہ نے کہا بلکہ اسکا علم بھی دیا اور اسپر مطلع کر دیا اور کسی کو اس پر مطلع کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اور علم روح میں علم قیامت کی طرح اختلاف علماء ہے۔

(۶) سیدی عبدالعزیز دباغ ابریز میں فرماتے ہیں۔

وکیف یخفی امر الخمس علیہ الصلوٰۃ والسلام والواحد من اھل التصرف من امتہ الشریفۃ لایمکنہ التصرف الابمعرفۃ ھٰذہ الخمس (ابریز ص۱۶۲)	حضور علیہ السلام پر علم خمس کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے کہ آپ کی امت سے کسی اہل تصرف کو تصرف ممکن نہیں مگر ان پانچوں علموں کے جاننے کے بعد۔

(۷) علامہ شنوانی جمع النہایہ میں فرماتے ہیں۔

قد ورد ان اللہ تعالیٰ لم یخرج النبی صلے اللہ حتی اطلعہ علے کل شیئ	بیشک وارد ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ہر شئی پر مطلع کر دیا۔

(۸) حافظ الحدیث احمد سیدی احمد غوث الزماں سے راوی۔

ھو صلی اللہ علیہ وسلم لایخفی علیہ شیئ من الخمس المذکورۃ فی الاٰیۃ الشریفۃ یعلمونہا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف سید الاولین والاٰخرین الذی ھو سبب کل شیئ ومنہ کل شیئ۔	آیۃ میں جو پانچ علم ہیں یہ انہیں سے کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہیں رہا۔ کہ ان کو قطب جانتے ہیں جو غوث سے کم ہیں۔ تو غوث کا کیا کہنا ہے۔ تو حضور کے لئے یہ کیسے مخفی رہیں گے کہ وہ تو ہر شئے کا سبب ہیں اور ہر شئے اُن سے ہے۔

الحاصل اس بحث علم غیب سے ظاہر ہو گیا کہ عقیدہ وہابیہ آیات و احادیث وتصریحات سلف وخلف کے خلاف ہے تو یہ عقیدہ غلط و باطل ہے اور عقیدہ اہل سنت موافق آیات و احادیث کے ہے تو یہ صحیح و حق ثابت ہوا۔ نیز یہ بھی ثابت ہو گیا کہ علوم ماکان ومایکون وعلم خمس وعلم قیامت بھی حضور

علیہ السلام کو عطا فرما دیئے گئے اور حضور نے ان علوم کو بیان بھی فرما دیا۔ جیسا کہ احادیث مذکورہ سے ظاہر ہے۔ تو اب ان علوم پر حضور کو مطلع نہ ماننا کیسی بے ایمانی اور گمراہی وضلالت ہے۔ ہمیں چونکہ اختصار مدنظر ہے اس بنا پر اتنے حوالجات کو کافی سمجھا گیا ورنہ کافی دلائل پیش کیے جا سکتے تھے۔ جس کو تفصیل درکار ہو تو الکلمۃ العلیا۔ الدولۃ المکیہ۔ خالص الاعتقاد وغیر رسائل کا مطالعہ کرے۔

مسئلہ شفاعت

عقیدہ وہابیہ:- اس میں یہ ہے کہ کوئی نبی۔ ولی شفاعت نہیں کر سکتا۔ جو انکو شفیع اعتقاد کرے وہ ابوجہل کی برابر مشرک ہے۔ کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ (تقویۃ الایمان ص) کوئی کسی کا وکیل وحمایتی نہیں (تقویۃ ص۹) وہاں کسی کی حمایت کی حاجت نہیں (تقویۃ ص۳۲) (حضور فرماتے ہیں) اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔ (تقویۃ ص۴۳) اے فاطمہ بچا تو اپنی جان کو آگ سے مانگ لے مجھ سے جتنا چاہے میرا مال نہ کام آوں گا میں تیرے اللہ کے ہاں کچھ (تقویۃ ص۴۲) جو کسی نبی ولی سے یہ معاملہ کرے اور اسکو اپنا وکیل وسفارشی جانے تو وہ ابوجہل کی برابر مشرک ہوا اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق سمجھے (تقویۃ الایمان ص)

عقیدہ اہلسنت:- اس باب میں یہ ہے کہ شفاعت ثابت وحق ہے حضرات انبیاء و اولیاء بحکم خداوندی روز قیامت شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالے اس شفاعت

کو مقبول فرمائے گا اور دوزخیوں کو رہا فرمائے گا۔ اسکے دلائل یہ ہیں۔

دلائل از آیات قرآنی

آیت (۱) عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا — قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

(سورۂ بنی اسرائیل پ۱۵ رکوع ۹)

آیت (۲) ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ (والضحیٰ پ۳۰ رکوع ۱) — اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

آیت (۳) ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ — اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ کی معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(سورۂ نساء پ۵۔ رکوع ۶)

آیت (۴) وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔ (سورۂ انبیاء پ۱۷ رکوع ۷) — اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔

آیت (۵) ما من شفیع الا من بعد اذنہ (سورۂ یونس پ۱۱ رکوع ۱) — کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد۔

آیت (۶) یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ — اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمن نے اذن دیدیا ہے۔ اور

قولاً (سورہ طٰہٰ پ ۱۶ رکوع ۶)

اس کی بات پسند فرمائی ۔

آیت (۷) لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا

(سورہ مریم پ ۱۶ رکوع ۶)

لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنھوں نے رحمٰن کے پاس اقرار کر رکھا ہے ۔

آیت (۸) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

(سورہ محمد پ ۲۶ رکوع ۲)

اور اے محبوب اپنے خاص اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی شفاعت کرو ۔

آیت (۹) لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔

(سورہ توبہ پارہ ۱۱ رکوع ۵)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان ۔

آیت (۱۰) وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ ۔

(سورہ منافقون پ ۲۸ ع ۱)

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے شفاعت کریں تو اپنے سر گھماتے ہیں ۔

آیت (۱۱) وَلَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ شَھِدَ بِالْحَقِّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۔

(سورہ زخرف پ ۲۵ ع ۷)

اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ۔ ہاں شفاعت کا اختیار انھیں ہے جو حق کی گواہی دیں اور علم رکھیں ۔

آیت (۱۲) یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ

شَیْئًا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۔ (سورہ دخان پ ۲۵ ع ۲)

کام نہ آئیگا اور نہ ان کی مدد ہوگی۔ مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ بیشک وہی عزت والا مہربان ہے۔

آیت (۱۳) وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَهُمْ مِّنْ خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ (سورۃ الانبیاء پ ۱۷ ع ۲)

اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں۔

آیت (۱۴) وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (سورہ سبا پ ۲۲ ع ۲)

اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے

آیت (۱۵) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ (سورہ بقر پ ۳ ع ۲)

وہ کون ہے جو اس کے یہاں شفاعت کرے بے اسکے حکم کے (یعنی اسکی اجازت جس کو ہو وہ شفاعت کرسکتا ہے۔)

آیت (۱۶) فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ (سورہ مدثر پ ۲۹ ع ۲)

تو انھیں شفیعوں کی شفاعت کام نہ دیگی

آیت (۱۷) فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ (شعراء پ ۱۹ ع ۵)

تو اب ہمارا کوئی شفیع نہیں اور نہ غمخوار دوست۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن عثمان یشفع یوم القیامۃ ثلاثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء

روز قیامت تین گروہ شفاعت کریں گے پہلے انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔

(از مشکوۃ ص۴۹۵) (رواہ ابن ماجہ از جامع صغیر ص۲۰ جلد۲)

حدیث (۲) شفاعتی لاهل الکبائر من امتی (مسند احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان۔ مستدرک۔ ترمذی۔ بیہقی۔ از مشکوۃ ص۴۹۴

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنیوالوں کے لئے ہے۔

حدیث (۳) شفاعتی لاهل الذنوب من امتی (خطیب) (الجامع صغیر ص۳۳ ج۲)

حضور نبی کریم نے فرمایا میری شفاعت میری اُمت کے گنہگاروں کے لئے ہے۔

حدیث (۴) اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت (طبرانی۔ بزار)

حضور علیہ السلام نے فرمایا میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھ سے فرمائیگا کہ اے محمد کیا تم راضی ہو گئے تو میں عرض کرونگا کہ اے رب میں راضی ہو گیا

حدیث (۵) یا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی

(از مشکوۃ ص۴۸۰)

اللہ حضور سے بروز حشر فرمائیگا اے محمد اپنا سر تو سجدہ سے اٹھاؤ۔ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی اور مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ تو میں عرض کرونگا اے رب میری اُمت کی مغفرت کر۔ اے رب میری اُمت کی مغفرت فرما۔

حدیث (۶) قال اسعد الناس بشفاعتی یوم القیٰمۃ من قال لا الٰہ الا اللہ خالصاً من قلبہ۔ (رواہ البخاری از مشکوۃ ص۴۸۹)

بروز قیامت لوگوں میں میری شفاعت کے لائق وہ ہے جو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ خلوص قلب سے کہے۔

حدیث (۷) یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد فید خلون الجنۃ یسمون الجہنمیین (بخاری از مشکوۃ ص۴۹۲)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت سے دوزخ سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جنھیں جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا۔

حدیث (۸) عن انس قال سئلت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیٰمۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علے الصراط قلت فان لم القک علے الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطئ ھذہ الثلث المواطن۔ (رواہ الترمذی از مشکوۃ ص۴۹۳)

حضرت انس سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروز قیامت اپنی شفاعت کیلئے سوال کیا تو فرمایا میں کرنے والا ہوں تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں تو فرمایا مجھے پہلے پل صراط پر تلاش کرنا میں نے عرض کیا کہ اگر میں حضور کو پل صراط پر نہ پاؤں تو فرمایا کہ میزان کے پاس تلاش کرنا میں نے عرض کیا کہ اگر میں نے حضور کو میزان کے پاس بھی نہ پایا تو فرمایا کہ مجھے حوض کوثر پر تلاش کرنا۔ کہ میں ان تین مقاموں کے سوا نہ رہوں گا۔

حدیث (۹) عن عوف بن مالک قال

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین
ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین
الشفاعۃ فاخترت
الشفاعۃ وھی لمن مات لایشرک باللہ
شیئا
(رواہ الترمذی وابن ماجہ از مشکوٰۃ ص۴۹۴)

انھوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ میرے رب کی طرف سے ایک آنے
والا میرے پاس آیا اور مجھے میری امت کے
جنت میں نصف داخل ہونے اور شفاعت کے
کرنے کے درمیان اختیار دیا تو میں نے تو شفاعت
کو اختیار کیا اور وہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو
مشرک ہوکر نہ مرا ہو۔

حدیث (۱۰) عن عبد اللہ بن ابی
الجدعاء قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنۃ
بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم
(رواہ الترمذی والدارمی وابن ماجہ از مشکوٰۃ ص۴۹۴)

حضرت عبد اللہ بن جدعاء رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری
امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ بنی
تمیم سے جو بڑا قبیلہ ہے زائد لوگ داخل ہونگے۔

حدیث (۱۱) عن ابی سعید ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من
امتی من یشفع للفئام ومنھم من یشفع
للقبیلۃ ومنھم من یشفع للعصبۃ
ومنھم من یشفع للرجل حتی یدخلوا
الجنۃ۔ (رواہ الترمذی از مشکوٰۃ ص۴۹۴)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے بعض امتی بڑی بڑی جماعتوں کی
شفاعت کریں گے۔ اور بعض قبیلہ بھر کی
شفاعت کریں گے اور بعض ایک گروہ کی یہاں
تک کہ ساری امت جنت میں داخل ہو۔

حدیث (۱۲) عن انس قال قال رسول

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
عزوجل وعدنی ان یدخل الجنۃ
من امتی اربعمائۃ الف بلا حساب
فقال ابوبکر زدنا یا رسول اللہ قال
وھکذا فحثا بکفیہ وجمعھما فقال
ابوبکر زدنا یا رسول اللہ قال وھکذا
فقال عمر دعنا یا ابابکر فقال ابوبکر
وما علیک ان یدخلنا اللہ کلنا الجنۃ
(رواہ فی شرح السنۃ از مشکوۃ ص۴۹۲)

حدیث (۱۳) عن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصف اھل النار
فیمر بھم الرجل من اھل الجنۃ فیقول
الرجل منھم یا فلان اما تعرفنی انا الذی
سقیتک شربۃ وقال بعضھم انا الذی
وھبت لک وضوءً فیشفع لہ فیدخلہ
الجنۃ۔

(رواہ ابن ماجہ از مشکوۃ ص۴۹۲)

حدیث (۱۴) عن جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار

کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ عزوجل نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ میری
امت سے چار لاکھ کو بغیر حساب کے جنت میں
داخل کریگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہماری تعداد اور
زیادہ کیجیے فرمایا اور اتنی مقدار حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے ابوبکر ہمیں
ہمارے حال پر چھوڑ تو حضرت ابوبکر نے فرمایا تجھ
کیا بات ہے کہ اللہ تمام امت کو داخل کردے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے
کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ایک جنتی آدمی دوزخیوں کی صف پر گزریگا تو ان
میں سے ایک شخص کہیگا اے فلانے کیا تو مجھے
پہچانتا نہیں میں وہی ہوں کہ میں نے تجھے سیراب
کیا تھا اور بعض ان کے کہیں گے کہ میں وہ ہوں کہ
میں نے تجھے وضو کا پانی دیا تھا تو وہ اس کی
شفاعت کریگا اور جنت میں داخل کرائیگا۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

...بالشفاعة كانهم الثعارير

(از مشکوٰۃ ص۴۹۵)

دوزخ سے ایک ایسی قوم شفاعت سے نکلیگی گویا وہ تازہ کھیرے کی طرح سفید ہونگے۔

حدیث (۱۵) آتی جهنم فاضرب بابها فيفتح لی فادخلها فاحمد الله بمحامد ما حمده احد قبلی مثله ولا يحمده احد بعدی مثله ثم اخرج منها من قال لا اله الا الله مخلصا

(رواه الطبرانی)

حضور علیہ السلام نے فرمایا میں دوزخ کے قریب پہنچوں گا اور اسکے دروازے کو کھٹکھٹاؤنگا تو وہ کھولدیا جائے گا میرے لئے تو میں اسمیں داخل ہونگا اور اللہ کی ایسی حمد بیان کروں گا جسکی مثل مجھ سے پہلے کسی نے نہ کی ہوگی نہ میرے بعد کسی نے کی پھر میں اس سے ہر اسکو نکالونگا جس نے باخلاص کلمہ طیبہ پڑھا۔

حدیث (۱۶) اذا كان يوم القيمة كنت امام النبيين وخطيبهم وصاحب شفاعتهم غير فخر (رواه ترمذی ابن ماجہ مستدرک احمد۔ از جامع صغیر ص۳۸ ج۱)

جب قیامت کا دن ہوگا میں انبیاء کا امام اور خطیب اور شفاعت کرنیوالا ہوں گا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔

حدیث (۱۷) انا اول الناس يشفع في الجنة وانا اكثر الانبياء تبعا

(رواه مسلم از جامع صغیر ص۹ ج۱)

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا شخص ہوں جو جنت میں شفاعت کروں گا اور میں بلحاظ متبعین کے انبیاء میں سب سے بڑھ کر ہوں۔

حدیث (۱۸) اعطيت ما لم يعطين

مجھے وہ عطا کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کو

احد قبلی (الی قولہ) اعطیت الشفاعۃ ۔

(رواہ بخاری ، مسلم ، نسائی ۔ احمد ، بزار ، طبرانی بیہقی ۔ ابونعیم ۔ الجامع صغیر ص ۳ جلد ۱)

عطا نہیں ہوا ۔ مجھے شفاعت عطا فرمادی گئی ۔

حدیث (۱۹) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ ۔ (رواہ بخاری ، مسلم ، احمد)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے وہ میری امت کیلئے روز قیامت شفاعت ہے ۔

حدیث (۲۰) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرت (الدعوۃ) الثالثۃ لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم

(رواہ مسلم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیسری دعا اس روز کے لئے موخر کی گئی جس میں مخلوق میری طرف رغبت کریگی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔

حدیث (۲۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ یا جبریل اذھب الی محمد وربك اعلم فاسئلہ ما یبکیك فاتاہ جبریل علیہ السلام فسألہ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما قال وھو اعلم فقال اللہ یا جبریل اذھب الی محمد فقل انا سنرضیك فی امتك ولا نسوءك ۔ (مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے ان سے سوال کرو تمہیں کس چیز نے رلایا ۔ جبریل انکے پاس آئے اور سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی بات کی خبر دی اور وہ خوب جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل ان کے پاس جاکر کہو ہم تمہاری امت کے بارے میں تمہیں راضی کردیں گے اور غمگین نہ ہونے دیں گے ۔

حدیث (۲۲) ان الناس یصیرون یوم القیمۃ حتی امۃ یتبع نبیھا یقولون یا فلان اشفع یا فلان اشفع حتی ینتھی الشفاعۃ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ (رواہ بخاری)

بروز قیامت لوگ جمع ہوں گے یہاں تک کہ ایک گروہ اپنے نبی کا اتباع کرے گا۔ اور کہیں گے اے فلاں شفاعت کر۔ اے فلاں شفاعت کر۔ یہاں تک کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔

حدیث (۲۳) اول من اشفع لہ اھل بیتی ثم الاقرب فالاقرب ثم سائر العرب ثم الاعاجم (طبرانی)

حضور علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا پھر جو قریب تر ہوں گے پھر تمام عرب کی پھر عجمیوں کی۔

حدیث (۲۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی یوم القیامۃ حق فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا (از جامع صغیر ص۳۳ جلد ۲)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بروز قیامت میری شفاعت حق ہے تو جو اس پر ایمان نہیں لایا تو وہ شفاعت کا اہل نہیں ہوگا۔

حدیث (۲۵) من کذب بالشفاعۃ فلا نصیب لہ فیھا۔ (از فتح الباری ف۱۹ پ۲۷)

جس نے شفاعت کو جھٹلایا تو اس کے لئے اس میں کوئی حصہ نہیں

حدیث (۲۶) عن ابن مسعود قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یکسونی ربی حلۃ فالبسھا فاقوم عن یمین العرش مقاما لا یقومہ احد یغبطنی فیہ الاولون والآخرون۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب مجھے ایک حلہ پہنائیگا تو میں اسکو پہنوں گا اور عرش کے داہنی طرف کھڑا ہونگا کہ جہاں کوئی کھڑا نہ ہو سکے گا۔ اسمیں تمام

(از فتح الباری صـ۱۹ پ ۲۹)

اولین وآخرین رشک کریں گے۔

حدیث (۲۷) عن بریدة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاشفع یوم القیامة لاکثر مما علی وجہ الارض من شجر وحجر ومدر۔
(مسند احمد از جامع صغیر صـ۸ ج۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بروز قیامت زمین پر جو کچھ درخت پتھر اور ڈھیلا وغیرہ ہیں ان کی مقدار سے زائد لوگوں کی شفاعت کروں گا۔

حدیث (۲۸) عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی رجل یقال لہ اویس بن عبداللہ القرنی وان شفاعتہ فی امتی مثل ربیعة ومضر
(رواہ ابن عدی از جامع صغیر صـ۳ ج۲)

حضرت ابن عباس سے مروی انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایک شخص اویس بن عبداللہ قرنی ہوگا اور وہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی برابر میری اُمت کی شفاعت کریگا۔

حدیث (۲۹) عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ لی الوسیلة فانہ لا یسألہا لی عبد فی الدنیا الا کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیامة (رواہ ابن ابی شیبہ وطبرانی از جامع صغیر صـ۴ ج۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے وسیلہ طلب کرو کہ جو اسکو دنیا میں طلب کرے گا تو میں اس کا گواہ اور شفیع ہونگا بروز قیامت۔

حدیث (۳۰) عن عائشة قال النبی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ فی
ابناء الاربعین من امتی فقال یا محمد
قد غفرت لھم قلت فابناء الخمسین
قال انی قد غفرت لھم قلت فابناء
الستین قال قد غفرت لھم قلت
فابناء السبعین قال یا محمد انی
لاستحی من عبدی ان اعمر
سبعین سنۃ یعبدنی لایشرک
بی شیئاً ان اعذبہ بالنار۔
(از جامع صغیر ص۲۴ جلد ۲)

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے چالیس سال
کے لوگوں کے متعلق سوال کیا تو اس نے
فرمایا اے محمد میں نے انکو بخش دیا میں نے
عرض کیا تو پچاس برس والے فرمایا میں نے
انکی مغفرت کردی میں نے عرض کیا تو ساٹھ
برس والے فرمایا میں نے انکی مغفرت کی
کہا میں نے ستر برس والے فرمایا اے محمد
بیشک میں حیا کرتا ہوں کہ میں اسکو ستر سال
کی عمر دوں اور وہ میری عبادت کرے اور
شرک نہ کرے تو میں اسکو آگ کا عذاب دوں

ثبوت اجماع از کتب عقائد وغیرہ

(۱) شرح مواقف میں ہے:

المقصد التاسع فی شفاعۃ محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اجمع الامۃ ثبوت اصل الشفاعۃ
المقبولۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولکن ھی
عندنا للکبائر من الامۃ فی اسقاط

نواں مقصد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت کے بیان میں ہے امت نے
اجماع کیا ہے حضور کی اصل شفاعت کے
ثابت اور مقبول ہونے کا لیکن ہمارے
نزدیک یہ شفاعت امت کے کبیرہ گناہ کرنے

العقاب عنهم لقوله علیه السلام شفاعتی لاهل الکبائر من امتی فانه حدیث صحیح ولقوله تعالیٰ استغفر لذنبك و للمومنین والمومنات ای ولذنب المومنین۔

(از شرح مواقف ص ۱۳)

والوں کے لئے ہے ان کے عذاب و سزا کے ساقط ہونے میں اسکی دلیل یہ حدیث ہے کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے کہ یہ صحیح حدیث ہے اور یہ آیت دلیل ہے کہ اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے شفاعت کرو۔

(۲) حضرت امام اعظم فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:

وشفاعة الانبیاء علیهم الصلاة والسلام حق وشفاعة نبینا علیه الصلاة والسلام للمومنین المذنبین ولاهل الکبائر منهم المستوجبین العقاب حق ثابت

(از فقہ اکبر ص ۳)

حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شفاعت حق ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت گنہگار مسلمانوں اور کبیرہ گناہ والوں جو مستحق عقاب ہوں حق اور ثابت ہے

(۳) شرح عقائد میں ہے۔ الشفاعة ثابتة للرسل والاخیار فی حق اهل الکبائر بالمستفیض من الاخبار خلافا للمعتزلة وهذا مبنی علی ما سبق من جواز العفو والمغفرة بدون الشفاعة فبالشفاعة اولیٰ ولقوله تعالیٰ فما

رسولوں اور ولیوں کی اہل کبائر کے حق میں شفاعت ثابت ہے جو احادیث سے مستفیض ہے۔ فرقہ معتزلہ اس کے مخالف ہیں اور اسکی بنا یہ ہے کہ جب عفو و مغفرت بغیر شفاعت کے جائز ہے تو شفاعت سے بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگا۔ اور یہ آیت

فما تنفعهم شفاعة الشافعين فان اسلوب هذا الكلام يدل على ثبوت الشفاعة في الجملة (از شرح عقائد ص ۸۰)

کہ انھیں شفاعت کرنیوالوں کی شفاعت نفع نہ دیگی تو اسکا اسلوب کلام خود دلالت کرتا ہے کہ شفاعت ثابت ہے۔

(۴) شرح شفا میں حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

الشفاعة ثابتة على ما اجمع عليه اهل السنة لقوله تعالى يومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن ورضي له قولا ولا عبرة بمنع الخوارج وبعض المعتزلة مستدلين بقوله تعالى فما تنفعهم شفاعة الشافعين فانه مخصوص بالكافرين واما تخصيصهم احاديث الشفاعة بزيادة الدرجات في الجنة فباطل لتصريح الادلة باخراج من دخل النار من المؤمنين منها

(از شرح شفا مصری صفحہ ۴۶ ج ۱)

اہل سنت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ شفاعت ثابت ہے اور اسکی دلیل یہ آیت ہے اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دیگی مگر جسکو رحمن نے اذن دیا اور اسکی بات پسند فرمائی اور خارجیوں اور معتزلہ کے انکار معتبر نہیں جو اس آیت سے دلیل پکڑتے ہیں کہ انھیں شفیعوں کی شفاعت نفع نہ دیگی کہ یہ آیت کافروں کیلئے خاص ہے۔ اور احادیث شفاعت سے جنت میں زیادتی درجات کیساتھ خاص کر دینا تو یہ باطل ہے کہ دلائل مومنین کے دوزخ سے نکلنے پر صریح موجود ہیں۔

(۵) حضرت ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں اس قول امام کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں

فقد ورد شفاعتي لاهل الكبائر من امتي رواه احمد وابو داؤد والترمذي

حدیث میں وارد ہوا کہ میری شفاعت کبیرہ گناہ والوں کیلئے ہے میری امت سے انکو

وابن حبان والحاکم عن انس والترمذی
وابن ماجه وابن حبان والحاکم عن جابر
والطبرانی عن ابن عباس والخطیب
عن ابن عمر وعن کعب بن عجرة
رضی الله عنهم فهو حدیث مشهور
فی المبنی بل الاحادیث فی باب الشفاعة
متواترة المعنی ومن الادلة علی تحقیق
الشفاعة قوله تعالی واستغفر لذنبك
وللمؤمنین والمؤمنات ومنه قوله
تعالی فما تنفعهم شفاعة الشافعین
اذ مفهومه انها تنفع المؤمنین
(از شرح فقہ اکبر ص۱۴۲)

امام احمد اور ابوداؤد اور امام ترمذی اور
ابن حبان اور حاکم نے حضرت انس سے
روایت کیا ہے اور ترمذی، ابن ماجہ،
ابن حبان۔ حاکم نے حضرت جابر سے اور
طبرانی نے ابن عباس سے اور خطیب نے
ابن عمر اور کعب ابن عجرہ سے رضی اللہ عنہم
اور یہ مشہور حدیث ہے مبنے میں بلکہ باب
شفاعت کی احادیث متواتر المعنے ہیں اور
شفاعت کی دلیلوں میں سے یہ آیت ہے
واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات اور
آیت فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین ہے
کہ اسکا مفہوم یہ ہے کہ وہ شفاعت
مومنین کو نفع دے گی۔

(۶) مسایرہ و مسامرہ میں ہے:

ویشفع الانبیاء علیهم الصلوة والسلام
والصلحاء من الشهداء وغیرهم
للاحادیث الصحیحة الکثیرة المتواترة
المعنی (از مسامرہ ص۱۰۵)

حضرات انبیاء علیہم السلام اور صالحین و
شہداء وغیرہم شفاعت کریں گے کہ
بہت سی احادیث صحیحہ اس کی دلیل ہیں
اور جو متواتر المعنے ہیں۔

(۷) حضرت شیخ محقق تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں۔

و شفاعت حق در خواستن رسل و انبیاء و
اولیاء و اخیار و علماء و ملائکہ ایشاں را
در بارگاہ عزت آبروئے و راہ سخن باشد
گناہ سخن بگناہگاراں را از پروردگار تعالےٰ
حق است و اول کسے کہ فتح باب شفاعت
کند محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بود فردا ظاہر شود کہ او را در درگاہ خداوندی
چہ قدر جاہ و عزت بودہ است روز روزِ ا
وست و جاہ جاہ او۔ (پھر فرماتے ہیں)
بالجملہ روز روز محمد است و جائے جائے
اوست و مقام مقام او و سخن سخن او
مہمان اوست دیگران طفیلی اند و در قرآن
مجید خطاب میرود وسوف یعطیک
ربک فترضیٰ ترا اے محمد اے محب من
اے محبوب من و مطلوب من اے بندہ خاص
من چنداں نعمت دہم و رحمت کنم کہ
راضی شوی از من تا ہیچ آرزو دل تو نہ....
شکند اے محمد ہر کس رضائے من طلبند
و من رضائے تو خواہد گفت من راضی نہ

شفاعت حق ہے اور انبیاء و مرسلین۔ اولیاء و
صالحین، علماء کو بارگاہ عزت میں عزت و
وجاہت حاصل ہے اور انہیں گناہگاروں کے
حق ہوں کیلئے شفاعت کا درگاہ الٰہی میں حق
حاصل ہے اور سب سے پہلے جو شفاعت کا دروازہ
کھولینگے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں کل بروز قیامت ظاہر ہو جائیگا کہ انکو
درگاہ الٰہی میں کتنی جاہ و عزت ہے کہ وہ دن
انہیں کی وجاہت کا دن ہے اور عزت انہیں
کی عزت ہے حاصل یہ ہے کہ وہ دن محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہی کا دن ہے اور مقام انہیں کا مقام
ہوگا اور بات انہیں کی چلے گی وہ انکے مہمان
ہونگے اور سب اہل محشر طفیلی ہونگے قرآن مجید
میں وارد ہے کہ عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا
عطا فرمائیگا کہ اے محبوب تم راضی ہو جاؤ گے
یعنی اے محمد اے میرے محب اے میرے محبوب
اے میرے مطلوب اے میرے خاص بندے میں
تمکو اتنی نعمت دونگا اور رحمت دونگا کہ
تم راضی ہو جاؤ گے اور میں کسی آرزو سے

شوم تا یک یک از اُمت من بنار مرزی

(از تکمیل الایمان صفحہ ۲۳)

تمہارے دل کو شکستہ نہ ہونے دونگا لے محمد تمام جہان تو میری رضا طلب کرتا ہے اور میں تمہاری رضا چاہتا ہوں تو حضور فرماتے ہیں کہ میں اسوقت تک راضی نہ ہونگا جب تک تو میرے ایک ایک امتی کی مغفرت نہ فرمائیگا

(۴) یہی حضرت شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں :

(انکار شفاعت بدعت وضلالت است چنانچہ کہ خوارج وبعض معتزلہ براں رفتہ اند۔

شفاعت کا انکار بدعت وگمراہی ہے جس کی طرف خارجی اور معتزلہ گئے ہیں۔

(از اشعۃ اللمعات صفحہ ۴۰۰ ج ۴)

الحاصل کثیر آیات واحادیث اور اجماع سے ثابت ہوگیا کہ عقیدہ اہل سنت صحیح و حق دربارہ شفاعت ہے اور عقیدہ وہابیہ آیات واحادیث اور اجماع سب کے خلاف ہے اور شفاعت کا انکار خوارج ومعتزلہ کا مذہب ہے جو بدعت اور گمراہی وضلالت ہے۔ اس مسئلہ میں اسقدر دلائل بہت کافی ہیں۔ انہیں سے منصف ہر ذو عقل تدبر میں فیصلہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ تصرف

عقیدۂ وہابیہ اس میں یہ ہے کہ صرف اللہ تعالےٰ تصرف کرتا ہے اور اللہ نے کسی نبی ولی کو تصرف کی طاقت نہیں دی۔ اور جو ان کو اللہ کی دی ہوئی طاقت سے تصرف مانے وہ مشرک ہے۔ دیکھو ان کی عبارات یہ ہیں :۔

یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء، اولیا، پیرو شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اسکو اشراک فی التصرف کہتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۱۱)

پھر خواہ یہ سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

ان سب باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار (تقویۃ الایمان ص۲۹)

ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے کی (تقویۃ الایمان ص۶)

اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی (تقویۃ الایمان ص۸)

اور وہ ایک ہی آپ ہی تصرف کرتا ہے۔ کسی کو کسی کے قابو میں نہیں دیتا۔ (تقویۃ الایمان ص۹)

جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اسکو مانے سو اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے (تقویۃ الایمان ص۳۳)

نفع اور نقصان کی امید رکھنی اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۳۳)

عقیدۂ اہلسنت:- یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ بالذات تصرف کرتا ہے اور حضرات انبیاء اولیا کو اللہ تعالےٰ نے تصرف کی قدرت دی ہے تو وہ اس خداداد قدرت سے

کرتے ہیں نفع اور فائدہ پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے دلائل دیکھئے:

دلائل از آیات

آیت (۱) اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا (سورہ کہف پ ۱۶ ع ۲)	بیشک ہم نے ذوالقرنین کو زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا۔
آیت (۲) وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ (سورہ انبیاء ر ۶ پ ۱۷)	اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے۔
آیت (۳) وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ۔ (سورہ سبا پ ۲۲ رکوع ۲)	اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو اور ہم نے اسکے لیے لوہا نرم کیا۔
آیت (۴) وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ (سورہ مائدہ۔ پ ۷ ع ۵)	اور جب مٹی سے پرند کی سی صورت میرے حکم سے بناتا پھر اسمیں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتی۔ اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو لیکر میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔
آیت (۵) وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا	اور سلیمان کیلئے تیز ہوا مسخر کر دی کہ اسکے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے

بِهَا وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ ۔

(انبیاء، پ ۱۷، ع ۶)

برکت رکھی اور ہم کو ہر چیز معلوم ہے

آیت (۶) قال رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب فسخرنا لہ الریح تجری بامرہ رخاء حیث اصاب والشیاطین کل بناء وغواص وآخرین مقرنین فی الاصفاد

(ص پ ۲۳ ع ۱۳)

عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بیشک تو ہی ہے بڑا دینے والا تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کر دی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کر دیئے ہر معمار اور غوطہ خور اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے۔

آیت (۷) قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم (سورۂ سجدہ پ ۲۱ ع ۲)

تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔

آیت (۸) فالمدبرات امرا

(سورۂ نازعات پ ۳۰ ع ۱)

پس کام کی تدبیر کرنے والوں فرشتوں کی قسم۔

آیت (۹) انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لآیۃ لکم

(عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) کہ میں تمہارے لئے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا

ان کنتم مومنین ○

(سورہ آل عمران پ ۳ ع ۵)

جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

آیت (۱۰) وما نقموا الا ان اغنٰہم اللہ ورسولہ من فضلہ۔

(سورہ توبہ پ ۱۰ ع ۱۶)

اور انہیں کیا برا لگا۔ یہی نہ کہ اللہ ورسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

آیت (۱۱) اذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ

(سورہ احزاب پ ۲۲ ع ۶)

اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی۔ اور تم نے اُسے نعمت دی۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض ○ (از بخاری مجتبائی ص ۵۰ پ ۱۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئیں۔

حدیث (۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت بجوامع الکلم و نصرت بالرعب وبینا انا نائم رأیتنی اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ○ (از مشکوۃ ص ۵۱۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جوامع کلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دیدی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

حدیث (۳) عن علی اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب واعطیت مفاتیح الارض وسمیت احمد وجعل لی التراب طهورا وجعلت امتی خیر الامم

(مسند از جامع صغیر ص۴۴ ج۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ عطا کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوا۔ مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور میرے لئے مٹی کو پاک کرنے والا کیا گیا۔ اور میری امت بہترین امم بنائی گئی۔

حدیث (۴) عن جابر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتیت بمقالید الدنیا علی فرس ابلق جاءنی بہ جبرئیل علیہ قطیفۃ من سندس

(مسند احمد از جامع صغیر ص ج۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر سوار کر کے دی گئیں اس کو جبرئیل میرے پاس لائے جس پر ریشمی سندس کی چادر تھی۔

حدیث (۵) عن ابن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالی عبادا اختصہم بحوائج الناس یفزع الناس الیہم فی حوائجہم۔

(طبرانی از جامع صغیر ص۹۴ ج۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے جنہیں لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کیلئے خاص کر دیا گیا ہے کہ لوگ ان کی طرف اپنی حاجتوں میں فریاد کرتے ہیں۔

حدیث (۶) عن ابن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوتیت مفاتیح کل شیء۔ (طبرانی از جامع صغیر ص۹۳ ج۱)

انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز کی کنجیاں دیدی گئیں۔

حدیث (۷) عن ابن مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالیٰ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام

(مسند احمد نسائی از جامع صغیر ص ۹۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین کی سیر کرتے ہیں مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں

حدیث (۸) عن عمار بن یاسر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالیٰ ملکا اعطاہ سمع العباد فلیس من احد یصلی علی الا ابلغنیہا۔

(طبرانی از جامع صغیر ص ۹۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو جو کوئی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ اسے مجھکو پہنچا دیتا ہے۔

حدیث (۹) عن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذہب

(رواہ فی شرح السنۃ از مشکوٰۃ ص ۵۲۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔

حدیث (۱۰) عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعطیت الکنزین الاحمر والابیض۔

(از مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دو خزانے سرخ و سفید عطا کر دیئے گئے۔

از اقوالِ سلف و خلف

(۱) علامہ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں۔

(وتیت مفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ای فی تصرفی وتصرف امتی) (از شرح شفا مصری ص۲۱۵ ج۱)

یعنی حضور نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دیدی گئیں پھر میرے ہاتھ میں رکھدی گئیں یعنی میرے تصرف اور میری امت کے تصرف میں کردی گئیں۔

(۲) حضرت شیخ محقق مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

واز آں جملہ آنست کہ دادہ شدہ آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح خزائن وسپردہ شد بوی وظاہرش آنست کہ خزائن ملوک فارس و روم ہمہ بدست صحابہ افتاد و باطنش آنکہ مراد خزائن اجناس عالم است کہ رزق ہمہ در کف اقتدار او مے سپرد وقت تربیت ظاہر و باطن ہمہ بوے داد چنانکہ مفاتیح غیب در دست علم الٰہی ونہادہ اند آنرا اگر مے مفاتیح خزائن رزق وقسمت آں در دست ایں سید کریم نہادند۔

حضور کے خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپکو خزانوں کی کنجیاں دیدی گئیں اسکا ظاہر تو یہ ہے کہ روم و فارس کے سلاطین کے خزانے صحابہ کے قبضہ میں آئے اور باطن یہ ہے کہ عالم کی جنسوں کے خزانے مراد ہیں کہ سب رزق آپکے دست اقتدار میں دیدیا گیا اور ظاہر و باطن کی تربیت سب آپکو دیدی گئی جیسے غیب کی کنجیاں علم الٰہی میں ہیں انکو سوا اسکے کوئی نہیں جانتا رزق کے خزانوں کی کنجیاں اور ان کو تقسیم کرنا اس سید انبیاء کے قبضہ میں رکھا۔

(از مدارج النبوۃ صفحہ ۳۹ ج ۱)

(۳) اسی مدارج میں ہے:-

وشارع را میرسد کہ تخصیص کند ہر کہ را خواہد، بہر چہ خواہد (از مدارج صفحہ ۱۵۶ ج ۱)

شارع علیہ السلام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جسکو چاہیں خاص کر دیں۔

(۴) علامہ ابن حجر مکی فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

ومن نفعھم (ای الاولیاء) للخلق ان برکتھم تغیث العباد وبھم تدفع الفساد ولا انفسدت الارض

(از فتاوٰی حدیثیہ صفحہ ۲۲۱)

اولیا کے مخلوق کو نفع پہنچانے سے یہ بھی ہے کہ ان کی برکت سے لوگوں پر بارش ہوتی ہے اور فساد دفع ہوتا ہے ورنہ زمین فاسد ہو جائے

(۵) عارف باللہ علامہ احمد صاوی تفسیر صاوی میں فرماتے ہیں:

فمن زعم ان النبی کاحد الناس لا یملک شیئا اصلا ولا منفعۃ لا ظاھرا ولا باطنا فھو کافر خاسر الدنیا والاخرۃ

(از صاوی صفحہ ۱۵۵ ج ۱)

پس جس نے گمان کیا کہ نبی اور لوگوں کی برابر ہیں کسی چیز کے مالک نہیں نہ ان سے نفع پہنچا ہے نہ ظاہر طور پر نہ باطن طور پر تو وہ کافر ہے اور اسکی دنیا و آخرت برباد ہے۔

الحاصل یہ آیات واحادیث واقوال عقیدہ اہلسنت کے موافق ہیں اور عقیدہ وہابیہ اس سب کے خلاف ہے اور تصرف کی قدرت اللہ تعالٰی نے حضرات انبیاء و اولیاء کو عطا فرمائی۔ اور وہ اس قدرت سے عالم میں تصرف کرتے ہیں اور جو ان کو ایسی طاقت نہ مانے اور ان سے نفع نہ سمجھے تو وہ بحکم علامہ صاوی کافر ہے۔

مسئلہ توسّل

عقیدۂ وہابیہ یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء کو وسیلہ نہ بنائے اور اگر ان کو وسیلہ اور سفارشی سمجھے تو وہ ابوجہل کی برابر مشرک ہے۔

اللہ صاحب کو کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے پر اور بادشاہوں کی طرح مغرور نہیں کہ کوئی رعایا بھی اپنی التجا کرے اس کی طرف مارے غرور کے خیال نہیں کرتے اس لئے رعایا لوگ اور امیروں کو مانتے ہیں اور ان کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں تاکہ انہیں کی خاطر سے التجا قبول ہووے بلکہ وہ بڑا رحیم و کریم ہے وہاں کسی کی وکالت کی حاجت نہیں جو اس کو یاد رکھے وہ آپ ہی اسکو یاد رکھتا ہے کوئی سفارش کرے یا نہ کرے (تقویۃ الایمان ص۳۰)

یعنی جو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے کی، اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی (تقویۃ الایمان ص۹)

سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۸)

عقیدۂ اہلسنّت یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء درگاہ الٰہی میں وسیلہ ہیں۔ اور ان کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ انکے دلائل ملاحظہ ہوں۔

از آیات

(۱) آیت۔ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ اور خدا کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

(سورہ مائدہ پ ۶ ع ۶)

آیت (۲) وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا ۔ (سورہ بقرہ پ ۱ ع ۱۱)

اور وہ اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے

آیت (۳) ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما

(سورہ نساء پ ۵ ع ۶)

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول انکی سفارش فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں ۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن انس بن مالک ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان اذا قحطوا استسقی بالعباس ... اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون ۔

(از بخاری شریف باب صفحہ ۱۳۷ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قحط سالی میں اسطرح دعا کی اے اللہ ہم تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ کیا کرتے تھے تو ہمیں سیراب کرتا اور ہم تیری طرف اپنے نبی کے چچا حضرت عباس کا وسیلہ کرتے ہیں تو ہمیں سیراب کردے کہا راوی نے تو وہ سیراب کردیے گئے

حدیث (۲) عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک مرد کمزور بینائی کا نبی صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم وقال ادع اللہ ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خير لك قال فادعه قال فامره ان يتوضاء فيحسن وضوئه ويدعو بهذا الدعا اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبى الرحمة انى توجهت بك الى ربى فى حاجتى هذه لتقضى لى.

(از ترمذی شریف ص ۱۹۵ ج ۲)

وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ سے یہ دعا کیجئے کہ وہ مجھے اس مجبوری سے عافیت دے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کر کہ یہ تیرے لئے بہتر ہے عرض کیا کہ حضور دعا کردیں راوی نے کہا کہ حضور نے اسکو وضو کرنے کا حکم دیا کہ وہ اچھی طرح وضو کرے اور یہ دعا کرے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمہ محمد کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے نبی میں تمہارے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو جائے۔

حدیث (۳) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اقترف آدم الخطيئة قال يارب اسئلك بحق محمد لما غفرت لى فقال الله يا آدم وكيف عرفت محمد ولم اخلقه قال لانك يارب لما خلقتنى بيدك ونفخت فى من روحك رفعت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام خطا سے ملوث ہوگئے تو انھوں نے عرض کی اے رب میں تجھ کو وسیلہ محمد کے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت کردے اللہ تعالے نے فرمایا اے آدم تو نے محمد کو کیسے پہچانا کہ میں نے انھیں پیدا بھی نہیں کیا؟

دائمی ورأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك فقال الله تعالی صدقت یا آدم انه لاحب الخلق الی واذ اسألتنی بحقه قد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك

(بیہقی۔ حاکم۔ از مواہب لدنیہ ص۱۲ جلد ۱)

عرض کیا کہ اے رب جب تو نے مجھے پیدا کیا اور میرے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی۔ تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا لا اله الا الله محمد رسول الله تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب مخلوق کا نام ملایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا وہ میری نزدیک مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہیں جب تو نے ان کے توسل سے سوال کیا ہے تو میں نے تیری مغفرت کردی اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا۔

حدیث ۱۴۔ عن عبد الله قال سمعت ابن عمر یتمثل بشعر ابی طالب۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل وقال عمر بن حمزة حدثنا سالم عن ابیه وربما ذکرت قول الشاعر وانا انظر الی وجه النبی صلی الله علیه وسلم یستسقی فما ینزل حتی یجیش کل میزاب۔ (الادب المفرد بخاری شریف)

حضرت عبد اللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر سے ابو طالب کا یہ شعر سنا۔ اور وہ گورے چہرہ کی جن کے وسیلے سے بادل سے سیرابی طلب کی جاتی ہے جو یتیموں کا ماویٰ اور بیواؤں کی پناہ ہے۔ عمر بن حمزہ نے کہا کہ ہم سے سالم نے حدیث بیان کی کہ بسا اوقات میں شاعر کا یہ ذکر کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ

(از بخاری شریف ص ۱۳۷ ج ۱)

حدیث (۵) عن انس بن مالک انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ هلکت المواشی وتقطعت السبل فادع اللہ فدعا اللہ فمطرنا من الجمعۃ الی الجمعۃ فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ تھدمت البیوت وتقطعت السبل وهلکت المواشی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم علی ظھور الجبال والآکام وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر فانجابت عن المدینۃ انجیاب الثوب .

(از بخاری ص ۱۳۹ جلد ۱)

حدیث (۶) عن سعد ھل تنصرون الا بضعفائکم بدعوتھم واخلاصھم۔

(از جامع صغیر ص ۱۴۳ جلد ۲)

کی حرمت نظر کر کے سیرابی طلب کیجاتی تو بارش ہونے لگتی تھی یہاں تک کہ پھر پانی بہنے لگتا

حضرت انس بن مالک سے مروی انھوں نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ جانور ہلاک ہونے لگے اور راستے بند ہو گئے اللہ سے دعا کیجئے تو حضور نے اللہ سے دعا کی تو جمعہ سے جمعہ تک ایک ہفتہ برابر پیہم بارش ہوئی تو وہی شخص پھر خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مکانات گرنے لگے اور راستے بند ہو گئے اور جانور مرنے لگے تو ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ پہاڑوں اور ٹیلوں کی چوٹیوں پر برسا۔ اور وادیوں اور باغوں میں بارش کر تو وہ ابر شہر مدینہ سے ہٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

حضرت سعد سے مروی کہ تم نہیں مدد کئے جاتے مگر بوسیلہ اپنے کمزوروں کے ان کی دعا واخلاص کی بنا پر۔

حدیث (۷) عن محمد بن حرب
الهلالی قال اتیت قبر النبی صلے اللہ
علیہ وسلم فزرتہ وجلست بحذائہ
فجاء اعرابی فزارہ ثم قال یاخیر الرسل
ان اللہ انزل علیک کتابا صادقا قال
فیہ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک
فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول
لوجدوا اللہ توابا رحیما. وقد جئتک
مستغفرا من ذنبی مستشفعا بک
الی ربی وانشاء یقول یاخیر من
دفنت بالقاع اعظمہ فطاب من
طیبھن القاع والاکم نفسی الفداء
لقبر انت ساکنہ • فیہ العفاف و
فیہ الجود والکرم
ووقف اعرابی علی قبرہ الشریف وقال
اللھم انک امرت بعتق العبید وھذا
حبیبک وانا عبدک فاعتقنی من النار
علی قبر حبیبک فھتف ھاتف بی
یاھذا تسأل العتق لک وحدک ھلا

محمد بن حرب سے مروی۔ انھوں نے کہا کہ
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہوا
اور بیٹھ گیا۔ تو ایک اعرابی بدوی آیا۔ اور اس
نے عرض کیا اے بہترین مرسلین اللہ نے تم پر
سچی کتاب نازل فرمائی اور اسمیں یہ فرمایا اگر
وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر تمہارے حضور
حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں۔ اور
رسول ان کے لئے سفارش کرے تو اللہ کو بہت
ضرور بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے
تو میں آپکے حضور اپنے گناہ سے مغفرت طلب
کرنیکے لئے حاضر ہوا ہوں اور اپنے رب کی طرف
آپکے وسیلے سے سفارش چاہتا ہوں اور اس نے
یہ شعر پڑھا۔ اے بہترین سب سے جو زیر زمین
مدفون ہوں تو انکی خوشبو سے گورستان معطر
ہو گئے میری جان اس قبر پر قربان جسمیں آپ ہیں۔
اسمیں ہی جود و عفاف اور کرم اے جان پاک۔
پھر وہ اعرابی قبر شریف کے نزدیک کھڑا ہوا اور اس
نے کہا اے اللہ تو نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا
ہے اور یہ تیرے حبیب ہیں اور میں تیرا بندہ

...ك بجميع الخلق اذهب فقد اعتقتك ومن النار۔
(ابن نجار ابن عساكر از مواہب صفحہ ۳۰۶ جلد ۲)

ہوں تو مجھے دوزخ سے آزاد کر اپنے حبیب کے مزار ہی پر تو مجھے ایک ہاتف نے آواز دی اے شخص تو آزادی مانگتا ہے فقط ایک اپنی تو نے تمام تمام مخلوق کیلئے کیوں نہیں سوال کیا جاؤ ہم نے تجھے آزاد کر دیا دوزخ سے۔

دلائل از اجماع واقوال سلف وخلف

(۱) علامہ احمد صادی تفسیر صادی میں فرماتے ہیں۔

فالانبياء وسائط الاممهم في كل شئ وواسطتهم رسول الله
(از تفسیر صادی مصری ص۱ ج۱)

حضرات انبیاء اپنی امتوں کیلئے وسائط اور وسیلے ہیں ہر شئی میں اور ان کا واسطہ اور وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) اسی میں ہے۔

فهو الواسطة لكل واسطة حتى آدم۔
(از صادی ص۲ ج۱)

حضور علیہ السلام ہر واسطہ کا واسطہ ہیں یہاں تک آدم علیہ السلام کے۔

(۳) شیخ الاسلام علامہ سمہودی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں۔

ما زال الناس يتبركون بقبور العلماء والشهداء والصالحين وكان الناس يحملون تراب قبر سيدنا حمزة بن عبد المطلب في القديم من الزمان

ہمیشہ سے لوگ علماء اور شہداء صالحین کی قبروں سے تبرک حاصل کرتے رہے اور سیدنا حمزہ بن مطلب کی قبر کی مٹی پہلے زمانہ سے اٹھاتے رہے۔

(از وفاء الوفا صفحہ ۱۹۴)

(۴) یہی علامہ اسی میں فرماتے ہیں۔

ان الاستغاثۃ والتشفع بالنبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم وبجاہٖ وبرکتہ الی ربہ تعالٰی من فعل الانبیاء والمرسلین وسیر السلف الصالحین واقع فی کل حال قبل خلقہ وبعد خلقہ فی حیاتہ الدنیویۃ ومدۃ البرزخ وعرصات القیامۃ

(وفاء الوفاء صفحہ ۲۱۹ / ۲ج)

حضور نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے فریاد وطلب کرنا اور سفارش کرنا انکے وسیلے اور برکت سے درگاہ الٰہی میں حضرات انبیاء ومرسلین اور سلف صالحین کے فعل اور عادت سے ثابت ہے اور ہر حال میں قبل وجود پاک اور بعد وجود شریف زمانہ حیات اور بعد وفات واقع ہے۔ اور عرصہ قیامت میں ہوگا۔

(۵) شیخ الاسلام صاحب سیرۃ النبی علامہ احمد بن دحلان "الدرر السنیہ" میں فرماتے ہیں

التوسل مجمع علیہ عند اهل السنۃ

(از الدرر السنیہ مصری صفحہ ۱)

اہل سنت کا توسل پر اجماع ثابت ہو چکا ہے۔

(۶) شیخ محقق دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں:-

وتوسل واستمداد بدیں حضرت منقبت قباب صلے اللہ علیہ وسلم زیارت حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم باجماع علماء دین قولاً وفعلاً از افضل سنن ماکد مستحبات است۔

(از جذب القلوب صفحہ ۱۲۹)

وسیلہ چاہنا اور مدد طلب کرنا حضور سید مرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے باجماع علماء دین قولاً اور فعلاً افضل سنت اور موکد مستحب ہے۔

اور یہی شیخ اسی میں فرماتے ہیں۔

توسل بوے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم موجب قضائے حاجت وسبب نجاح مرام است (جذب القلوب ص۱۵۵)

حضور علیہ السلام سے توسل حاجت پوری ہونے کا سبب اور مراد حاصل ہو جانے کا موجب ہے۔

الحاصل عقیدۂ اہل سنت کثیر آیات واحادیث واقوال کے موافق ہے اور عقیدۂ وہابیہ ان سب کے خلاف ہے اور اسلام کے ہر سہ دلائل قرآن وحدیث اور اجماع سب ہی کے مخالف ہے۔ تو اس کے غلط و باطل ہونے کیلئے یہی بات بہت کافی ہے

مسئلہ ندا

عقیدۂ وہابیہ یہ ہے کہ کسی غیر خدا نبی ولی تک کو یا کہکر پکارنا شرک ہے۔ چنانچہ تقویۃ الایمان میں ہے:۔ کسی انبیاء اور اولیاء کی پیر و شہید کی بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اسکی منتیں مانے اور اسکو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے (تقویۃ الایمان ص۱۱)

وظیفہ یا شیخ عبد القادر کا بندہ اچھا نہیں جانتا اگرچہ شرک نہیں لیکن مشابہ شرک ہے (فتاوے رشیدیہ ص۲۹ و ص۳۰ جلد ۱)

یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اور اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے (فتاوی رشیدیہ ص۔ ج۳)

عقیدۂ اھلسنت یہ ہے کہ ندائے غیر اللہ صحیح و جائز ہے اور اس پر امت

کا حل ہے اور اس کو شرک کہنا غلط ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) یا اٰدم انبئہم باسمائہم (سورہ بقرہ پارہ ۱ ع ۴)	اے آدم بتا دے انہیں سب اشیاء کے نام۔
آیت (۲) یا اٰدم اسکن انت و زوجک الجنۃ (سورہ بقرہ پ ۱ ع ۴)	اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو۔
آیت (۳) یا نوح اھبط بسلٰم منا و برکٰت علیک (ہود۔ پ ۱۲ ع ۴)	اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ۔
آیت (۴) یا موسٰی انی انا اللہ رب العٰلمین (قصص پ ۲۰ ع ۴)	اے موسیٰ بیشک میں ہی ہوں اللہ رب سارے جہانوں کا۔
آیت (۵) یا ابراھیم اعرض عن ھذا (ہود۔ پ ۱۲ ع ۷)	اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔
آیت (۶) یعیسٰی انی متوفیک ورافعک الی (آل عمران۔ پ ۳ ع ۶)	اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچا دوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا۔
آیت (۷) یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (مائدہ۔ پ ۶ ع ۱۴)	اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔
آیت (۸) یا ایہا النبی انا ارسلنٰک شاھدا	اے نبی ہم نے تمہیں گواہ بنا کر بھیجا۔
آیت (۹) یا نار کونی بردا و سلٰما علٰی	اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی

ابراہیم۔ (انبیاء۔ پ ۱۷ ع ۵) ابراہیم پر۔

آیت (۱۰) یا ارض ابلعی ماءک (ہود پ ۱۲ ع ۴) اے زمین اپنا پانی نگل لے۔

آیت (۱۱) یسماء اقلعی (ہود پ ۱۲ ع ۴) اے آسمان تھم جا۔

آیت (۱۲) یا جبال اوّبی معہ والطیر۔ (سبا۔ پ ۲۲ ع ۹) اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو۔

آیت (۱۳) یا ایھا الذین امنوا استعینو بالصبر والصلوٰۃ (بقرہ پ ۲ ع ۳) اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو

آیت (۱۴) یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم۔ (سورۃ حج۔ پ ۱۷ ع ۱) اے لوگو اپنے رب سے ڈرو۔ بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) یا ابابکر ان اللہ سماک الصدیق (رواہ الدیلمی مسند فردوس از کنوز الحقائق صـ ۲۰۴ جلد ۲) اے ابوبکر اللہ نے تیرا نام صدیق رکھا ہے۔

حدیث (۲) یا ابابکر انت عتیق اللہ من النار (رواہ الحاکم فی المستدرک از کنوز الحقائق صـ ۲۰۴ ج ۲) اے ابوبکر تو دوزخ سے آزاد شدہ ہے۔

حدیث (۳) یا ابابکر علیک بصدق الحدیث اے ابوبکر تو سچ کو لازم پکڑ۔
(مسند فردوس از کنوز الحقائق صـ ۲۰۴ ج ۲)

حدیث (۴) یا ابا بکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما۔ (رواہ الشیخین از کنوز الحقائق ص۲۰۲ ج۲)

اے ابوبکر تیرا کیا خیال ہے ان دو کے ساتھ جن کا تیسرا اللہ ہے۔

حدیث (۵) یا ابا بکر ھذا جبریل یقرئک من اللہ السلام

(رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق ص۲۰۲ ج۲)

اے ابوبکر یہ جبریل ہیں۔ تجھے اللہ کی طرف سے سلام کہتے ہیں۔

حدیث (۶) یا ابا الدرداء لا تخص لیلۃ الجمعۃ بقیام۔ (رواہ احمد فی مسندہ از کنوز الحقائق ص۲۰۲ ج۲)

اے ابو الدرداء شب جمعہ کو قیام اللیل کے ساتھ خاص مت کر۔

حدیث (۷) یا ابا دوس ایاک و مشاورۃ النساء

(رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق ص۲۰۲ ج۲)

اے ابو دوس تو اپنے آپ کو عورتوں کے مشورہ سے بچا۔

حدیث (۸) یا اباذر انہ لا یضر من الدنیا ما کان للاخرۃ۔

(رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس از کنوز الحقائق ص۲۰۲ ج۲)

اے ابوذر بات یہ ہے کہ دنیا کی کوئی چیز آخرت کے لئے مضر نہ ہو۔

حدیث (۹) یا اباذر جدد السفینۃ فان البحر عمیق (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس از کنوز الحقائق ص۲۰۲ ج۲)

اے ابوذر کشتی نئی تیار کر کہ دریا بہت گہرا ہے۔

حدیث (۱۰) یا اباذر صل الصلوٰۃ

اے ابوذر نماز اس کے وقت پر ادا کر

(منہا۔ (رواہ احمد فی مسندہ۔ از کنوز الحقائق صـ۲۰۴ ج۲)

حدیث (۱۱) یا ابا رافع اقتل کل کلب بالمدینۃ (رواہ احمد از کنوز الحقائق صـ۲۰۴ ج۲)

اے ابو رافع مدینہ کے ہر کتے کو قتل کر دے۔

حدیث (۱۲) یا ابا سعید لا یاکل طعامك الا تقی۔ (رواہ حاکم الترمذی فی النوادر از کنوز الحقائق صـ۲۰۴ ج۲)

اے ابو سعید تیرے کھانے کو متقی ہی کھائے۔

حدیث (۱۳) یا ابا عمیر ما فعل النغیر۔ (رواہ الطبرانی واحمد از کنوز الحقائق صـ۲۰۴ ج۲)

اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر پرندہ۔

حدیث (۱۴) یا ابا فاطمۃ ان اردت تلقانی فاکثر السجود۔ (رواہ احمد فی مسندہ از کنوز الحقائق صـ۲۰۴ ج۲)

اے ابو فاطمہ اگر تو مجھ سے ملاقات کرنا چاہتی ہے تو سجدے بکثرت کر۔

حدیث (۱۵) یا ابا ھریرۃ اذا توضأت فقل بسم اللہ (رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق صـ۲۰۴ ج۲)

اے ابو ہریرہ جب تو وضو کرے تو بسم اللہ پڑھ۔

حدیث (۱۶) یا ابا ھریرۃ جدد الاسلام تکثر من الشہادۃ۔ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس از کنوز الحقائق صـ۲۰۴ ج۲)

اے ابو ہریرہ کلمہ شہادت بکثرت پڑھ اور تجدید اسلام کیا کر۔

حدیث (۱۷) یا اخی یا عمر لا تنسنا من دعائک۔ (رواہ احمد فی مسندہ۔ از کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲)

اے بھائی اے عمر تو ہمیں اپنی دعا سے نہ بھلانا۔

حدیث (۱۸) یا ابن عباس اذا قرأت فرتل۔ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس از کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲)

اے ابن عباس جب تو قرأت کرے تو ترتیل کرنا۔

حدیث (۱۹) یا سعد ارم فداک ابی وامی (رواہ البخاری۔ از کنوز الحقائق ص ۲۰۵ ج ۲)

اے سعد تیر اندازی کر۔ تجھ پر میرے باپ ماں فدا ہوں۔

حدیث (۲۰) یا عائشہ اعطی ولا یحصی فیحصی اللہ علیک (رواہ احمد فی مسندہ از کنوز الحقائق ص ۲۰۵ ج ۲)

اے عائشہ دے اور شمار نہ کر۔ کہ اللہ شمار نہ کرے گا تجھ پر۔

حدیث (۲۱) عن عثمان بن حنیف ان اعمی قال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یکشف لی عن بصری قال انطلق فتوضأ ثم صل رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبی محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک ان یکشف لی عن بصری

حضرت عثمان بن حنیف سے مروی ہے کہ بیشک ایک نابینا نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ میری آنکھ کو بینا کر دے فرمایا جاکر وضو کرو پھر دو رکعت نماز پڑھو پھر کہو اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور بوسیلہ محمد نبی الرحمۃ کے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا رسول اللہ میں تمہارے رب کی طرف

(از شرح شفا ص ٦٥٣ ج ١)

آپکے وسیلے سے متوجہ ہوکر یہ چاہتا ہوں کہ میری آنکھیں کھل جائیں۔

حدیث (٢٢) عن عبد اللہ بن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن (وفی التشہد السلام علیک ایہا النبی) (از مشکوٰۃ ص ٨٥)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے اور تشہد میں یہ ہے کہ سلام ہو تم پر اے نبی۔

از اقوال سلف وخلف

(١) روی ابو حنیفۃ فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال من السنۃ ان تاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل القبلۃ وتجعل ظہرک الی القبلۃ وتستقبل القبر بوجہک ثم تقول السلام علیک ایہا النبی الکریم (از وفاء الوفا ص ٤٢٤ ج ٢)

امام اعظم نے اپنے مسند میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا سنت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہو قبلہ کی طرف سے اور اپنی پشت قبلہ کی طرف کرے اور قبر شریف کی طرف منھ کرے پھر کہے سلام ہو تم پر اے نبی کریم۔

(٢) قصیدہ امام اعظم میں ہے:

یا سید السادات جئتک قاصدا
ارجو رضاک واحتمی بحماک

اے سرداروں کے سردار میں آپ کے پاس یہ قصد کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں آپکی رضا

واللّٰہ یا خیر الخلق ان لی قلبا مشتوقا لایرود سواک

کا طالب ہوں اور آپکی حمایت کو تلاش کرتا ہوں خدا کی قسم اے بہترین خلق میرا ایسا شوقین قلب ہے جو آپ کے سوا کسی کا ارادہ نہیں کرتا۔

(۳) نظم متقدمی میں ہے

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه
فطاب من طیبهن القاع والاکم
(از شفاء السقام ص۴۶)

اے بہتر ان کے جو زمین میں مدفون ہوئے تو ان کی خوشبو سے گورستان کی خاک معطر ہو جائے۔

(۴) مراقی الفلاح میں بوقت حاضری روضۂ طاہرہ یہ الفاظ سلام تعلیم کئے۔

السلام علیک یا سیدی یا رسول اللّٰہ السلام علیک یا نبی اللّٰہ السلام علیک یا حبیب اللّٰہ السلام علیک یا نبی الرحمۃ السلام علیک یا شفیع الامۃ السلام علیک یا سید المرسلین

تم پر سلام ہو اے میرے سردار یا رسول اللّٰہ۔ تم پر سلام ہو یا نبی اللّٰہ۔ تم پر سلام ہو یا حبیب اللّٰہ تم پر سلام ہو اے نبی رحمت۔ تجھ پر سلام ہو اے شفیع امت تجھ پر سلام ہو اے رسولوں کے سردار۔

(از مراقی الفلاح [illegible])

(۵) فتاویٰ عالمگیری میں ہے

السلام علیک یا رسول اللّٰہ من فلان بن فلان یستشفع بک الی ربک فاشفع له ولجمیع المسلمین۔
(از عالمگیری۔ ص۲۶۷ ج۱)

تجھ پر سلام ہو یا رسول اللّٰہ فلاں بن فلاں کی طرف سے وہ آپکی رب کی طرف آپ کے وسیلہ سے سفارش چاہتا ہے آپ اسکے لئے اور تمام مسلمانوں کیلئے سفارش کیجئے۔

(۶) علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب در مختار فتاویٰ خیریہ میں لکھتے ہیں۔

یا شیخ عبد القادر فهو نداء واذا اضیف الیه شیئ لله فهو طلب شیئ اکراما لله فما الموجب لحرمته
(از فتاویٰ خیریہ مصری ص ۱۸۲ ج ۲)

اے شیخ عبد القادر تو یہ ندا ہے اور جب اسکے ساتھ شیئاً للہ اور ملا دیا جائے تو یہ کسی شئے کا طلب کرنا ہے اللہ کے اکرام کیلئے لہذا اسکے حرام ہونیکا کیا سبب ہے؟

(۷) علامہ سمہودی وفاء الوفا میں زائر مدینہ کیلئے یہ الفاظ تعلیم کرتے ہیں:

یقول نحن وفدك یا رسول الله وزوارك جئناك لقضاء حقك والتبرك بزيارتك والاستشفاع بك الى ربك۔
(از وفاء الوفاء ص ۴۳۹ ج ۲)

بوقت زیارت کہے یا رسول اللہ ہم آپکے پاس وفد ہو کر حاضر ہوئے اور زیارت کرنے والے اور ہم آپکی خدمت میں آپکا حق ادا کرنے کیلئے آئے ہیں اور آپکی زیارت سے تبرک حاصل کرنیکے لئے اور آپکے رب کی طرف آپکو وسیلہ بناکر سفارش چاہنے حاضر ہوئے ہیں

(۸) حضرت مولانا جامی فرماتے ہیں:

ترحم یا نبی اللہ ترحم

اے نبی اللہ رحم کیجئے رحم کیجئے۔

(۹) حضرت شمس الدین تبریزی فرماتے ہیں:

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

یا رسول اللہ آپ ہی اپنے خالق کے خاص حبیب ہیں آپ خدائے پاک کے برگزیدہ بے مثل ہیں۔

(۱۰) حضرت شیخ محقق اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں۔

خرامم در غم ہجر جمالت یا رسول اللہ
جمالِ خود نما کے بجانِ زار شیدا کن
بہرصورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرما
بلطفِ خود سر و سامانِ جمع بے سروپا کن
(از اخبار الاخیار ص ۳۲۳)

یا رسول اللہ آپکے جمال کے غم ہجر میں برباد ہوگیا۔ اپنا جمال دکھایئے اس جانِ زار پر رحم کیجئے بہرصورت یا رسول اللہ کرم کیجئے اس بے سروسامان پر اپنا لطف فرمائیے۔

الحاصل اگر غیر خدا کو یا سے ندا کرکے پکارنا شرک یا حرام و ناجائز ہوتا تو قرآن و حدیث میں وارد نہ ہوتا۔ اور اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلے اللہ علیہ وسلم کا خود یہ فعل نہیں ہوتا اور صحابۂ کرام و سلف صالحین کے کلاموں میں یہ ہرگز ہرگز وارد نہ ہوتا۔ تو ان آیات واحادیث اور اقوال صحابہ و سلف صالحین نے یہ ثابت کردیا کہ ندائے غیر اللہ جائز و صحیح ہے اور یہ معمول بھی ہے۔ اس کو شرک کہنا باطل ہے ورنہ سب کو بلکہ اللہ و رسول پر بھی (معاذ اللہ) وہابیوں کو شرک کا فتویٰ لگانا پڑیگا اور سب کو مشرک کہنا پڑے گا۔

مسئلہ استعانت

عقیدۂ وہابیہ۔ یہ ہے کہ اللہ کے سوا انبیاء اور اولیا سے مدد مانگنی اور ان سے نفع اور نقصان کی امید رکھنی شرک ہے۔

عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا۔ روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کردینا۔ فتح و شکست دینی۔ اقبال وادبار دینا مرادیں پوری کرنی۔ حاجتیں برلانی۔ بلائیں

ان مشکل میں دستگیری کرنی۔ برے وقت میں پہونچنا۔ یہ سب اللہ ہی کی شان ہے۔ اور کسی انبیاء و اولیاء کی پیر و شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے، خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۹) ہر مراد اللہ ہی سے مانگے اور ہر مشکل میں اسی کی مدد چاہے (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۹) ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار (صفحہ ۲۹) نفع اور نقصان کی امید رکھنی اسی سے چاہیئے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے (تقویۃ صفحہ ۴۲)

عقیدۂ اہلسنت:۔ یہ ہے کہ بالذات نفع اور نقصان کا پہنچانے والا اور مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور حضرات انبیاء اور اولیاء خداداد قوت سے مدد کرتے ہیں مشکلیں ٹالتے ہیں۔ مرادیں بر لاتے ہیں۔ ان سے مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچتا ہے۔ یہ دستگیری کرتے ہیں۔ اس کے دلائل یہ ہیں:۔

دلائل از آیات

آیت (۱) واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ صبر و نماز سے مدد چاہو۔

(سورہ بقرہ پ ۱ رکوع ۳)

آیت (۲) وتعاونوا علی البر والتقویٰ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے

(سورۂ مائدہ۔ پ۶۔ رکوع ۱)

مدد کرو۔

آیت (۳) قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ۔
(سورۂ آل عمران پ۳ رکوع ۱۲)

عیسےٰ نے کہا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

آیت (۴) ثم ادعھن یاتینک سعیا (بقرہ۔ پ۳۔ رکوع ۳)

پھر ان کو پکارو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

آیت (۵) فاعینونی بقوۃ اجعل بینکم وبینھم ردما۔
(الکہف۔ پ۱۶۔ رکوع ۱۱)

ذوالقرنین نے فرمایا میری طاقت سے مدد کرو۔ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنا دوں۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن معاذ بن جبل استعینوا علی انجاح الحوائج بالکتمان فان کل ذی نعمۃ محسود (طبرانی۔ حلیہ ابن عدی وغیرہ از جامع صغیر ص۳۳ ج۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی حاجتوں پر کامیابی کیلئے چھپانے کے ساتھ مدد چاہو۔

حدیث (۲) عن ابن عباس استعینوا بطعام السحر علی صیام النہار وبالقیلولۃ علی قیام اللیل (رواہ مستدرک طبرانی بیہقی از جامع صغیر ص۳۳ ج۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور نے فرمایا کہ روز روشن پر سحری کھا کر مدد چاہو۔ اور قیام شب پر دوپہر میں سو کر مدد چاہو۔

حدیث (۳) عن انس استعینو علی النساء بالعری فان احدھن اذا کثرت ثیابھا احسنت زینتھا اعجبھا الخروج۔ (رواہ ابن عدی ازجامع صغیر ص۳۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا عورتوں کی خانہ نشینی پر انھیں کم کپڑے دیکر مدد چاہو کہ جب کسی کے پاس زیادہ کپڑے ہونگے تو وہ سنگار کرکے باہر نکلنے کو پسند کریگی۔

حدیث (۴) عن ابی ھریرۃ استعن بیمینک (رواہ الترمذی ازجامع صغیر ص۳۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا اپنے داہنے ہاتھ سے مدد طلب کرو۔

حدیث (۶) عن شریح بن عبید قال ذکر اھل الشام عند علی وقیل العنھم یا امیرالمومنین قال لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بھم الغیث وینتصر بھم علی الاعداء ویصرف عن اھل الشام بھم العذاب (ازمشکوۃ شریف ص۵۸۲)

حضرت شریح بن عبید سے مروی انھوں نے کہا کہ اہل شام کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ذکر ہوا تو ان سے کہا گیا کہ ان پر لعنت کیجئے اے امیرالمومنین کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں کہ شام میں چالیس مرد ابدال ہونگے جب ایک فوت ہو جائیگا تو اللہ اس کی جگہ دوسرا بدل دیگا ان کے توسل سے بارش کی سیرابی ہوتی ہے۔ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اہل شام سے عذاب دفع ہو جاتا ہے۔

حدیث (۷) وان اراد عونا فلیقل
یاعباد اللہ اعینونی یاعباد اللہ اعینونی
یاعباد اللہ اعینونی
(از ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین صفحہ ۱۴۲)

حدیث (۸) اذا انفلتت دابۃ احدکم
بارض فلاۃ فلیناد یاعباد اللہ احبسوا
علی دابتی
(رواہ ابو یعلی والطبرانی از جامع صغیر ص۱۸)

حدیث (۹) عن ابی ھریرہ اعینوا
اولادکم علی البر من شاء استخرج
العقوق من ولدہ
(طبرانی، از جامع صغیر ص۳۹ ج ۱)

حدیث (۱۰) عن عبادۃ بن الصامت
الابدال فی ھذہ الامۃ ثلاثون
رجلا قلوبھم علی قلب ابراھیم خلیل
الرحمن کلما مات رجل ابدل اللہ
مکانہ رجلا (رواہ احمد فی مسندہ
از جامع صغیر ص۱۰۲ ج ۱)

حدیث (۱۱) عشر الابدال فی امتی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
مدد چاہے تو یہ کہے اے اللہ کے بندو
میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد
کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

جب تم میں سے کسی کی سواری وسیع جنگل میں
گم ہو جائے یا چھن جائے یا چھوٹ جائے تو
وہ یوں پکارے کہ اے اللہ کے بندو
میری سواری روکو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
کہ حضور نے فرمایا نیکی پر اپنی اولاد کی
مدد کرو جو یہ چاہتا ہے کہ بچے سے
نافرمانی نکل جائے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
سے مروی کہ حضور نے فرمایا کہ ابدال اس
امت میں تیس آدمی ہیں ان کے دل
قلب ابراہیم خلیل اللہ کے پرتو ہوں گے
جب ایک فوت ہو جائیگا اور اسکی جگہ
میں دوسرے شخص کو بدل دیگا۔

انہیں حضرت عبادہ سے مروی کہ حضور

ثلاثون بهم تقوم الارض وبهم تمطرون
وبهم تنصرون

(رواه الطبرانی

از جامع صغیر ص۱۰۲ ج۱)

حدیث (۱۲) عن عوف بن مالک
الابدال فی اهل الشام وبهم ینصرون
وبهم یرزقون.

(رواه الطبرانی از جامع صغیر ص۱۰۲ ج۱)

حدیث (۱۳) عن علی الابدال
بالشام وهم اربعون رجلا کلما مات
رجل ابدل الله مکانہ رجلا یسقی
بهم الغیث وینتصر بهم علی الاعداء
ویصرف عن اهل الشام بهم
العذاب — رواه احمد

(از جامع صغیر ص۱۰۲ جلد ۱)

حدیث (۱۴) عن ابن عمر ان لله
تعالی عبادا اختصهم بحوائج الناس
یفزع الناس الیهم فی حوائجهم
اولئک الآمنون من عذاب الله.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت
میں تیس ابدال ہونگے انہیں کی وجہ سے
زمین قائم رہیگی تم پر بارش کیجائیگی تمہاری
مدد کی جائیگی۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے
مروی۔ اہل شام میں ابدال ہونگے انہیں کی
وجہ سے وہ مدد کئے جائیں گے اور رزق
دیئے جائیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام میں چالیس
آدمی ابدال ہیں جب کبھی کا ایک فوت ہوگا
اللہ انکی جگہ میں دوسرے آدمی کو بدل دیگا
انہیں کی وجہ سے وہ بارش سے سیراب
ہوں گے اور انکی مدد ہوگی دشمنوں پر اور
عذاب دفع ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی کہ
حضور نے فرمایا اللہ تعالی نے کچھ ایسے بندے
ہیں جنہیں لوگوں کی حاجتیں پوری ہونے کے
لئے مخصوص کر دیا ہے لوگ اپنی حاجتوں میں

(رواہ الطبرانی از جامع صغیر ص ۱۲ ج ۱)

انکی طرف فریاد کرینگے۔ وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ ہیں۔

حدیث (۱۵) عن ربیعة بن کعب قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل فقلت اسئلك مرافقتك فی الجنة قال اوغیر ذلك قلت ھو ذاك قال فاعنی علی نفسك بکثرة السجود۔

(رواہ مسلم از مشکوٰۃ شریف ص ۸۴)

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گزاری تو میں وضوء اور حاجت کیلئے پانی لایا حضور نے مجھ سے فرمایا مانگ میں نے عرض کیا جنت میں حضور کی رفاقت مانگتا ہوں فرمایا بھلا اور کچھ عرض کیا میری مراد تو بس یہی ہے فرمایا تو میری مدد کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے۔

دلائل از اقوال سلف وخلف

(۱) ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین نے افادہ فرمایا:

ان الانسان اذا ضاع لہ شیٔ واراد ان یردہ اللہ سبحانہ علیہ فلیقف علی مکان عال مستقبل القبلة و یقرأ الفاتحة ویھدی ثوابھا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یھدی ثواب

جب انسان کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ چاہے کہ خدا اسکو واپس دلائے۔ تو ایک بلند جگہ پر قبلہ رو کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرے سیدا احمد علوان

الشیخ سیدی احمد بن علوان، و یقول یا سیدی احمد یا ابن علوان ان لم ترد علی ضالتی والا نزعتک من دیوان الاولیاء فان اللہ تعالیٰ یرد علی من قال ذلک ضالتہ ببرکتہ (از شامی مصری ص ۳۳۲ ج ۳)

رضی اللہ عنہ کو پہنچائے اور کہے اے سید احمد یا علوان اگر تم نے میری گمی ہوئی چیز واپس دلا دی تو خیر ورنہ میں تمہارا نام دفتر اولیاء سے کٹوا دوں گا۔ اس عمل کی برکت ان ولی کے اللہ تعالیٰ وہ گمی ہوئی چیز واپس دلا دے گا۔

(۲) یہی علامہ شامی اسی ردالمحتار میں استعانت امام شافعی کو تحریر فرماتے ہیں:

وعما روی من تادب الامام الشافعی معہ انہ قال انی لاتبرک بابی حنیفۃ واجیٔ الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وسألت اللہ تعالیٰ عند قبرہ فتقضی سریعا

(از شامی مصری ص ۳۹ ج ۱)

امام اعظم کے ساتھ امام شافعیؒ کے ادب کا یہ واقعہ مروی ہے کہ امام شافعیؒ نے فرمایا میں امام اعظم کیساتھ تبرک حاصل کرتا ہوں اور ان کے مزار پہ حاضر ہوتا ہوں جب مجھکو کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھکر اللہ تعالیٰ سے ان کے مزار کے قریب دعا کرتا ہوں تو بہت جلد میری دعا پوری ہوجاتی ہے۔

(۳) یہی علامہ اسی شامی میں ناقل ہیں:

وقولہ ومعروف الکرخی بن فیروز من المشائخ الکبار مجاب الدعوات یستسقی بقبرہ (از شامی ص ۳۳ ج ۱)

معروف کرخی بن فیروز بڑے مشائخ سے ہیں۔ وہ مجاب الدعوات ہیں ان کی قبر سے سیرابی طلب کیجاتی ہے

(۴) عن مالك الدار قال اصاب الناس قحط فی زمان عمر بن الخطاب رضی الله عنه فجاء رجل الی قبر النبی صلے الله تعالٰے علیه وسلم فقال یا رسول الله استسق الله لامتك فانهم قد هلکوا فاتاه رسول الله صلے الله تعالٰے علیه وسلم فی المنام فقال ائت عمر فاقرئه السلام واخبره انهم مسقون وقل له علیك الکیس فاتی الرجل عمر رضی الله عنه فاخبره فبکی عمر رضی الله عنه ثم قال یا رب ما الوا الا ما عجزت عنه وروی سیف فی الفتوح ان الذی رای المنام بلال بن الحارث المزنی احد الصحابة رضی الله عنهم

(از وفاء الوفا مصری ص۳۷۲ ج ۱)

حضرت مالک الدار سے مروی ہے کہ خلافت فاروقی میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوئے تو ایک شخص بلال بن حارث صحابی مزار اقدس پر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنی امت کے لئے اللہ سے سیرابی طلب کیجئے کہ وہ ہلاک ہوئی جاتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ تو عمر کے پاس جا اور اس سے سلام کہنا اور اسکو خبر دینا کہ لوگ سیراب کردیئے گئے اور اس سے یہ کہنا کہ تو دانائی لازم پکڑ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اور انھیں خواب کی خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے پھر کہا اے رب میں کوئی کمی نہیں کرتا مگر جس سے عاجز ہوں اور سیف نے فتوح میں روایت کی کہ جنہوں نے خواب دیکھا تھا یہ بلال بن حارث مزنی ہیں جو صحابہ سے ہیں۔

(۵) یہی علامہ سمہودی اسی میں ناقل ہیں:

قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكوا

اہل مدینہ سخت قحط سالی میں مبتلا ہوئے

الی عائشہ رضی اللہ عنہا فقالت
انظروا قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاجعلوا منہ کوۃ الی السماء حتی
لایکون بینہ وبین السماء
سقف ففعلوا فمطروا

(از وفاء الوفاء ص۳۲۱ ج ۱)

تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے اسکی شکایت کی کہ حضرت ام المومنین
نے فرمایا تم نبی کریم علیہ التسلیم کی قبر انور کی
طرف نظر کرو اور اسکے اور آسمان کے درمیان
ایک روشندان سوراخ ایسا کردو کہ درمیان
چھت کی آڑ نہ رہے۔ انہوں نے ایسا ہی
کیا تو وہ بارش کئے گئے۔

(۷) اسی میں ہے: قال الامام ابوبکر
بن المقری کنت انا والطبرانی وابو
الشیخ فی حرم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وکنا علی حالۃ واثر
فینا الجوع وواصلنا ذلک الیوم
فلما کان وقت العشاء حضرت
قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت
یا رسول اللہ الجوع وانصرفت
فقال لی ابو القاسم اجلس فاما ان
یکون الرزق او الموت قال ابوبکر
فقمت انا وابو الشیخ والطبرانی جالس
ینظر فی شیء فحضر بالباب علوی

امام ابوبکر مقری نے کہا کہ میں اور طبرانی اور
ابو الشیخ حرم مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم
میں تھے اور ہم اس حال میں تھے کہ ہم پر
بھوک غالب تھی وہ دن تو اسطرح گزرا جب
وقت عشاء ہوا میں مزار انور پہ حاضر ہوا
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بھوک لگی ہے
میں واپس آیا تو مجھ سے ابو القاسم نے
کہا تشریف رکھئے یا تو کھانا ہو یا موت
ابوبکر نے کہا کہ میں اور ابو الشیخ تو کھڑے
ہو گئے اور طبرانی کسی چیز کو دیکھتے رہ گئے
تو دروازہ پر ایک علوی آئے اور انہوں
نے دروازہ کھٹکھٹایا ہم نے کھول دیا۔

فنذق فقتحنا له فاذا معه غلامان
معه كل واحد زنبيل فيه شيئ كثير
فجلسنا واكلنا وظننا ان الباقي يأخذ
الغلام فولى وترك عندنا الباقي فلما
فرغنا من الطعام قال العلوي يا قوم
اشكوتم الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاني رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم في المنام فامرني
ان احمل بشيئ اليكم

(از وفاء الوفاء ص ۱۳۷۶ ج ۲)

تو ان کے ساتھ دو غلام ہیں۔ ہر ایک کے
پاس زنبیل ہے جس میں کچھ کھانا ہے تو ہم بیٹھ
گئے اور ہم نے کھانا کھایا اور یہ خیال کیا کہ
باقی کھانا غلام لیجائیگا تو وہ غلام اُٹھ کے
پاؤں چلا گیا اور بقیہ کھانا چھوڑ گیا تو جب
ہم کھا کر فارغ ہو گئے تو اس علوی نے کہا
اے قوم کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے شکایت کی تھی کہ میں نے حضور کو خواب
میں دیکھا پس مجھ کو حکم فرمایا کہ ان کے
پاس کچھ کھانا لیجاؤ۔

(۵) اسی میں ہے۔ قال ابن الجلاد دخلت
مدینة النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وبی فاقة فتقدمت الی القبر وقلت
ضیفك فغفوت فرأیت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فاعطانی رغیفا
فاکلت نصفہ وانتبہت وبیدی
نصف الآخر۔

(از وفاء الوفاء ص ۱۳۸۶ ج ۲)

ابن جلاد نے کہا کہ میں مدینہ پاک میں حاضر
ہوا اور میں فاقے سے تھا۔ تو میں مزار اطہر
پر حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں آپ
کا مہمان ہوں۔ پھر مجھے نیند آگئی۔ تو
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ
مجھے ایک روٹی عطا فرمائی میں نے آدھی
کھالی اور بیدار ہو گیا تو میرے ہاتھ میں
دوسرا آدھا ٹکڑا موجود تھا۔

(۶) اسی میں ہے۔ قال ابو الخیر الاقطع

ابو الخیر اقطع نے کہا کہ مدینة الرسول صلی اللہ

وخلت المدینة النبی صلے اللہ علیہ
وسلم وانا بفاقة فاقمت خمسة
ایام ما ذقت ذواقا فتقدمت الی
القبر وسلمت علے النبی صلے اللہ علیہ
وسلم وعلے ابی بکر وعمر وقلت انا
ضیفك یا رسول اللہ وتنحیت
ونمت خلف القبر فرأیت فی المنام
النبی صلے اللہ علیہ وسلم وابوبکر
عن یمینه وعمر عن شماله وعلی ابن
ابی طالب بین یدیه فحرکنی علی
وقال قم قد جاء رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقمت الیه و
قبلت بین عینیه فدفع الی
رغیفا فاکلت نصفه وانتبهت
فاذا فی یدی نصف رغیف ۔
(از وفاء الوفاء صـ ۲۳۶ ج ۲)

علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور میں فاقے سے
تھا۔ اور میں نے ابھی پانچ دن اقامت کی
کہ ان میں کوئی نوالہ نہیں کھایا۔ پھر میں
قبر انور کے قریب پہنچا اور حضور پر سلام عرض
کیا۔ اور ابوبکر و عمر کے حواجہ میں سلام
پیش کیا۔ اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
میں آپکا مہمان ہوں اور پھر ہٹکر سو گیا تو
میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
طرح دیکھا کہ حضرت ابوبکر آپ کے داہنے ہیں
اور حضرت عمر بائیں جانب ہیں اور حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سامنے ہیں تو مجھے حضرت علی نے
حرکت دی اور کہا کھڑا ہو جا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں کھڑا ہو گیا۔
اور میں نے آپکی چشمان مبارک کے درمیان بوسہ
دیا تو حضور نے مجھے ایک روٹی عطا فرمائی میں
آدھی کھا کر بیدار ہو گیا تو دوسری آدھی میرے
ہاتھ میں تھی

(۹) اسی میں ہے:۔ قال احمد بن محمد
الصوفی تهت فی البادیة ثلاثة اشهر

احمد بن محمد صوفی نے کہا کہ میں تین ماہ
تک جنگل میں گھومتا رہا تو میرا بدن ننگا

فاستخرجلدای قد خلت المدینة و
جئت الی النبی صلی اللہ علیه وسلم
فسلمت علیه وعلی صاحبیه ثم نمت
فرأیته صلی اللہ علیه وسلم فی النوم
فقال لی یا احمد جئت قلت نعم وانا
جائع وانا فی ضیافتك قال افتح کفیك
ففتحتهما فملأهما دراهم فانتبهت وهما
مملوتان وقمت فاشتریت خبزا
حواری وفالوذجا واکلت وقمت
الوقت ودخلت البادیة۔

(الذوفار الوفار ص۳۲۶ ج۲)

ہوگیا تو میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوگیا۔ اور
روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور آپ پر اور آپکے
ہر دو اصحاب پر سلام عرض کیا پھر سوگیا تو
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں
دیکھا۔ مجھ سے فرمایا اے احمد تو آگیا میں نے عرض کیا ہاں
میں بھوکا ہوں اور آپ کے مہمانوں میں ہوں
فرمایا اپنا ہاتھ کھول میں نے ان کو کھول دیا تو
حضور نے انھیں دراہم سے بھر دیا۔ تو جب
میں بیدار ہوا تو دونوں ہاتھ بھرے ہوئے
دیکھے تو میں کھڑا ہوگیا میں نے روٹیاں میدہ
کی اور فالودہ خرید کیا اور کھایا اور اسی وقت
کھڑا ہوگیا۔ اور بیابان میں پہنچ گیا۔

(۱۰) اسی میں ہے: وذکر الحافظ ابن عساکر
فی تاریخه بسنده الی ابی القاسم
ثابت بن احمد البغدادی قال انه
رأی رجلا بمدینة النبی صلی اللہ
علیه وسلم اذن للصبح عند قبر النبی
صلی اللہ علیه وسلم فقال فیه الصلاة
خیر من النوم فجاءه خادم من خدم
المسجد فلطمه حین سمع ذلك فبکی

حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابوالقاسم
تک اپنی سند سے ذکر کیا کہ ثابت بن احمد
بغدادی نے کہا کہ انھوں نے ایک شخص کو
مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا کہ
اس نے صبح کی اذان کہی مزار نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے قریب اور اس میں کہا الصلاۃ خیر
من النوم تو انکے پاس خدام مسجد سے ایک
خادم آیا اور اس کے ایک طمانچہ مارا۔ جب یہ

الرجل وقال یا رسول اللہ ما فی حضرتک
من بی ھذا الفعل ففلج الخادم وحمل
الی دارہ فمکث ثلاثۃ ایام ومات
(از وفاء الوفاء ص ۲۲۶ ج ۲)

کہ سنا تو یہ شخص رو دیا اور عرض کی یا رسول
اللہ آپکی ہوتے ہوئے اسنے یہ فعل میرے ساتھ
کیا تو وہ خادم مفلوج ہو گیا اور اسکو اسکے گھر
کی طرف اٹھا کر لے گئے تین دن تک وہ زندہ
رہا پھر مر گیا۔

(۱۱) یقول ابو اسحاق ابراھیم بن سعید
کنت بمدینۃ النبی صلے اللہ علیہ
وسلم ومعی ثلاثۃ من الفقراء
فاصابتنا فاقۃ فجئت الی النبی صلے
اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول
اللہ لیس لنا شیئ ویکفینا ثلاثۃ
امداد من ای شیئ کان فتلقانی
رجل فدفع الی ثلاثۃ امداد من
التمر الطیب۔ (از وفاء الوفاء ص ۲۲۶ ج ۲)

ابو اسحاق ابراہیم بن سعد کہتے ہیں کہ میں
مدینہ طیبہ میں تھا اور میرے ساتھ تین اور فقیر
تھے تو ہمیں فاقہ پہنچا تو میں مزار انور پر
حاضر ہوا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ
ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ ہمیں کسی چیز
کے تین مُد کافی ہیں۔ تو مجھ سے ایک
شخص نے ملاقات کی۔ اور مجھے تین مُد
عمدہ کھجور کے دیئے۔

(۱۲) یقول الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابی
کنت بمدینۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم
خلف محراب فاطمۃ وکانت بی فاقۃ
فخرجت من بیتی فاتیت بیت فاطمۃ
رضی اللہ عنہا فاستغثت بالنبی صلے

شیخ ابو عبد اللہ محمد کہتے ہیں کہ میں مدینہ
پاک میں محراب فاطمہ کے پیچھے تھا۔ اور
میں فاقہ سے تھا تو میں اپنے گھر سے نکلا اور
بیت فاطمہ کے قریب پہنچا۔ اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فریاد کی اور کہا کہ میں بھوکا ہوں

الله علیہ وسلم وقلت انی جائع
فنمت فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاعطانی قدح لبن فشربت حتی رویت
وھذا ھو نبعق اللبن من فیہ فی
کفی (از وفاء الوفاء ص۱۳۳۹ ج۲)

تو میں سو گیا اور میں نے حضور کو خواب میں
دیکھا کہ حضور نے مجھے ایک دودھ کا پیالہ
عطا فرمایا تو میں نے اسکو پیا یہاں تک
میں سیر ہو گیا اور یہ اس دودھ کا اثر
یہ ہے جو میری ہتھیلی پر ظاہر ہے۔

(۱۴) حضرت غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بھجۃ الاسرار میں ہے۔

اذا سألتم اللہ حاجۃ فاسألوہ بی (از
بہجۃ الاسرار مصری ص۱۰۳) من استغاث بی
فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی
فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل
بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت لہ.

جب تم کسی حاجت کا اللہ سے سوال کرو
تو میرے وسیلے سے مانگو کہ جس نے میرے
وسیلے کسی مشکل میں فریاد کی تو میں اس کی
مدد کرونگا اور جس نے میرے نام کے ساتھ کسی
شدت میں پکارا تو میں اسکو دفع کر دوں گا
اور جس نے کسی حاجت میں اللہ کی طرف میرا
وسیلہ پکڑا تو میں اسکو پورا کر دوں گا۔

(از بہجۃ الاسرار ص۱۰۳)

(۱۵) شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اپنی کتاب بستان المحدثین میں ناقل ہیں کہ شیخ احمد زروق فرماتے ہیں:

انا لمریدی جامع لشتاتہ
اذا ما سطا جور الزمان بنکبتہ
وان کنت فی ضیق وکرب ووحشۃ

میں اپنے مرید کی اسکی پراگندگیوں میں جامع
ہوں جبکہ جور زمانہ منحوستوں کے ساتھ
اس پر حملہ کرے اگر تو تنگی و سختی و وحشت

فنادِ یا ذروق أتِ بسرعة (از بستان المحدثین صفحہ ۱۲۵)

میں ہو تو یا ذروق کہکر پکار، میں جلد آؤں گا۔

(۱۵) خاتمۃ المحدثین حضرت علامہ ابن حجر کے فتاوے حدیثیہ میں ہے:

ومن نفع الاولیاء ان برکتہم تغیث العباد ویدفع بہا الفساد والانفساد عن الارض. (از فتاوی حدیثیہ مصری صفحہ ۲۳۱)

اولیاء کے منافع سے یہ نفع ہے کہ انکی برکت سے لوگوں پر بارش کیجاتی ہے فساد دفع کیا جاتا ہے ورنہ زمین فاسد ہوجائے۔

(۱۶) حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں:

توسل واستمداد ارباب حاجات بجناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مثل سعت رزق وحصول اولاد ونزول مطر درحیاتش وامثال آں بسیار است (چند سطر بعد فرماتے ہیں) وتوسل بوی صلی اللہ علیہ وسلم موجب قضائے حاجت وسبب نجاح مرام ست (پھر فرمایا) وگفت آنحضرت بحق نبیک والانبیاء الذین من قبلی دریں حدیث دلیل است بر توسل درہر دو حالت نسبت بہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحالت حیات ونسبت بہ انبیاء علیہم السلام بعد از وفات وچوں توسل بانبیاء دیگر صلوات اللہ

اہل حاجات کا جناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا توسل کرنا جیسے رزق میں کشائش اولاد حاصل ہوتا اور بارش کا ہونا وغیرہ بہت ہے کہ حضور علیہ السلام سے توسل حاجت پوری ہوجانے کا موجب اور مراد حاصل ہونیکا سبب ہے حضور نے خود توسل کیا ہے۔ بحق نبیک والانبیاء الذین من قبلی یعنی بوسیلہ اپنے نبی اور پہلے انبیاء کرام کے۔ تو اس حدیث میں توسل پر دلیل ہے دونوں حالتوں میں یعنی انبیاء کی حیات ظاہری میں اور بعد وفات کے تو جب اور انبیاء سے بعد وفات جائز ہوا، تو

علیہم بعد از وفات جائز است بلکہ انبیاء
بطریق اولیٰ جائز باشد بلکہ اگر باین حدیث
توسل باولیاء خدا نیز بعد از وفات ایشان
قیاس کنند دور نیست
(از جذب القلوب صـ ۲۱۵)

حضرت سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم
سے بطریق اولے جائز ثابت ہوا۔ بلکہ
اس حدیث سے اولیاء سے توسل بعد
ان کی وفات جائز ہے۔ اسی پر قیاس
کریں۔

(۱۸) حضرت شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں:

اگر التفات محض بجانب حق است و
او را یکے از مظاہر عون دانستہ ونظر بکارخانہ
اسباب وحکمت او تعالیٰ دراں نمودہ بغیر
استعانت ظاہری نماید دور از عرفان
نخواہد بود ودر شرع نیز جائز وروا است
وانبیاء واولیاء ایں نوع استعانت بغیر
کردہ اند ودر حقیقت ایں نوع استعانت
بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق
است از غیر۔ (تفسیر عزیزی صـ ۲)

اگر التفات خاص حق تعالیٰ کی طرف ہو اور
بندہ مقرب کو مدد الٰہی کا مظہر جان کر اللہ
تعالیٰ کے کارخانہ اسباب وحکمت پر نظر کرکے
ظاہر غیر سے استعانت کرے تو یہ عرفان سے
دور نہ ہوگا۔ اور شرع میں بھی جائز وروا ہے
انبیاء واولیاء نے غیر سے اسی طرح کی استعانت
کی ہے اور درحقیقت اس طرح مدد مانگنا
غیر سے نہیں بلکہ خدا ہی سے مدد مانگنا
ہے۔

الحاصل اگر استعانت بغیر اللہ ہر طرح شرک ہوتی تو ان آیات واحادیث اور اقوال میں وارد نہ ہوتی۔ تو ان آیات واحادیث واقوال نے مذہب اہل سنت کی حقانیت اور مذہب جدید وہابیہ کی غلطی اور بطلان ثابت کردیا تو مذہب اہل سنت آیات واحادیث کے موافق اور مذہب وہابیہ مخالف ثابت ہوا۔ وما علینا الا البلاغ۔

مسئلہ میلاد شریف

عقیدۂ وہابیہ : میلاد شریف ناجائز و نادرست اور حرام و فسق و مشابہ بہ ہنود کنھیا کے جنم کی طرح ہے۔ ان کی عبارات یہ ہیں:

عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں (از فتاویٰ رشیدیہ ص۸۳ ج ۱)

انعقاد مجلس مولود بدون قیام بروایت صحیحہ بہرحال ناجائز ہے۔ تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۹۲ ج ۲)

محفل میلاد جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟

الجواب : ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے (از فتاویٰ رشیدیہ ص۱۳۱ ج ۲) کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود بھی درست نہیں۔ (از فتاویٰ رشیدیہ ص۱۴۴ ج ۲) پس ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھیرا اور خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں اور اس امر کی شرع میں کہیں نظیر نہیں (از براہین قاطعہ ص۱۴۸) اور بعض رسائل میں اسکو بدعت، کفر، شرک تک لکھ مارا۔

عقیدۂ اہلسنت یہ ہے کہ یہ فعل نہ فقط جائز و مباح بلکہ مستحب و مستحسن ہے اور موجب اجر و ثواب ہے، باعث خیر و برکت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔

بیشک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (سورۂ مائدہ پ ۶ ع ۷)

آیت (۲) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین۔

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے (سورہ انبیاء پ ۱۷ ع ۷)

آیت (۳) لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم۔ (توبہ۔ پ ۱۱۔ ع ۴)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

آیت (۴) لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا۔ (آل عمران پ ۴ ع ۸)

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان ہی انھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

آیت (۵) ھو الذی بعث فی الامیین رسولا۔ رجمعہ۔ پارہ ۲۸ ع ۱)

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

آیت (۶) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تمکو کتاب اور حکمت دوں۔

رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معکم من الشاهدین۔
(سورہ آل عمران پ ۳ ع ۹)

پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

آیت (۷) واذ قال موسیٰ لقومه یاقوم اذکروا نعمة الله علیکم اذ جعل فیکم انبیاء۔ (مائدہ پ ۶ ع ۸)

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم، اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم میں پیغمبر پیدا کئے۔

آیت (۸) واذکروا نعمة الله علیکم

اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی۔

آیت (۹) یعرفون نعمة الله ثم ینکرونها (نحل پ ۱۴ ع ۱۱)

اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں پھر اس سے منکر ہو جاتے ہیں۔

آیت (۱۰) قل بفضل الله وبرحمته فبذلک فلیفرحوا (یونس پ ۱۱ ع ۶)

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اسی پر چاہیے کہ خوشی کرو۔

دلائل از کتب الٰہیہ

(۱) توراۃ میں ہے۔ عن ابن عباس انه سال کعب الاحبار کیف تجد نعت رسول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے کعب احبار سے سوال کیا تو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ فقال
کعب نجدہ محمد بن عبد اللہ یولد بمکۃ
ویہاجر الی طابۃ ویکون ملکہ بالشام
لیس بفحاش ولا سخاب فی الاسواق

(از خصائص کبری صفحہ ۱۲)

(۱) تورات میں ہے۔ انی باعث من
ولد اسمٰعیل نبیا اسمہ احمد من
امن بہ فقد اھتدی ورشد ومن لم
یؤمن بہ فھو ملعون۔ (سیرۃ النبی مصری ج۱)

(۲) انجیل میں ہے۔ عیسی علیہ السلام
قال انی اسأل اللہ ان یبعث الیکم
فارقلیط اٰخر یکون معکم الی الابد وھو
یعلمکم کل شیء ویفسر لکم الاسرار وھو
یشھد لی کما شھدت لہ ویکون
خاتم النبیین۔

(سیرۃ حلبی ص ۲۵۲ ج ۱)

(۳) زبور میں ہے۔ ان اللہ اوحی الی
داؤد ان یا داؤد انہ سیاتی من

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت
میں کس طرح پاتے ہو کعب نے کہا کہ ہم توریت
میں یہ پاتے ہیں کہ محمد بن عبداللہ جو مکہ میں
پیدا ہوں گے اور طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے
اور ان کا ملک شام ہوگا وہ فحش زبان نہیں
ہوں گے نہ بازاروں میں شور مچانے والے۔

بیشک میں اولاد اسمٰعیل سے ایک نبی مبعوث
کرنے والا ہوں۔ جس کا نام احمد ہوگا
جو ان پر ایمان لے آیا اس نے ہدایت پائی
اور جو ایمان نہیں لایا تو وہ ملعون ہے۔

عیسی علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ سے
سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہاری طرف ایک
دوسرا رسول مبعوث کرے جو ابد تک تمہارے
ساتھ رہے اور وہ تمہیں ہر بات سکھلائے گا
اور تمہارے لئے پوشیدہ اور غیب بیان کریگا
اور وہ میری شہادت دیگا جیسا کہ میں ان کی
شہادت دیتا ہوں اور وہ خاتم النبیین ہوں گے۔

بیشک اللہ نے زبور میں وحی بھیجی اے داؤد
بیشک عنقریب تمہارے بعد ایک نبی آئینگے

بعد ذلک نبی اسمه احمد و محمد نبیا صادقا لا اغضب علیه ابدا ولا یعصینی ابدا انی غفرت له (از خصائص ص۱۲ ج۱)

جن کا نام احمد و محمد ہوگا۔ سچے نبی ہیں ان پر ہمیشہ غصہ نہ کرونگا اور نہ وہ ہمیشہ میری نافرمانی کریگا میں نے ان کی مغفرت کردی۔

(۵) صحیفہ ابراہیم میں ہے: انه کائن من ولدک شعوب وشعوب حتی یاتی النبی الامی الذی یکون خاتم الانبیاء۔

بے شک تیری اولاد سے قبیلے ہوں گے یہاں تک کہ وہ نبی امی جو خاتم الانبیاء ہوں گے تشریف لائیں گے۔

(از خصائص ص۹ ج۱)

(۶) صحیفہ یعقوب میں ہے۔ اوحی اللہ الی یعقوب انی ابعث من ذریتک ملوکا وانبیاء حتی ابعث نبی الحرمی الذی تبنی امته هیکل بیت المقدس وهو خاتم الانبیاء واسمه احمد۔

(از خصائص ص۹ ج۱)

اللہ نے یعقوب کی طرف وحی کی کہ میں تیری ذریت سے بادشاہ اور انبیا مبعوث کرونگا یہاں تک کہ نبی حرمی کہ جنکی امت بیت المقدس بنائے گی جو خاتم الانبیا ہوں گے۔ جن کا نام احمد ہوگا مبعوث کروں گا۔

(۷) صحیفہ شعیا میں ہے: انی باعث نبیا امیا افتح به اذانا صما وقلوبا غلفا و اعینا عمیا مولده بمکه ومهاجره بطیبه وملکه بالشام عبدی المتوکل المصطفی الحبیب المختار

(از خصائص ص۱۳)

بیشک میں نبی امی کو مبعوث کرنے والا ہوں کہ جن سے بہرے کان کھول دوں گا اور غلاف والے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا انکے میلاد کی جگہ مکہ ہے اور ان کی ہجرت گاہ طیبہ ہے اور ان کا ملک شام ہوگا۔ میرے خاص بندے متوکل مصطفی حبیب مختار ہونگے

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منه (از بخاری شریف کتاب المناقب باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۰۳ ج ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بنی آدم کے بہترین زمانوں میں مبعوث ہوا، بہتر زمانہ پھر بہتر زمانہ۔ یہاں تک کہ میں جس زمانہ میں ہوا۔

حدیث (۲) عن واثلة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اصطفی من ولد ابراهیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانة واصطفی من بنی کنانة قریشا واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم (از ترمذی کتاب المناقب باب ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۱۲ ج ۲)

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو چن لیا اور اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا۔

حدیث (۳) عن المطلب بن ابی وداعة قال جاء العباس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانه سمع شیئا

حضرت عبدالمطلب بن وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ حضرت عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا وخیرھم نفسا۔

(از ترمذی باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۱۹)

حاضر ہوئے گویا انھوں نے نسب میں کچھ طعن سنا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرمایا اور فرمایا میں کون ہوں صحابہ نے عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں بیشک اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھ کو ان کے بہتر میں پیدا کیا پھر انکے دو گروہ بنائے تو مجھے بہترین گروہ میں پیدا کیا پھر انکے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں پیدا فرمایا پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے بہترین خاندان اور بہترین نفس پیدا فرمایا۔

حدیث (۴۴) عن ابن عباس کانت روحہ نورا بین یدی اللہ تعالٰی قبل ان یخلق آدم بالفی عام یسبح ذلک النور وتسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی ذلک النور فی صلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھبطنی اللہ عزوجل الی الارض فی صلب آدم وجعلنی فی صلب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک خدا کی حضوری میں نور تھی آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دو ہزار برس پہلے۔ یہ نور تسبیح کرتا اور فرشتے اسکی تسبیح پر تسبیح کرتے جب اللہ تعالٰے نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو یہ اسکی پشت میں تفویض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ عزوجل نے زمین کی طرف مجھ کو پشت

نوح وقذف بی فی صلب ابراهیم ثم لم
یزل الله تعالی ینقلنی من الاصلاب
الکریمة الی الارحام الطاهرة
حتی اخرجنی من ابوی لم یلتقیا
علی سفاح قط

(از دلائل النبوة لابی نعیم ص١١ ج١)
(خصائص ص٣٩ ج١)

آدم میں اتارا، اور مجھے پشت نوح میں
رکھا اور مجھکو پشت ابراہیم میں ودیعت کیا
پھر اللہ تعالےٰ مجھے بزرگ پشتوں سے پاک
رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ
مجھکو میرے ماں باپ سے پیدا کیا جو کبھی
زنا میں ملوث نہیں ہوئے۔

حدیث (۵) عن الخطیب البغدادی
لما اراد الله تعالی خلق محمد صلی الله
علیه وسلم فی بطن امه آمنة لیلة
رجب وکانت لیلة جمعة امر الله
تعالی فی تلك اللیلة رضوان خازن
الجنان ان یفتح الفردوس وینادی
منادی فی السموات والارض الا ان
النور المخزون المکنون الذی یکون
منه النبی الهادی فی هذه اللیلة
یستقر فی بطن امه یتم خلقه ویخرج
الی الخلق بشیرا ونذیرا

(از مواهب ص١٩ ج١)

حضرت خطیب بغدادی سے مروی ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کرنے
کا جب اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا بطن پاک
حضرت آمنہ میں تو وہ رجب کی جمعہ کی رات
تھی اللہ تعالےٰ نے اس رات میں رضوان
خازن جنت کو حکم فرمایا کہ وہ جنت کو کھولدے
اور زمین و آسمان میں ایک پکارنے والا پکار
کر خبردار ہو جاؤ کہ بیشک وہ نور جو پوشیدہ
اور مخزون تھا جس سے نبی ہادی پیدا ہوں
گے وہ اس رات میں اپنی والدہ کے بطن میں
قرار پایا وہ اپنی مدت پوری کرکے مخلوق کی
طرف بشیر و نذیر ہو کر تشریف لائے گا۔

حدیث (۶) عن عثمان بن ابی العاص

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے

قالت آمنة لما حضرت ولادة النبي صلى
الله عليه وسلم رأيت البيت حين
وقع قد امتلاء نورا ورأيت النجوم
تدنو حتى ظننت انها ستقع علي.

(از مواہب ص ۲۲ ج ۱)

حدیث (۷) عن ابن اسحاق ان
آمنة كانت تحدث انها اتيت حين
حملت به صلى الله عليه وسلم فقيل لها
انك قد حملت بسيد هذه الامة
قالت ما شعرت بانى حملت به و
وجدت له ثقلا كما تجد النساء الا
انى انكرت رفع حيضتي واتانى آت
وانا بين النائمة واليقظانة فقال
هل شعرت بانك قد حملت
بسيد الانام.

(از مواہب ص ۲۱ ج ۱)

حدیث (۸) ومن عجائب ولادته
ايضا ماروى من ارتجاج ايوان
كسرى وسقوط اربع عشرة شرافة
من شرفاته وغيض بحيرة طبرية

مروی کہ حضرت آمنہ نے فرمایا جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی ولادت کا وقت قریب ہوا، تو
میں نے گھر کو دیکھا کہ نور سے بھر گیا اور ستاروں
کو قریب ہوتا ہوا دیکھا یہاں تک کہ میں گمان
کرتی تھی کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

حضرت ابن اسحاق سے مروی کہ حضرت آمنہ
بیان کرتی تھیں کہ جب میں حاملہ ہوئی، تو
مجھ سے کہا گیا تو حاملہ ہو گئی جس میں اس امت
کا سردار ہے اور فرماتی ہیں کہ مجھے شعور نہیں
ہوا کہ میں حاملہ ہو گئی ہوں اور نہ میں نے بوجھ
بوجھ محسوس کیا جیسا عورتیں محسوس کیا کرتی
ہیں۔ لیکن یہ ضرور تھا کہ میرے ایام بند ہو گئے
تھے اور میرے پاس ایک آنے والا آیا جب
میں نیند اور بیداری کے درمیان تھی تو اس نے
کہا کیا تو نے شعور کیا کہ تو مخلوق کی سردار کی حاملہ ہو گئی

اور حضور کی ولادت کے عجائب کے یہ امور ہیں کہ
جو بروایت پہنچا کسریٰ بادشاہ کے محل کے
چودہ کنگرے ٹوٹ گئے۔ اور بحیرہ طبریہ
کا جاری ہو جانا اور فارس کی آگ

وخمود نار فارس کان لہا الف عام
لم تخمد ۔ (از مواہب ص۳۳ ج ۱)

حدیث (۹) عن ابن عباس قال
کانت آمنۃ تحدث وتقول اتانی آت
حین مرّ بی من حملی ستۃ اشہر فی
المنام وقال لی یا آمنۃ انک قد حملت
بخیر العالمین فاذا ولدتہ فسمیہ محمدا
واکتمی شانک قالت ثم لما اخذنی
ما یاخذ النساء وذکرت عجائب ما رأیت
من الطیور البیض مناقیرہا من
الزمرد واجنحتہا من الیاقوت و
رجالا وقوفا فی الہواء بایدیہم اباریق
من فضۃ کشف اللہ عن بصری
فرأیت مشارق الارض ومغاربہا
ورأیت ثلثۃ اعلام مضروبات علما
بالمشرق وعلما بالمغرب وعلما بظہر
الکعبۃ واخذنی المخاض فوضعت
محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فنظرت
الیہ فاذا ہو ساجد وقد رفع اصبعیہ

کا بجھ جانا جو ایک ہزار سال سے بجھی
نہ تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ حضرت آمنہ بیان کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ
ایک آنے والا میرے پاس خواب میں آیا جب میرے
حمل کو چھ ماہ گزر گئے تھے اور مجھ سے کہا کہ اے
آمنہ بیشک تو بہترین جہان کے ساتھ حاملہ
ہو گئی۔ جب تو اسکو جنے تو اسکا نام محمد
رکھنا اور اپنے حال کو چھپانا انہوں نے کہا پھر
جب دردِ زہ شروع ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے
تو انہوں نے جو عجیب امور دیکھے ذکر کئے۔ اور
انہوں نے سفید پرندے دیکھے جنکی چونچ زمرد
کی تھی اور پر یاقوت کے اور کچھ آدمی اور عورتیں
ہوا میں دیکھیں جنکے ہاتھوں میں چاندی کے
برتن تھے اللہ نے میری آنکھ روشن کر دی تو
میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا اور
تین جھنڈے گڑھے ہوئے دیکھے ایک مشرق
میں اور ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر
اور مجھے دردِ زہ شدت کا اٹھا تو میں نے

الی السماء کالمتضرع ۔

(المواہب)

حدیث (۱۰) عن العباس قال قلت یا رسول اللہ ان قریشا جلسوا فتذاکروا احسابھم بینھم فجعلوا مثلک مثل نخلۃ فی کبوۃ من الارض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقھم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل فجعلنی من خیر القبیلۃ ثم خیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتھم فانا خیرھم نفسا و خیرھم بیتا۔

(از ترمذی شریف ص ۲۰۱ ج ۲)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا پھر جب میں نے انکو دیکھا تو وہ بحالت سجدہ تھے اور اپنی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر دعا مانگنے والے کی طرح تھے

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قریش آپسمیں بیٹھکر اپنے حسب کا ذکر کر رہے تھے تو انھوں نے آپ کی مثال

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں پیدا کیا پھر گروہوں کو اور قبیلوں کو منتخب کیا تو مجھے بہتر قبیلے میں پیدا کیا پھر خاندان منتخب کئے تو مجھے بہترین خاندان میں پیدا کیا تو میں اپنی ذات اور خاندان کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

دلائل از اجماع واقوال سلف وخلف

(۱) علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

لان اہل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ علیہ السلام ویعملون الولائم

ہمیشہ سے اہل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے مہینے میں محفلیں کرتے ہیں

ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقرأة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عظیم ومما جرب من خواصه انه امان فی ذلك العام وبشری عاجلة بنیل البغیة والمرام فرحم الله امرأ اتخذ لیالی شهر مولده المبارك اعیادا

(از مواہب لدنیہ مصری ص ۲۷ ج ۱)
(سیرۃ حلبی ص ۱۰۰ ج ۱)

اور خوشی کے کھانے پکاتے ہیں اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقے کرتے ہیں اور خوشیاں ظاہر کرتے ہیں اور نیکیوں میں زیادتی کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھنے میں اہتمام کرتے ہیں۔ تو ان پر فضل عظیم کی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں اور میلاد کے خواص مجربہ میں سے ہے کہ اس سال کے لیے امان ہوتا ہے اور حاجت روائی اور حصول مراد کی بشارت عاجلہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے جو اس ماہ مبارک کی راتوں کو عید منائیں۔

(۲) علامہ ابن حجر مکی اپنی کتاب نعمۃ الکبریٰ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرماتے ہیں:

قال ابو بکر الصدیق رضی الله عنه من انفق درهما علی قرأة مولد النبی صلی الله علیه وسلم کان رفیقی فی الجنة (از نعمۃ الکبریٰ مصری ص ۸)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے میلاد کے پڑھوانے میں ایک درہم صرف کیا تو وہ میرا جنت میں رفیق (ساتھی) ہوگا۔

(۳) اسی میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے:

من عظم مولد النبی صلی الله علیه وسلم

جس نے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

فقد احیا الاسلام (از نعمۃ الکبریٰ ص۸)

کی تو اس نے اسلام کو زندہ رکھا ۔

(۴) اسی میں حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے:

من انفق درھما علی قرأۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانما شھد غزوۃ بدر وحنین (از نعمۃ الکبریٰ ص۸)

جس نے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھوانے میں ایک درہم صرف کیا تو گویا وہ جنگ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔

(۵) اسی میں حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا قول منقول ہے:-

من عظم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان سببا لقرأتہ لا یخرج من الدنیا الا بالایمان ویدخل الجنۃ بغیر حساب (از نعمۃ الکبریٰ ص۹)

جس نے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی اور اس کے پڑھانے کا سبب بنا تو وہ دنیا سے ایمان لے کر نکلے گا اور جنت میں داخل ہوگا بغیر حساب کے۔

(۶) اسی میں حضرت امام حسن بصری تابعی کا قول منقول ہے:

وددت لو کان لی مثل جبل احد ذھبا فانفقتہ علی قرأۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (از نعمۃ الکبریٰ ص۹)

میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کی برابر سونا ہو تو میلاد شریف کے پڑھوانے پر صرف کردوں۔

(۷) اسی میں حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہٗ کا قول منقول ہے:

من حضر مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعظم قدرہ فقد فاز بالایمان۔

جو میلاد شریف میں شامل ہوا اور اس نے اس کی عظمت کی تو گویا وہ ایمان میں کامیاب ہوگیا۔

(۸) اسی میں حضرت معروف کرخی قدس سرہٗ کا قول منقول ہے۔

من هيّأ طعاما لاجل قراءة مولد النبي صلی الله عليه وسلم وجمع اخوانا واوقد سراجا ولبس جديدا وتبخر وتعطر تعظيما لمولد النبي صلی الله عليه وسلم حشره الله يوم القيمة مع الفرقة الاولیٰ من النبيين وكان في اعلیٰ عليين۔

(از نعمت الکبریٰ ص۹)

جس نے میلاد شریف کے پڑھوانے کے لئے کھانا تیار کیا اور مسلمانوں کو جمع کیا اور روشنی کی اور نیا لباس پہنا اور خوشبو سلگائی اور عطر لگایا میلاد کی تعظیم کے لئے تو اللہ بروز قیامت پہلے گروہ حضرات انبیاء کے ساتھ حشر کرے گا اور وہ اعلیٰ علیین میں ہوگا۔

(۹) اسی میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے:

من جمع لمولد النبي صلی الله عليه وسلم اخوانا وهيأ طعاما واخلی مكانا وعمل احسانا وصار سببا لقراءته بعثه الله يوم القيمة مع الصديقين والشهداء و الصالحين ويكون في جنات النعيم۔

(از نعمت الکبریٰ ص۱۱)

جسنے میلاد کیلئے مسلمانوں کو جمع کیا اور کھانا تیار کرایا اور مکان مخصوص کرایا اور احسان کیا اور اسکے پڑھوانیکا سبب بنا تو اللہ تعالیٰ اسکو بروز حشر صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کیساتھ اٹھائے گا اور وہ نعمت کی جنتوں میں پہنچے گا۔

(۱۰) اسی میں حضرت سری سقطی کا قول منقول ہے:

من قصد موضعا يقرأ فيه مولد النبي صلی الله عليه وسلم فقد قصد روضة من رياض الجنة (از نعمت الکبریٰ ص۱۱)

جسنے ایسی جگہ کا قصد کیا جس میں میلاد شریف پڑھا جارہا ہے تو اس نے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا قصد کیا۔

(۱۱) اسی میں حضرت امام فخر الدین رازی قدس سرہ کا قول منقول ہے۔

ما من شخص قرأ مولد النبي صلى الله عليه وسلم على ملح او بر او شيئ آخر من المأكولات الا ظهرت فيه البركة وفي كل شيئ . وصل اليه من ذلك المأكول فانه يضطرب ولا يستقر حتى يغفر الله لآكله . (از نعمۃ الکبریٰ ص۱۰)

جس شخص نے نمک یا گندم یا کسی کھانے کی چیز پر میلاد شریف پڑھوایا تو اس شئی میں اور ہر شئی میں برکت ظاہر ہوگی اور یہ چیز اس کو حاصل ہوگی اور اللہ اس کے کھانے والے کی مغفرت کردیگا ۔

(۱۲) اسی میں انہیں امام رازی کا دوسرا قول منقول ہے :

وان قرأ مولد النبي صلى الله عليه وسلم على ماء فمن شرب من ذلك الماء دخل قلبه الف نور ورحمة وخرج منه غل وعلة ولا يموت ذلك القلب يوم تموت القلوب . (از نعمۃ الکبریٰ ص۱۰)

اگر پانی پر میلاد شریف پڑھوایا تو جو اس پانی کو پیئے گا تو اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمت داخل ہوں گے اور اس کے قلب سے ہزار کینہ اور بیماری نکل جائیگی اور اس کا قلب اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن دل مردہ ہوجائینگے

(۱۳) اسی میں انہیں امام رازی کا تیسرا قول منقول ہے .

من قرأ مولد النبي صلى الله عليه وسلم على دراهم مسكوكة فضة كانت او ذهبا وخلط تلك الدراهم بغيرها وقعت فيها البركة ولا يفتقر صاحبها .

جس نے سکہ دار چاندی سونے کے سکوں پر میلاد پڑھوایا اور ان سکوں کو دوسرے سکوں میں ملایا تو ان میں برکت ہوجائے گی ۔ اور یہ شخص محتاج نہ ہوگا ۔ (از نعمۃ الکبریٰ ص۱۰)

(۱۴) اسی میں حضرت خاتم المحدثین علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا قول وسائل شرح شمائل سے نقل کیا ہے :

ما من بيت او مسجد او محلة قرئ فيه مولد النبي صلى الله عليه وسلم الا حفت الملائكة ذلك البيت او المسجد او المحلة وصلت الملائكة على اهل ذلك المكان وعمهم الله تعالى بالرحمة والرضوان.

جس گھر یا مسجد یا محلہ میں میلاد شریف پڑھا جائے گا تو اس کو فرشتے اس پر چھا جائیں گے اور ان کے مالکوں پر دعار رحمت کریں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں اپنی رحمت و خوشنودی سے نوازے گا۔

(از نعمۃ الکبریٰ ص۱۱)

(۱۵) اسی میں انھیں علامہ سیوطی کا قول منقول ہے:

ما من مسلم قرء في بيته مولد النبي صلى الله عليه وسلم الا رفع الله سبحانه وتعالى القحط والوباء والحرق والغرق والآفات والبليات والبغض والحسد وعين السوء واللصوص عن اهل ذلك البيت فاذا مات هون الله عليه جواب منكر ونكير ويكون في مقعد صدق عند مليك مقتدر.

جو مسلمان بھی اپنے گھر میں میلاد شریف پڑھوائے گا تو اللہ تعالیٰ اس گھر سے قحط و وبا جلنے ڈوبنے اور آفات و بلیات اور بغض و حسد اور بدنظر اور چوری سے محفوظ رکھے گا۔ اور جب وہ مر جائے گا تو اللہ اس پر منکر نکیر کے جواب آسان کرے گا۔ اور وہ سچائی کی جگہ میں حضور یا الٰہی میں رہے گا۔

(از نعمۃ الکبریٰ ص۱۳)

(۱۶) سیرت حلبی میں انھیں علامہ سیوطی کا استدلال نقل فرمایا۔

وفي حديث انه صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بعد ما جاءته النبوة قال الامام احمد هذا منكر اى حديث

حضور کی حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنی طرف سے عقیقہ کیا بعد نبوت کے امام احمد نے تو کہا کہ یہ حدیث منکر ہے اور حدیث منکر ضعیف

منكر والحديث المنكر من اقسام الضعيف
لا انه باطل كما توهم والحافظ
السيوطي لم يتعرض لذلك وجعله اصلا
لعمل المولد قال لان العقيقة لا تعاد
مرة ثانية فيحمل ذلك على ان
هذا الذي فعله النبي صلى الله عليه
وسلم اظهار الشكر على ايجاد الله تعالى
اياه رحمة للعالمين وتشريعا لامته
كما كان يصلي على نفسه لذلك قال
فيستحب لنا اظهار الشكر بمولده صلى
الله عليه وسلم

حدیثوں میں سے ہے اور باطل نہیں ہے
جیسا کہ حافظ سیوطی نے وہم کیا اور اسکے
در پے نہ ہوئے اور اس حدیث کو میلاد
شریف کی اصل قرار دیا۔ اس لئے کہ عقیقہ
دوسری مرتبہ بار بار نہیں کیا جاتا۔ تو حضور
کے اس فعل کو اس شکر کے اظہار کیلئے
قرار دیا گیا کہ انھیں رحمۃ للعالمین بنا کر
بھیجا جب کہ حضور اپنے اوپر درود پڑھا
کرتے تھے اسی بنا پر کہا کہ ہمارے لئے
اظہار شکر کیلئے میلاد مستحب ٹھہرا۔
(از سیرت حلبی صـ ۵۴ ج ۱)

(۱۷) علامہ ابن حجر مکی سوال میلاد کے جواب میں فرماتے ہیں:

ظهر لي تخريجه على اصل ثابت وهو ما في
الصحيحين ان النبي صلى الله عليه وسلم
قدم المدينة فوجد اليهود يصومون
يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هو يوم
اغرق الله فيه فرعون ونجى موسى
ونحن نصومه شكرا فقال نحن اولى
بموسى منكم۔

فرمایا کہ مجھے میلاد کی اصل بخاری و مسلم کی اس حدیث
سے ثابت و ظاہر ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تو یہود کو
یوم عاشورہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے
دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ وہ دن
ہے جس میں اللہ نے فرعون کو ڈبویا اور موسیٰ علیہ
السلام کو نجات دی تو ہم اس بنا پر روزہ رکھتے

ہیں شکر کیلئے حضور نے فرمایا کہ ہم باعتبار تمہارے زیادہ اولیٰ ہیں۔

(از سیرت نبوی ص۴۶ ج۱)

(۱۰) سیرت حلبی میں علامہ علی بن برہان الدین حلبی تحریر فرماتے ہیں:

وعمل المولد واجتماع الناس لہ کذالک ای بدعۃ حسنۃ ومن ثم قال الامام ابو شامۃ شیخ الامام النووی من احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان للفقراء مشعر بمحبتہ صلی اللہ علیہ وسلم وتعظیمہ فی قلب فاعل ذلک وشکر اللہ علی ما من بہ من ایجاد رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین ھذا کلامہ۔

اور میلاد کا کرنا اور لوگوں کا اسمیں جمع کرنا بدعت حسنہ ہے اسی بنار پر امام ابو شامہ استاذ امام نووی نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں ہر سال بارہ ربیع الاول میں جو میلاد ہوتا ہے اور صدقات دیتے ہیں۔ اور نیک کام کرتے ہیں اور زینت و سرور کا اظہار کرتے ہیں تو بلاشک اس میں علاوہ اس کے کہ فقیروں پر احسان ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کا پتہ دیتا ہے اور اس امر کا شکر ہے کہ حضور رحمۃ عالم بنکر پیدا ہوئے یہ ان کا کلام ہے۔

(از سیرت حلبی ص۸۰ ج۱)

(۱۹) سیدی احمد دحلان مکی سیرت نبوی میں فرماتے ہیں:

ان عمل المولد احدث بعد القرون الثلاثۃ ثم لازال اھل الاسلام من

بیشک میلاد کا کرنا قرون ثلثہ کے بعد پیدا ہوا۔ پھر ہمیشہ سے اہل اسلام تمام اطراف

سائر الاقطار والمدن الکبار یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویعتنون بقرأۃ مولدہ الکریم

اور شہروں میں میلاد کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں صدقے دیتے ہیں اور میلاد کے پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ (از سیرت نبوی صہ ۴۵/۱۸)

(۲۰) حضرت شیخ محقق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

ابولہب بولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرد و در عذاب وی تخفیف کردہ روز دوشنبہ از وے عذاب برداشت چنانکہ در حدیث آمدہ ست و در ینجا سند ست مراہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل اموال نمایند۔ (از مدارج النبوۃ صہ ۲۶/۲)

ابولہب کی حضور کے میلاد کی خوشی کے عوض میں عذاب سے تخفیف ہوئی کہ پیر کے دن اس سے عذاب اٹھایا جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ تو اسی جگہ کو میلاد کرنے والوں کے لئے سند میلاد کی ہوئی کہ وہ اس دن خوشی کریں اور اپنے مال خرچ کریں۔

الحاصل اسقدر آیات واحادیث واجماع وقیاس ہر چہار دلائل شرع سے اور اقوال سلف وخلف سے میلاد شریف کا مستحب ہونا ثابت ہوگیا تو اہل سنت کا عقیدہ وعمل ان کے موافق اترا۔ اور وہابیہ کا اسکو حرام بدعت۔ کفر وشرک کہنا سب کے خلاف ثابت ہوا۔ تو وہابیہ کی اس مسئلہ میں یہ کمزور حقیقت ہے۔ اور اس پر اچھلتے کودتے ہیں اور مناظرے کے چیلنج دیا کرتے ہیں اور خود اپنے دعوے پر ایک کمزور سی دلیل بھی پیش نہیں کرسکتے۔ ناظرین اس کو بنظر انصاف موازنہ کرکے حق وباطل کا فیصلہ کریں۔

الحاصل جب میلاد شریف کے استحباب کے لئے اس قدر آیات واحادیث

اور اقوال سلف وخلف موجود ہیں۔ ان سے عقیدہ اہلسنت کی حقانیت وصداقت ثابت ہوگئی اور عقیدۂ وہابیہ کی غلطی اور بطلان ثابت ہوگیا کہ وہ ان سب کے منکر و مخالف ہیں اور اہل سنت ان سب پر عامل ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

مسئلہ قیامِ میلاد

عقیدۂ وہابیہ: میں قیام میلاد مکروہ ناجائز بدعت بلکہ کفر وشرک تک ہے۔ اور قیام بھی بوجہ خصوصیت کے بدعت ہے معہذا مشابہ بعض ہنود ہے۔ اور تشبہ غیر قوم کے ساتھ منع ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۳۹ ج۱) قیام مروج جو امور محدثہ ممنوعہ کو مشتمل ہو ناجائز و بدعت ہے (فتاویٰ دیوبندیہ ص۳۵ ج۱) وقت ذکر ولادت کے کھڑے ہوتے ہیں پھر اس میں بعض کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف رکھتے ہیں یہ تو بالکل شرک ہے۔ (از فتاویٰ امدادیہ ص۵۲ جلد ۴) اور تذکیر الاخوان میں اسکو کفریات میں شمار کیا ہے۔ ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آوے تو کھڑے ہوجانا (از تذکیر الاخوان ص۵)

اہلسنت کے نزدیک قیام میلاد نہ فقط جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہے۔ اور امت کا معمول ہے قرآن اور حدیث سے اسکی اصل ثابت ہے۔ تحقیق یہ ہے کہ قیام تین طرح کا ہوتا ہے۔ قیام مسرت۔ قیام محبت۔ قیام عظمت۔ قیام مسرت وہ ہے جو کسی خوشی ومسرت کے اظہار کیلئے کیا جاتا ہے۔ یہ بھی فعل صحابہ سے ثابت ہے اور اسکی اصل حدیث شریف میں موجود ہے۔ مسند امام احمد میں یہ حدیث ہے:

حدیث: عن عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ

قلت توفی اللہ تعالیٰ نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم قبل ان نسئلہ عن نجاۃ ھذا الامر قال ابوبکر قد سالتہ عن ذالک فقمت الیہ

(از مشکوٰۃ شریف ص۸۹)

میں نے حضرت ابوبکر سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی اور ہم اس امر کی نجات آپ سے دریافت نہ کر سکے حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے حضور سے دریافت کر لیا ہے تو میں اسکے شوق میں کھڑا ہو گیا

اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس بات کے سننے اور شوق میں قیام کیا تو یہی تو قیام مسرت ہوا۔ تو قیام مسرت سنت صحابہ و سنت خلفاء راشدین ثابت ہوا۔ اسی طرح قیام محبت بھی ہے وہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔

حدیث۔ عن عائشۃ کانت فاطمۃ اذا دخلت علیہ قام الیھا فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ

(از مشکوٰۃ شریف ص۴۰۹)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ جب حضرت فاطمہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور انکے لئے قیام فرماتے اور انکا ہاتھ پکڑ لیتے اور اسکو بوسہ دیتے اور انکو اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت فاطمہ کے لئے قیام کیا یہ قیام محبت ہی تو تھا جسمیں محبت کا اظہار مقصود تھا تو قیام محبت بھی سنت ثابت ہوا۔ قیام میلاد میں اگرچہ یہ دونوں ممکن ہیں کہ لوگ بوقت ذکر ولادت اظہار مسرت و محبت کیلئے قیام کریں اسمیں کوئی محظور شرعی لازم نہیں آتا۔ لیکن امت نے اس قیام کو قیام عظمت قرار دیا ہے۔ اسی بنا پر اسکو قیام تعظیمی کہا جاتا ہے تو یہ

قیام بکثرت دلائل سے ثابت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (سورہ حج پ ۱۷ ع ۵) — جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

آیت (۲) وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (سورہ حج پ ۱۷ ع ۵) — جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اسکے لئے اسکے رب کے یہاں خیر ہے۔

آیت (۳) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (فتح پ ۲۶ ع ۶) — بیشک ہمنے بھیجا تمہیں حاضر ناظر اور خوشی اور ڈر سناتے ہوئے تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو

ان آیات سے ثابت ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر ضروری ہے اور اللہ ان کی تعظیم کا حکم دیتا ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۳) عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظة علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیه وکان قریبا منه فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم (رواه البخاری والمسلم از مشکوۃ شریف ص ۴۰۳) — حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی جب بنی قریظہ نے حضرت سعد کو اپنا حکم تجویز کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس اطلاع بھیجی اور وہ عنقریب ہی تھے تو وہ دراز گوش پر سوار ہوکر حاضر ہوئے جب دربار رسالت کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ اپنے سردار کیلئے قیام کرو

حدیث (۴) عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ
(از مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور گفتگو فرماتے اور جب حضور کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے کہ آپکو کسی ازواج مطہرات کے گھر میں داخل ہوتا دیکھتے۔

حدیث (۵) عن عائشۃ کان النبی علیہ السلام اذا دخل علیہا فاطمۃ قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا
(از مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۲)

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ جب حضور نبی کریم حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لاتے تو وہ حضور کیلئے قیام کرتی اور آپکا دست مبارک لیکر اسکو بوسہ دیتی اور آپکو اپنی جگہ خاص میں بٹھاتیں۔

حدیث (۶) ما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن (از رد المحتار ص ۲۳ ۵۷)

مسلمان جس چیز کو اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

دلائل از اقوال سلف و خلف

(۱) علامہ علی بن برہان الدین حلبی سیرت حلبی میں فرماتے ہیں۔

وقد وجد القیام عند ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم من عالم الامۃ و

اور آپ کے ذکر کے وقت قیام کا وجود ہوا امت کے زبردست عالم اماموں کے پیشوا

مقتدی الائمة دینا ودینا الامام
تقی الدین السبکی وتابعه علی ذلك
مشائخ الاسلام فی عصره فقد حکی
بعضهم ان الامام السبکی اجتمع عنده
جمع کثیر من علماء عصره فانشد منشد
قول الصرصری فی مدحه صلی الله علیه
وسلم قلیل لمدح المصطفی الخط بالذهب
علی ورق من خط احسن من کتب
وان تنهض الاشراف عند سماعه
قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب
فعند ذلك قام الامام السبکی رحمة
الله علیه وجمیع من فی المجلس
فحصل انس کبیر بذلك المجلس
ویکفی مثل ذلك فی الاقتداء۔
(از سیرت حلبی مصری ص ۱۰)

امام تقی الدین سبکی ہے اور انہیں اسلام کے
بڑے مشائخ نے ان کا اتباع اور پیروی کی
کہ ان کے زمانے میں اور بعض نے حکایت
کی کہ حضرت امام سبکی کے پاس انکے ہم زمانہ
علماء کی کثیر جماعت موجود تھی تو کسی نے
علامہ صرصری کا یہ شعر پڑھا۔ نعت مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ بھی تھوڑا ہے کہ
سب سے اچھا خوشنویس ہو انکے ہاتھ سے
چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھا جائے
اور جو شریف لوگ ہوں انکی نعت سنکر صف
باندھکر سروقد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں
تو ان اشعار کو سنکر حضرت امام سبکی نے اور
جملہ علماء حاضرین مجلس نے قیام کیا اسی وجہ
سے اس مجلس میں بہت انس حاصل ہوا اور
اتنی بات پیروی کے لیے کافی ہے۔

(۳) علامہ سید احمد دحلان سیرۃ النبی میں فرماتے ہیں:

قام الامام السبکی وجمیع من بالمجلس
فحصل انس کبیر فی ذلك المجلس و
عمل المولد واجتماع الناس له کذلك

حضرت امام سبکی اور تمام حاضرین مجلس کھڑے
ہوگئے اور مجلس میں نہایت انس حاصل
ہوا۔ اور میلاد کرنا اور لوگوں کا اس میں

مستحسن (از سیرۃ النبی مصری ص۴۵)

جمع ہونا بھی اسی طرح مستحسن ہے۔

(۳) اسی میں ہے۔ جرت العادة ان الناس اذا سمعوا ذکر وضعه صلی الله علیه وسلم یقومون تعظیما له صلی الله علیه وسلم وهذا القیام مستحسن لما فیه من تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم وقد فعل ذلك کثیر من علماء الامة الذین یقتدی بهم۔

اور عادت جاری ہو گئی کہ لوگ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا ذکر سنتے ہیں تو تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں۔ اور یہ قیام مستحسن ہے کہ اس میں تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اسکو بہت سے امت کے ان علماء نے کیا جن کی اقتدا کی جاتی ہے۔

(از سیرۃ النبی مصری ص۴۴۔ ۴۵)

(۴) سید احمد عابدین شرح مولد ابن حجر میں فرماتے ہیں:

جرت العادة بانه اذا ساق الوعاظ مولده صلی الله علیه وسلم ذکروا وضع امه له قام الناس عند ذلك تعظیما له صلی الله علیه وسلم وهذا القیام بدعة حسنة لما فیها من اظهار الفرح والسرور والتعظیم بل مستحبة لمن غلب علیه الحب والاجلال لهذا النبی الکریم۔

یہ عادت جاری ہو چکی کہ جب ذاکر میلاد کا بیان کرتا ہے اور آپ کی وقت ولادت کے ذکر پر پہنچتا ہے تو اسوقت لوگ تعظیم کیلئے قیام کرتے ہیں اور یہ قیام بدعت حسنہ ہے کہ اسمیں فرحت و سرور اور تعظیم کا اظہار ہے۔ بلکہ وہ مستحب ہے۔ اسکے واسطے جس پر محبت و تعظیم کا غلبہ ہے۔

(از جواہر البحار مصری ص ۱۱۴۲/ج۲)

(۵) علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی اس کو نقل کر کے فرماتے ہیں:

اقول ولہ قول علیہ المواظبۃ من العلماً الاعلام والمشائخ الکرام۔

اس قیام میلاد پر علمار کرام ومشائخین عظام نے ہمیشگی کی۔ (از جواہر البحار مصری ص۱۲۲ ج۲)

(۶) حضرت علامہ سید جعفر بن حسن برزنجی اپنے مولد میں فرماتے ہیں:

وقد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذو روایۃ وروِیۃ فطوبی لمن کان تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ مرامہ ومرماہ (از جواہر البحار ص۱۲۲)

حضور کے ذکر میلاد کے وقت قیام مستحسن کیا اُن اماموں نے جو صاحبان روایت ودرایت ہیں تو اسکے لئے خوشخبری ہے جسکی نہایت مراد مقصود تعظیم مصطفےٰ ہے۔

(۷) علامہ ابن حجر المولد الکبیر میں فرماتے ہیں:

فقال نظیر ذلک فی القیام عند ذکر ولادۃ صلی اللہ علیہ وسلم دائماً قال اجتمعت الامۃ المحمدیۃ من اھل السنۃ والجماعۃ علی استحسان القیام المذکور۔

اور اسکی نظیر قیام بوقت ذکر ولادت ہے کہ اہل سنت وجماعت کا اس کے مستحسن ہونے پر اجماع ہوچکا۔ (از الکوکب الازہر والدر المنظم ص۱۲۳)

(۸) فاضل اجل سید جعفر بن اسمٰعیل مدنی نے الکوکب الازہر میں فرمایا۔

القیام عند ذکر ولادۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم امر لاشک فی استحبابہ واستحسانہ وندبہ یحصل لفاعلہ من الثواب الاوفر۔ (از اذاقۃ القیام ص۱۱)

قیام بوقت ذکر ولادت سید مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب اور مستحسن ہونے میں شک نہیں اسکے کرنے والے کو پورا ثواب حاصل ہوگا۔

(۹) حضرت شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

اجماع کردہ اند کہ جماہیر علماء بایں حدیث بر اکرام اہل فضل از علم یا صلاح یا شرف بقیام۔ (از اشعۃ اللمعات ص ۲۳ ج ۴)

اس حدیث کی بناء پر تمام علماء نے اجماع کیا ہے کہ علماء، فضلاء، صلحاء کی تعظیم کے لئے قیام کیا جائے۔

(۱۰) علامہ سید احمد دحلان اپنی کتاب الدرالسنیہ میں فرماتے ہیں:

ومن تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم الفرح بلیلۃ ولادتہ وقرأۃ المولد والقیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم واطعام الطعام وغیر ذلک مما یعتاد الناس فعلہ من انواع البر فان ذلک کلہ من تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم (الانوار السنیہ مصری ص ۱۳)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں سے شب ولادت فرحت وخوشی کرنا۔ اور بوقت ذکر ولادت کے قیام کرنا ہے۔ اور کھانا کھلانا وغیرہ ہے جسکے کرنے کی لوگوں میں عادت جاری ہو گئی تو یہ امور خیر سے ایک امر خیر ہے اور یہ سب حضور کی تعظیم میں سے ہے۔

اب رہا بوقت ذکر ولادت قیام کرنا تو یہ اس بنیاد پر ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی تعظیم مثل ذات پاک کے ہے اور تعظیم ذات سے ایک صورت قیام بھی ہے جو بوقت قدوم معظم کے بجا لایا جاتا ہے اور ذکر ولادت حضور کے دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے۔ تو یہ قیام اس ذکر کے ساتھ مناسب ہوا۔ تو اسی بناء پر یہ قیام بوقت ذکر ولادت کیا جاتا ہے۔ اہل سنت اسکے دعویدار نہیں ہیں کہ اس وقت خود حضور بنفس نفیس مجلس میں تشریف لاتے ہیں اس بناء پر قیام ہوتا ہے نہ کسی ذمہ دار شخص نے تحریر کیا ہے نہ عوام کا یہ خیال ہونا چاہیئے اگرچہ کہیں ایسا

ہوجاتا ہو اور یہ آپ کی قدرت تصرف سے بعید بھی نہیں ہے جس پر دلائل قائم ہیں ۔

الحاصل اس مسئلہ قیام میلاد میں اہل سنت کا قول ان آیات واحادیث اور اقوال کے موافق ہے اور عقیدہ وہابیہ سب کے خلاف ہے تو اس کا غلط اور باطل ہونا اور قول اہل سنت کا صحیح وحق ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہے ۔ اس میں اور مزید تفصیل ہو سکتی تھی مگر اسی کو کافی تصور کیا گیا ۔

مسئلہ فاتحہ

عقیدۂ وہابیہ میں فاتحہ بدعت وحرام اور ناجائز اور مشابہ ہنود ہے ۔

فاتحہ مروجہ بھی بدعت ہے معہذا مشابہ بفعل ہنود ہے اور تشبہ غیر قوم کیساتھ منع ہے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۹ ج ۱) فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالہ ہے ہرگز نہ کرنا چاہیئے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱ ج ۲) وآنکہ طعام روبرو نہادہ چیزے می خوانند ایں ہم طریق ہنود ست ترک چنیں رسوم واجب ست (از فتاویٰ امدادیہ ص ۵۸ ج ۲) ہنود کا طریقہ ہے ایسی رسوم کا ترک کرنا واجب ہے ۔

اہلسنت کے نزدیک فاتحہ جائز ومباح ہے اور امت کا معمول بہ ہے اور ایصال ثواب کی ایک قسم ہے جس پر بکثرت دلائل قائم ہیں ۔

دلائل از آیات

آیت (۱) وَصَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (سورہ توبہ سپارہ ۱۱ ع ۲)

اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے ۔

آیت (۲) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (سورہ محمد پ ۲۶ ع ۶)

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو

آیت (۳) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ. (سورہ نوح پ ۲۹ ع ۱۰)

اے میرے رب مجھکو بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور اُسے جو ایمان کیساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو۔

آیت (۴) رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ. (سورہ ابراہیم پ ۱۳ ع ۱۸)

اے میرے رب مجھے بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

آیت (۵) اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ. (سورہ مومن پ ۲۴ ع ۱)

وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اسکے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بولتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے تیری رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انھیں بخشدے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انھیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

آیت (۶) وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ (سورہ الشوریٰ پ ۲۵ ع ۲)

اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کیساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں۔ اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں۔

آیت (۷) وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں

يقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان. (سورہ حشر پ ۲۸ ع ۲)

اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

آیت (۸) والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم (سورہ طور پ ۲۷ ع ۲)

اور جو ایمان لائے اور انکی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔

آیت (۹) والذين صبروا ابتغاء وجه ربهم واقاموا الصلوة وانفقوا مما رزقنهم سرا وعلانية ويدرءون بالحسنة السيئة اولئك لهم عقبى الدار جنت عدن يدخلونها ومن صلح من ابائهم وازواجهم وذريتهم (سورہ رعد پ ۱۳ ع ۳)

اور وہ جنھوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا۔ اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے ٹالتے ہیں انہیں کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں۔

دلائل از تفاسیر

(۱) تفسیر خازن وتفسیر معالم میں زیر آیت ۱ تحریر فرماتے ہیں۔

اي ادع لهم واستغفر لهم لان الصلوة في اللغة الدعاء (سكن لهم) اي ان دعاءك رحمة لهم (از خازن ومعالم ص ۱۱ ج ۳)

حضور آپ مسلمانوں کے حق میں دعا کریں۔ اور استغفار کریں کہ لغت میں صلوۃ کے معنے دعا کے ہیں۔ کہ آپ کا دعا کرنا ان کے حق میں رحمت ہے۔

(۲) تفسیر مدارک میں تحت آیت ۱ تحریر فرماتے ہیں۔

(وصل علیہم) واعطف علیہم بالدعاء
لھم وترحم (ان صلوتک سکن لھم)
یسکنون الیہ وتطمئن قلوبھم بان
اللہ قد تاب علیہم (واللہ سمیع علیم)
لدعائک (ازمدارک صـ۱۱ ج ۲)

آپ ان کے حق میں دعا کریں اور دعا
کرکے ان پر مہربانی کریں کہ آپ کی دعا ان
کے لئے باعث سکون اور اطمینان قلوب ہے
بیشک اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور وہ
آپکی دعا کو سننے والا جاننے والا ہے۔

(۳) تفسیر صاوی علی الجلالین میں ہے تحت آیت ۱۰ فرماتے ہیں:

ورد فی الحدیث حیاتی خیر لکم ومماتی
خیر لکم تعرض علی اعمالکم فی الصباح و
فی المساء فان وجدت خیرا حمدت
اللہ وان وجدت سوءا استغفرت
لکم فدعاء رسول اللہ صلعم فی حیاتہ
وبعد مماتہ ولا عبرۃ بمن ضل وزاغ
عن الحق وخالف فی ذلک
(از صاوی صـ۱۳۲ ج ۲)

حدیث شریف میں وارد ہوا کہ میری حیات
بھی تمہارے لئے خیر ہے اور میری وفات بھی
خیر ہے۔ مجھ پر تمہارے اعمال صبح وشام پیش کئے
جاتے ہیں تو میں اگر نیکی پاتا ہوں تو اللہ کی
حمد کرتا ہوں اور اگر بدی کو پاتا ہوں تو تمہارے
لئے استغفار کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی دعا انکی حیات اور بعد وفات کے
حاصل ہے اور جو گمراہ ہو گیا اور بہک گیا اور اسکا
مخالف ہوا اسکا کوئی اعتبار نہیں۔

(۴) تفسیر معالم وتفسیر خازن تفسیر جمل، تفسیر صاوی سب میں یہی مضمون بالفاظ مختلف
تحت آیت ۱۲ میں ہے۔

ومعنی الآیۃ استغفر لذنبک ای اللہ قو
اھل بیتک وللمؤمنین والمؤمنات

اور آیت کے یہ معنے ہیں کہ اے حبیب آپ
اپنے اہلبیت کے گناہوں اور مسلمان اجنبی

یعنی من غیر اهل بیته وهذه اکرام من الله عزوجل لهذه الامة حیث امر نبیه صلی الله علیه وسلم ان یستغفر لذنوبهم وهو الشفیع المجاب (وفیه ایضاً) قیل الخطاب له والمراد به الامة وعلی هذا الفعل توجب الآیة استغفار الانسان لجمیع المومنین.

(معالم وخازن ص۱۵۱ ج۴)

و صاوی ص۷۷ ج۴

مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کریں۔ اور اللہ کا اس امت پر یہ اکرام ہے کہ اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے گناہوں کے استغفار کا حکم فرمایا تو حضور شفاعت کرنے والے اور مقبول الشفاعت ہیں اور بعض نے کہا کہ لذنبک میں خطاب اگرچہ حضور سے ہے۔ اس سے مراد آپکی امت ہے۔ اور اس فعل سے آیہ واجب کرتی ہے کہ مسلمان تمام مومنین کیلئے استغفار کرے۔

(۵) تفسیر خازن وتفسیر جمل وتفسیر صاوی میں تحت آیۃ ۷ فرماتے ہیں:

هذا دعاء للمومنین بالمغفرة والله تعالی لایرد دعا خلیله ابراهیم ففیه بشارة عظیمة لجمیع المومنین بالمغفرة (صاوی ص۲۴۳ ج۳) (خازن ص۳۴ ج۴)

یہ مومنین کے لئے دعائے مغفرت ہے اور اللہ تعالےٰ اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی دعا رد نہ فرمائیگا تو اسمیں تمام مسلمانوں کے لئے مغفرت کی زبردست بشارت ہے۔

(۶) تفسیر خازن تفسیر جمل تفسیر صاوی میں تحت آیۃ ۵ فرماتے ہیں:

یسئلون الله تعالے المغفرة لهم (وفیه ایضاً) اذا دخل المومن الجنة قال این ابی واین امی واین زوجتی فیقال انهم لم یعلموا اعمالك فیقول انی

اور اللہ تعالےٰ سے مسلمانوں کیلئے مغفرت مانگیں جب مسلمان جنت میں پہنچیگا تو کہیگا کہ میرا باپ کہاں ہے میری ماں کہاں ہے اور میری بیوی کہاں ہے تو ان سے کہا جائیگا

کنت اعمل لی ولهم فیقال ادخلوهم الجنة فاذا اجتمع باهله فی الجنة کان اکمل لسروره ولذاته

(از صاوی ص۴ جلد۴)

کہ انہوں نے تیرا سا عمل نہیں کیا تو یہ کہیگا کہ میں نے تو اپنے اور ان کیلئے اعمال کئے تھے تو اسے کہا جائیگا کہ ان کو جنت میں لے جا تو جب وہ جنت میں مع اپنے اہل کے جمع ہو جائیگا تو اسکی مسرت کامل ترین ہو جائیگی۔

(۷) تفسیر صاوی میں تحت آیہ ؏ فرماتے ہیں:

ادع لهما بالرحمة ولو فی کل یوم ولیلة خمس مرات۔ (تفسیر صاوی ص۲۹۳ ج۲)

ان دونوں ماں باپ کیلئے دعائے رحمت کر کر اگرچہ ہر روز و شب میں پانچ بار ہو۔

(۸) تفسیر جمل میں تحت آیہ ؏ فرماتے ہیں:

قوله (الذین سبقونا بالایمان) ای بالموت علیه فینبغی لکل واحد من القائلین لهذا القول ان یقصد به سبقه من انتقل قبله من زمنه الی عصر النبی صلی الله علیه وسلم فیدخل جمیع من تقدمه من المسلمین بالخصوص المهاجرین والانصار

اور وہ لوگ جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ اور ایمان پر ان کی موت ہوئی تو اس کے ہر کہنے والے کیلئے لائق ہے کہ اس سے پہلے جو بھی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک گزر چکے ان کا قصد کرے تو اپنے سے پہلے تمام مسلمانوں کو دعا میں داخل کرے۔ نہ کہ خاص مہاجرین وانصار کو۔

(تفسیر جمل ص۳۱۷ ج۴)

(۹) تفسیر مدارک میں تحت آیہ ۹ فرماتے ہیں۔

الحقنا بهم ذریتهم ای تلحق الاولاد

ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی یعنی اولاد

بإيمانهم وأعمالهم درجات الآباء وان تقصرت أعمال الذرية من أعمال الآباء. (تفسیر مدارک ص۱۴۵ ج۴)

مع اپنے ایمان اور اعمال کے ساتھ باپوں کے درجوں تک ملا دی جائیگی اگرچہ اولاد کے اعمال باپوں کے اعمال سے کم ہوں۔

(۱۰) تفسیر صاوی میں تحت آیۃ ۹ فرماتے ہیں:

والمعنى ان المؤمن اذا كان عمله اكثر الحق به من دونه في العمل ابنا كان او ابا ويلحق بالذرية من النسب الذرية بالسبب وهو المحبة فان حصل مع المحبة تعليم علم او عمل كان احق باللحوق كالتلامذة فانهم يلحقون باشياخهم واشياخ الاشياخ يلحقون بالاشياخ ان كانوا دونهم في العمل والاصل في ذلك قوله صلى الله اذا دخل اهل الجنة الجنة سأل احدهم عن ابويه وعن زوجته وولده فيقال انهم لم يدركوا ما ادركت فيقول يارب اني عملت لي ولهم فيؤمر بالحاقهم به.

(از تفسیر صاوی ص۱۱۱ ج۴)

معنے یہ ہیں کہ جب مومن کا عمل کثیر ہوگا تو اسکے ساتھ کم عمل والا ملا دیا جائے گا۔ وہ بیٹا ہو یا باپ اور ذریت نسبی کے ساتھ ذریت سببی ملا دی جائے گی کہ وہ سبب محبت ہے تو اگر محبت کے ساتھ علم یا عمل کی تعلیم بھی ہو تو وہ بھی لاحق ہونیکا حقدار ہے جیسے شاگرد اپنے استادوں کے ساتھ لاحق کردیئے جائیں اگرچہ وہ ان سے عمل میں کمتر ہوں۔ اور اصل اس میں فرمان حدیث ہے کہ جب جنتی جنت میں پہنچیں گے تو کوئی ان میں اپنے ماں باپ کو دریافت کریگا کوئی بیوی کو کوئی اولاد کو دریافت کریگا تو ان سے کہا جائیگا انھوں نے اس درجہ کو نہیں پایا۔ جسکو تو نے پایا تو وہ کہیگا اے رب میں نے اپنے لیے اور ان کیلئے عمل کئے تھے تو انھیں اسکے

ساتھ لاحق ہو جیسا حکم کر دیا جائے گا

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی قبرہ الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ من اب و ام او اخ او ولد او صدیق ثقۃ فاذا لحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیہا وان اللہ تعالٰی لیدخل علی اہل القبور من دعاء اہل الارض امثال الجبال وان ہدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لہم۔

(رواہ البیہقی از مشکوۃ ص ۲۰۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت اپنی قبر میں ڈوبنے والے کے مشابہ ہوتا ہے جو فریاد کرنے والا ہوتا ہے اپنے باپ یا ماں اور بھائی، اولاد، سچے دوست کی دعاؤں کا انتظار کرتا ہے تو جب اسکو وہ دعا پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا وما فیہا سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور بیشک اللہ تعالٰی اہل قبور پر زمین والوں کی دعا پہاڑوں کی مثل پہنچاتا ہے اور بیشک مُردوں کی طرف زندوں کا ہدیہ ان کے لئے مغفرت چاہنا ہے۔

حدیث (۲) عن سعد بن عبادۃ قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا قال ہذہ لام سعد

(رواہ ابو داؤد والنسائی از مشکوۃ شریف ص ۱۶۹)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ام سعد کا انتقال ہو گیا تو کونسا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا پانی تو ان کی طرف سے کنواں تیار کرایا گیا فرمایا کہ یہ ام سعد کا کنواں ہے۔

حدیث (۳) عن عائشۃ قالت ان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی انھوں نے

رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسها واظنها لو تکلمت تصدقت فهل لها اجر ان تصدقت عنها قال نعم. (ا) رواه البخاری والمسلم (از مشکوٰۃ شریف صـ ۱۶۲)

کہا کہ ایک شخص نے عرض کیا بیشک میری ماں فوت ہوگئی اور میں یہ گمان رکھتا ہوں کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ کرتی تو کیا اسکو ثواب ملیگا اگر میں اسکی طرف سے صدقہ کردوں. فرمایا ہاں۔

حدیث (۴) عن ابی هریرة اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلث صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له. رواه البخاری ومسلم وابو داؤد (از جامع صغیر صـ ۲۹ ج ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی جب انسان مرجاتا ہے تو اسکا عمل بند ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں. صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے نفع حاصل ہوتا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

حدیث (۵) عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتی مرحومة تدخل قبورها بذنوبها وتخرج من قبورها لا ذنوب علیها یمحص عنها باستغفار المؤمنین لها. (از شرح الصدور صـ ۱۳۰)
(رواه الطبرانی از جامع صغیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت مرحومہ ہے. قبروں میں مع گناہوں کے داخل ہوگی اور ان سے بے گناہ نکلے گی کہ مسلمانوں کے استغفار سے ان کے گناہوں کو پاک کردیے جائیں گے۔

حدیث (۶) عن عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقة لتطفئ عن اهلها حر القبور

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. بیشک صدقہ اہل قبور سے انکی گرمی کو میٹ دیتا ہے۔

(از جامع صغیر ص ۹۹ ج ۱)

حدیث (۷) عن ابن عمر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تصدق احدکم بصدقة تطوعا فلیجعلها عن ابویه فیکون لهما اجرها ولا ینقص من اجره شیئا (طبرانی از مجمع بہاری ص ۹۵ ج ۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نفلی صدقہ کرتا ہے تو اپنے ماں باپ کی طرف سے دے کہ وہ ان کے لئے اجر ہوگا اور اسکے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔

حدیث (۸) عن انس سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من اهل میت یموت منهم میت فیتصدقون عنه بعد موته الا اهداها جبرئیل علی طبق من نور ثم یقف علی شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق هذه هدیة اهداها الیك اهلك فاقبلها فتدخل علیه فیفرح بها ویستبشر ویحزن جیرانه الذین لا یهدی الیهم شیئ (رواه الطبرانی از شرح الصدور از مجمع بہاری ص ۹۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس قوم کا آدمی مرجائے اور وہ اسکی موت کے بعد صدقہ دیں تو جبرئیل اسکو نور کے طبق میں ہدیہ لیکر قبر کے کنارے پر پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں اے گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے جو تیری طرف تیرے اہل نے بھیجا ہے تو وہ متوجہ ہو جاتا ہے پھر وہ اسپر داخل ہوتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اسکے پڑوسی وہ رنجیدہ ہوتے ہیں جنکی طرف کوئی چیز ہدیہ نہ کی گئی۔

حدیث (۹) عن انس انه سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

الله نتصدق عن موتانا ونحج عنهم ون
ندعو لهم فهل يصل ذلك اليهم فقال
نعم انه ليصل ويفرحون به كما يفرح
احدكم بالطبق اذا اهدى اليه.

(از مراقی الفلاح ص ۳۹۳)

یارسول اللہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ
کریں اور حج کریں اور ان کیلئے دعا کریں تو کیا
انکو یہ پہنچیگا فرمایا ضرور پہنچیگا اور وہ اس سے
ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہاری طرف کوئی ہدیہ
کیا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

حدیث (۱۰) عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان مما
یلحق المؤمن من حسناته بعد موته
علم نشره او ولدا صالحا ترکه ومصحف
ورثه او مسجد بناه او بیتا لابن السبیل
او نهرا اجراه او صدقة اخرجها من
ماله فی صحته تلحقه بعد موته.

(رواه ابن . وابن خزیمه - از شرح
الصدور للسیوطی ص ۱۲۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
بیشک مومن کو جو اسکی نیکیوں سے اسکے مرنے
کے بعد پہنچتا ہے علم ہے جسکی اس نے اشاعت کی
یا نیک اولاد ہے جسکو وہ چھوڑ گیا ہے یا قرآن
شریف ہے جو اس نے کسی کو دیدیا ہے یا مسجد
ہے جسکو اس نے بنایا ہے یا مسافرخانہ ہے جو
اس نے مسافروں کیلئے تیار کیا ہے یا نہر ہے
جسکو اس نے جاری کیا ہے یا صدقہ ہے جو
اسنے اپنے مال سے تندرستی میں دیا ہے تو وہ
اسکو موت کے بعد پہنچیگا۔

حدیث (۱۱) عن انس ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال من دخل المقابر فقرأ
یٰس خفف الله عنهم وکان له بعدد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ بیشک
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبرستان میں
پہنچے پھر سورہ یٰس پڑھے تو اللہ ان اہل قبور

من فيها حسنات (رواه عبد العزيز صاحب الحلال بسنده از شرح الصدور للسيوطي صفحہ ۱۳۰)

حدیث (۱۲) عن عقبة بن عامر ان امرأة جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت احج عن امي وقد ماتت قال ارأيت لو كان على امك دين فقضيته اليس كان مقبولا منك قالت بلى فامرها ان تحج

(رواه الطبراني از شرح الصدور صفحہ ۱۲۹)

حدیث (۱۳) عن عطاء و زید بن اسلم قالا جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اعتق عن ابي وقد مات قال نعم.

(رواه ابن ابي شيبه از شرح الصدور صفحہ ۱۲۹)

حدیث (۱۴) عن ابن عباس ان سعد بن عبادة توفيت امه وهو غائب عنها فقال يا رسول الله اينفعها شيئ ان تصدقت به عنها قال نعم قال فاني

سے تخفیف عذاب کر دیگا اور اس کو بمقدار ان کے نیکیاں ملیں گی۔

حضرت عقبہ بن عامر سے مروی کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کیا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کر سکتی ہوں جو فوت ہو چکی ہے فرمایا تیری ماں پر اگر قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کرتی تو کیا وہ مقبول نہ ہوتا عرض کیا ہاں تو حضور نے اسے حج کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عطاء اور زید بن اسلم رضی اللہ عنہما سے مروی ان دونوں نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے باپ کی طرف کر غلام آزاد کر دوں اور وہ فوت ہو چکا ہے۔ فرمایا ہاں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ بیشک حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ فوت ہو گئیں اور وہ اس وقت موجود نہیں تھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں انکی طرف سے

اشہدک انّ حائطی المخراف صدقۃ علیہا.

(رواہ البخاری - از شرح الصدور ص۱۲۰)

کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا انکو نفع دیگی فرمایا ہاں عرض کیا میں آپکو اسپر گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ انکی طرف سے صدقہ ہے۔

حدیث (۱۵) عن ابی قتادۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر ما یخلف الرجل بعد موتہ ولد صالح یدعو لہ وصدقۃ تجری یبلغہ اجرہا وعلم یعمل بہ من بعدہ.

(رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص۱۲۹)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اپنی موت کے بعد جو چھوڑے تو بہتر نیک اولاد ہے جو اس کے لئے دعا کرے اور صدقہ جاریہ ہے جسکا اجر اسکو پہنچے اور علم ہے جسپر اسکے بعد والے عمل کریں۔

حدیث (۱۶) عن سعد بن عبادۃ قال قلت یا رسول اللہ توفیت امی ولم توصی والم تتصدق فہل ینفعہا ان تصدقت قال نعم ولو بکراع شاۃ محرق.

(رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص۱۲۹)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کہ میری والدہ فوت ہو گئیں اور وصیت نہ کر سکیں اور صدقہ نہ دے سکیں تو کیا انکو نفع دیگا اگر میں صدقہ کردوں فرمایا ہاں اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہو۔

حدیث (۱۷) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوعا فلیجعلہا عن ابویہ فیکون لہما اجرہا ولا ینقص من اجرہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نفلی طور پر صدقہ دے تو اسکو اپنے ماں باپ کیطرف سے دے کہ وہ ان..

شیا

(رواه الطبرانی از شرح الصدور ص۱۲۵)

دونوں کے لیے اجر ہوگا اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔

حدیث (۱۸) عن جابر قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الاضحى في المصلى فلما قضى خطبته نزل من منبره واتى بكبش فذبحه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال بسم الله والله اكبر هذا عنى وعمن لم يضح من امتى۔

(رواه ابوداؤد وترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ میں عید اضحیٰ میں حاضر تھے تو جب حضور نے اپنا خطبہ دیدیا اور منبر سے اترے تو ایک بکری حاضر کیگئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو ذبح فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہ کرسکیں۔

حدیث (۱۹) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليرفع الدرجة للعبد الصالح في الجنة فيقول يارب انّى لى هذه فيقول باستغفار ولدك لك

(رواه احمد از مشکوۃ ص۲۰۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند کریگا تو وہ عرض کریگا اے میرے رب یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا اللہ فرمائیگا تیری اولاد کیلئے تیرے لئے استغفار کرنے کی وجہ سے

حدیث (۲۰) عن مالك بن دينار قال دخلت المقبرة ليلة الجمعة فاذا انا بنور مشرق فيها فقلت لا اله الا الله نرى

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں شب جمعہ کو قبرستان پہنچا تو میں نے ایک نہایت تیز روشنی پائی تو میں نے کہا لا الہ الا اللہ

ان الله عزوجل قد غفر لاهل المقابر
واذا انا بهاتف يهتف من البعد وهو
يقول يا مالك بن دينار هذه هدية
المؤمنين الى اخوانهم من اهل
المقابر قلت بالذى انطقك الا اخبرتني
ما هو قال رجل من المؤمنين قام
فى هذه الليلة فاسبغ الوضوء وصلى
ركعتين وقرأ فيهما فاتحة الكتاب
وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله
احد وقال اللهم انى قد وهبت
ثوابها لاهل المقابر من المؤمنين
فادخل الله علينا الضياء والنور والفسحة
والسرور فى المشرق والمغرب قال
مالك فلم ازل اقرؤهما فى كل ليلة
جمعة فرأيت النبى صلى الله عليه وسلم
فى منامى يقول لى يا مالك بن دينار
قد غفر الله لك بعدد النور الذى
اهديته الى امتى ولك ثواب ذلك
ثم قال لى وبنى الله لك بيتا فى الجنة

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اہل قبور کی
مغفرت کردی تو دور سے ایک ہاتف ندا دیتا ہے کہ
اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا اپنے بھائیوں
کی طرف ہدیہ ہے میں نے کہا تجھے اس ذات کی
قسم جس نے تجھے گویائی دی مجھے کیوں نہیں
خبردار کرتا کہ اس کی کیا حقیقت ہے تو اس نے کہا
کہ ایک مرد مومن اس رات کھڑا ہوا اور اس
نے کامل وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور
انہیں سورہ فاتحہ اور سورہ کافرون اور اخلاص
پڑھی اور پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ میں نے انکا
ثواب مومنین اہل قبرستان کے لئے ہبہ کیا تو
اللہ نے ہم پر یہ نور و ضیاء یہ وسعت و سرور
مشرق و مغرب میں داخل کیا ۔ حضرت مالک
بن دینار نے کہا کہ میں اس شب جمعہ میں ہمیشہ
دو رکعت اسی طرح پڑھتا رہا تو میں نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فرماتے
ہیں اے مالک بن دینار اللہ تیری مغفرت
کرے بقدر اس نور کے جو تو نے میری امت
کی طرف ہدیہ کیا اور تجھے اسکا ثواب ملے ۔ اور

فی قصر یقال لہا المنیف قلت ما المنیف قال المطل علی اہل الجنۃ (از شرح الصدور ص۱۲۵)

اللہ تیرے لئے جنت میں ایک گھر بنائے جسکو منیف کہا جائے میں نے عرض کیا کہ منیف کیا ہے۔

الحاصل ان دس آیات اور بیس احادیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ ایک کا اجر عمل دوسرے کو پہنچ جاتا ہے تو میت کیلئے استغفار اور دعا اور ایصال ثواب بیکار نہیں بلکہ نافع ہے اور میت اس کا محتاج ہے اور وہ اس سے مسرور اور خوش ہوتا ہے اور اعزہ و احباب پر میت کا یہ حق ہے کہ وہ اس کے لئے حتی الامکان استغفار اور دعا و صدقات کریں اور اسکی امداد کریں۔

دلائل از اقوال سلف و خلف و کتب کلام و فقہ

شرح فقہ اکبر میں ہے ۔عند اہل السنۃ ان للانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ او صوما او حجا او صدقۃ او غیرہا (از شرح فقہ اکبر ص۱۱)

اہلسنت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا اس کے سوا ہو۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

انہ کان یضحی بکبشین احدہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاٰخر عن نفسہ فقیل لہ فقال امرنی بہ یعنی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ الترمذی ص۲۷۵)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو بکریاں ذبح کرتے اور قربانی کیا کرتے تھے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے اور ایک اپنی طرف سے تو ان سے دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ مجھے اسکا حضور نے حکم دیا ہے۔

(۲) حضرات حسنین کریمین کا فعل منقول ہے:

من ابی جعفر ان الحسن والحسین رضی اللہ عنہما کانا یعتقان عن علی رضی اللہ عنہ بعد موتہ۔ رواہ ابن ابی شیبہ (از شرح الصدور ص ۱۲۹)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان کی وفات کے بعد غلام آزاد کرتے تھے۔

(۳) عن سفیان قال کان یقال الاموات احوج الی الدعا من الاحیاء الی الطعام والشراب (از شرح الصدور ص ۱۲۷)

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی وہ فرماتے تھے کہ مُردوں کو دعا کی حاجت زندوں کو کھانے پینے کی حاجت سے زائد ہے۔

(۵) وقد نقل غیر واحد الاجماع علی ان الدعا ینفع المیت۔ (از شرح الصدور ص ۱۲۷)

بہت سے لوگوں سے منقول ہے کہ اس پر اجماع ہے کہ بیشک دعا میت کو نفع دیتی ہے۔

(۶) عن بعض السلف قال رأیت اخالی فی النوم بعد موتہ فقلت ایصل الیک دعاء الاحیاء قال ای واللہ یترفرف مثل النور ثم نلبسہ (از شرح الصدور ص ۱۲۸)

بعض سلف سے مروی ہے کہ میں نے اپنے بھائی کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا تو میں نے کہا کہ کیا تمہاری طرف زندوں کی دعا پہنچتی ہے اس نے کہا کہ ہاں خدا کی قسم نور کی طرح چمکتا ہوا لباس ریشمی ہو کر پھر ہم اسکو پہنتے ہیں۔

(۷) عن احمد بن حنبل قال اذا دخلتم المقابر فاقرؤا بفاتحۃ الکتاب والمعوذتین

حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۂ

وقل ھو اللہ احد واجعلوا ذلک لاھل المقابر فانہ یصل الیھم۔ (از شرح الصدور ص۱۳۰)

فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرو اور اسکا ثواب قبرستان والوں کو پہنچاؤ کہ بیشک وہ انھیں پہنچتا ہے۔

(۸) ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوٰۃ اوصوما اوصدقۃ اوغیرھا عند اھل السنۃ والجماعۃ۔ (از ہدایہ مجتبائی ص۲۹۶ ج۱)

بیشک انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو اہلسنت وجماعت کے نزدیک پہنچا سکتا ہے اب وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی نیک عمل ہو۔

(۹) مراقی الفلاح میں علامہ زیلعی سے ناقل ہیں:

فللانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ عند اھل السنۃ والجماعۃ صلوٰۃ کان اوصوما اوحجا اوصدقۃ او قرأۃ للقرآن اوللاذکار اوغیر ذلک من انواع البر ویصل ذلک الی المیت وینفعہ (از طحطاوی ص۳۶۳)

اہلسنت وجماعت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا قرآن واذکار کے پڑھنے کا اجر ہو یا ان کے سوا اور کوئی نیک عمل ہوں تو یہ میت کو پہونچے گا اور نفع دیگا۔

(۱۰) در مختار میں ہے۔ الاصل ان کل من اتی بعبادۃ ما لہ جعل ثوابھا لغیرہ وان نواھا عند الفعل لنفسہ لظاھر الادلۃ۔ (از شامی ص۲۳۲ ج۲)

قاعدہ یہ ہے کہ جو اپنے مال کا صدقہ کرے تو اس کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے اگرچہ اس کے کرتے وقت اپنے لئے نیت کی ہو کہ اسکی دلیلیں ظاہر ہیں۔

(۱۱) فتاوی سراجیہ میں ہے: من حج عن

جس نے غیر کی طرف سے حج کیا بغیر اسکے حکم

غیرہ بغیر امرہ وجعل ثوابہ لہ لیصل الثواب الی ذلک الغیر (ص ۱۹۵ ج ۱)

کے اور اس کا ثواب اس کے لئے کیا تو اس غیر کو یہ ثواب پہنچے گا۔

(۱۲) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:

فللانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ عند اہل السنۃ والجماعۃ سواء کان المجعول لہ حیا او میتا من غیر ان ینقص من اجرہ شیئ۔ (طحطاوی ص ۳۶۳)

انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچائے اہل سنت وجماعت کے نزدیک وہ غیر زندہ ہو یا مردہ بغیر اسکے کہ اجر سے کچھ کم ہو۔

(۱۳) عقائد کی مشہور کتاب شرح عقائد میں ہے:

وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتہم ای صدقۃ الاحیاء عنہم ای عن الاموات نفع لہم ای الاموات ص ۲۲۰

مردوں کیلئے زندوں کی دعا اور صدقہ کرنے میں ان کو نفع ہے۔

(۱۴) عینی شرح کنز الدقائق میں ہے:

ان الانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ کان او صوما او حجا او صدقۃ او قراءۃ القرآن او ذکرا او غیر ذلک من جمیع انواع البر ویصل ذلک الی المیت وینفعہ عند اہل السنۃ والجماعۃ (عینی ص ۱۱۱ ج ۱)

بیشک آدمی اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو بھیج سکتا ہے وہ نماز ہو یا روزہ ہو، حج ہو یا صدقہ یا تلاوت قرآن ہو یا کوئی اور ذکر ہو یا نیکیوں سے کوئی نیکی ہو مردہ کے لئے اس کو نفع دیگا یہ اہلسنت وجماعت کے نزدیک ہے۔

(۱۵) عقائد کی مشہور کتاب تکمیل الایمان میں ہے:

وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتھم عنھم نفع لھم. در دعاہائے زندگان مر مردہ ہا را وصدقہ دادن بہ نیت ثواب ایشاں را نفع عظیم است مر مردہ ہا را واحادیث و آثار دریں باب بسیار است ونماز جنازہ نیز ازیں باب است.

مُردوں کے لیے زندوں کے دعا کرنے اور صدقہ کرنے میں ان کو نفع ہے اور بہت بڑا نفع ہے۔ اسکے لیے حدیثیں بہت سی وارد ہیں۔ خود نماز جنازہ بھی تو دعا ہی ہے۔
(از تکمیل الایمان ص۲۳ و ص۲۴)

(۱۶) مانعین کے استاد الکل حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی گنہگار، فاسق کیلئے فاتحہ کو لازم ٹھہراتے ہیں۔ تفسیر عزیزی میں ہے۔

بعد از مردن او فاسق را بآئین مسلمانان غسل باید داد و باستغفار و فاتحہ و درود و صدقات وخیرات لازم باید شمرد
(از تفسیر عزیزی ص۱۸۲)

مرنے کے بعد فاسق مومن کو مسلمانوں کے طریقے پر غسل دیں اور استغفار اور فاتحہ و درود اور صدقات وخیرات اس کے لیے لازم تصور کریں۔

(۱۷) رد المحتار شامی میں فرماتے ہیں:

الافضل لمن یتصدق نفلا ان ینوی لجمیع المومنین والمومنات لانھا تصل الیھم ولا ینقص من اجرہ شیئ کذا فی تاتارخانیہ والمحیط. (ص۳۴ ج۲)

جو صدقہ نفل دے تو اسکے لئے افضل یہ ہے کہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی نیت کرے کہ وہ انھیں پہنچے گا اور اسکے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا اسیطرح تاتارخانیہ اور محیط میں ہے؛

(۱۸) درۃ الناصحین میں ہے: اجمعوا علی ان الاستغفار والدعاء والصدقۃ والحج

علما نے اس پر اجماع کیا ہے کہ استغفار اور دعا اور صدقہ اور حج اور آزاد کرنا بہت

والعتق ينفع الميت ويصل اليه ثوابه — کو نفع دیتا ہے اور اس کا ثواب اس کو پہنچتا ہے

(ص ۱۴۳ ج ۱)

(۱۹) علامہ شامی گشت وچیز کا عمل تعلیم کرتے ہیں تو پہلے انہیں فاتحہ دینے کا حکم فرماتے ہیں

فليقف علىٰ مكان عال مستقبل القبلة ويقرأ الفاتحة ويهدى ثوابها للنبي صلى الله عليه وسلم ثم يهدى ثواب ذلك لسيدى احمد بن علوان. — تو وہ کسی بلند جگہ پر کھڑا ہو قبلہ رو ہو کر اور فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرے۔ پھر سید احمد بن علوان کو ہدیہ کرے (از شامی ص ۲۴۳ ج ۳)

(۲۰) خود مانعین کے مسلم پیشوا و امام مولوی اسمٰعیل دہلوی صراط مستقیم میں لکھتے ہیں :

پس درخوبی ایں قدر امر از امور مروجہ فاتحہ واعراس و نذر و نیاز اموات شک وشبہ نیست (از صراط مستقیم ص ۵۵) — پس ان امور کی خوبی میں فاتحہ، عرس، نذر و نیاز اموات میں شک اور شبہ نہیں ہے۔

(۲۱) یہی اسمٰعیل صاحب اسی صراط مستقیم میں فاتحہ کی تاکید کرتے ہیں :

ہر گاہ ایصال نفع بمیت منظور دارد موقوف بر اطعام نگذارد کہ اگر میسر باشد بہتر ست والا صرف ثواب فاتحہ واخلاص بہترین ثوابہا است۔ (از صراط مستقیم ص ۶۵) — جب کبھی میت کو نفع پہنچانا منظور ہو تو اسے کھانا کھلانے پر موقوف نہ رکھیں اگر میسر ہو تو بہتر ہے ورنہ صرف سورہ فاتحہ واخلاص کا ثواب بہترین ثواب ہے۔

(۲۲) تمام طائفہ مانعین کے مسلم پیر و مرشد شاہ امداد اللہ صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ میں تحریر کرتے ہیں۔

سلف میں تو یہ عادت تھی کہ مثلاً کھانا پکا کر مسکین کو کھلا دیا اور

اور دل سے ایصال ثواب کی نیت کرلی۔ متاخرین میں کسی کو خیال ہوا کہ جیسے نماز میں نیت ہر چند دل سے کافی ہے مگر موافقت قلب ولسان کے لئے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے۔ اسی طرح اگر یہاں (فاتحہ میں) زبان سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہنچ جائے تو بہتر ہے۔ پھر کسی کو خیال ہوا کہ لفظ اس کا مشار الیہ اگر روبرو موجود ہو تو زیادہ استحضار قلب ہو کھانا روبرو لانے لگے۔ کسی کو یہ خیال ہوا کہ یہ ایک دعا ہے اسکے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھا جائے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے اور اس کلام کا ثواب بھی پہنچ جاوے گا کہ جمع بین العبادتین ہے۔ قرآن شریف کی بعض سورتیں بھی جو لفظوں میں مختصر اور ثواب میں بہت زیادہ ہیں پڑھی جانے لگیں۔ کسی نے خیال کیا کہ دعا کیلئے رفع یدین سنت ہے ہاتھ بھی اٹھانے لگے کسی نے خیال کیا کہ کھانا جو مسکین کو دیا جاوے گا اسکے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے۔ پانی پلانا بڑا ثواب ہے اس پانی کو بھی کھانے کے ساتھ رکھ لیا بس یہ ہیئت کذائیہ حاصل ہو گئی۔

(از فیصلہ ہفت مسئلہ ص۶)

حاصل بحث یہ ہے کہ مسلک اہل سنت ان تمام آیات واحادیث اور اقوال سلف و خلف کے موافق ہے اور مانعین کے اکابر بھی کہتے ہیں۔ اور وہابیہ کے اقوال ان سب سے خلاف اور خود اپنے امام واستاد و پیر سب کے خلاف ہیں۔ اس کو ابھی اور بھی لکھا جاتا۔ لیکن بخوف طوالت اسی پر اختصار کیا جاتا ہے۔

—۔۔۔—

مسئلہ سوم

ایں وہابیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ سوم بدعت و مکروہ ہے مشابہ بہ ہنود ہے بلکہ کفر تک ہے۔

سوم و دہم و چہلم وغیرہ ہمہ بدعات ماخوذ از کفار ہنود ست (از فتاوی امدادیہ صفہ) سویم دہم و چہلم جملہ رسوم ہنود کی ہیں (از فتاوی رشیدیہ صفہ ۱۳۲ ج ۱) مجتمع ہونا عزیز و اقرب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہوکر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے (از فتاویٰ رشیدیہ صفہ ۱۳۲ ج ۱) اور تقویۃ الایمان و تذکیر الاخوان میں اسکو کفریات میں شمار کیا ہے۔

اہلسنت کے نزدیک سوم جائز و مباح اور امر خیر ہے۔ اور ایصال ثواب کے اقسام میں داخل ہے جو مستحب و مستحسن ہے۔ دلائل اس کے یہ ہیں:

دلائل از آیات

آیت (۱) وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا

پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انھیں بھی کچھ دو اور انھیں اچھی بات کہو۔

(از نساء، پ ۴، ع ۲)

تفسیر مدارک میں تحت آیۃ فرماتے ہیں:

واذا حضر القسمة ای قسمة الترکة — اور جب ترکہ کی تقسیم کے وقت وہ رشتہ دار

واولوا القربی (ممن لا یرث) والیتامی والمساکین من الاجانب (فارزقوهم) فاعطوهم (منه) مما ترك الوالدان والاقربون وهو امر ندب وهو باق لم ینسخ

جو وارث نہ ہوں اور اجنبی یتیم ومساکین آجائیں تو انھیں کچھ دو اس ترکہ سے اور یہ امر استحبابی ہے۔ جو باقی ہے منسوخ نہیں ہوا۔ (از مدارک صفحہ ۱۹۳ ج ۱)

یہ مسئلہ فقہ میں موجود ہے کہ تعزیت کے لئے تین دن ہیں اور تیسرا دن تعزیت کا آخری دن ہے تو میت کا ترکہ اسی دن تقسیم کیا جاتا تھا۔ اور روز سوم کی تخصیص اس بنا پر بھی تھی کہ اعزہ اقرباء دور دراز مقاموں پر رہتے ہیں تو روز سوم تک خبر موت سنکر آجاتے ہیں۔ تو روز سوم کا تقسیم کے لئے مقرر کرنا اس بنا پر بھی مناسب ہوا۔ تو بوقت تقسیم وارثوں کو تو ان کا شرعی حصہ ملے گا اور جو اعزہ میں وارث نہ ہوں۔ یا اجنبی یتیم ومساکین ہوں یہ آیت انھیں مال متروکہ میں سے کچھ دینے کا حکم کرتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب ان سب کا اجتماع ہوگا تو اس میں افضل ذکر قرآن کریم کی تلاوت اور کلمہ طیبہ کا ورد اور میت کے لئے دعاء و استغفار اور صدقات وایصال ثواب کرنا حق میت ہے جو ان کے ذمہ پر ہے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام انصار قبر پر جمع ہو کر قرآن مجید اپنے میت کے لئے پڑھا کرتے تھے۔ علامہ سیوطی نے اس کی روایت کی۔

اخرج الخلال فی الجامع عن الشعبی قال كانت الانصار اذا مات لهم المیت اختلفوا الی قبره یقرءون له القرآن (از شرح الصدور صفحہ ۱۳)

خلال نے بروایت شعبی تخریج حدیث کی اور کہا کہ انصار میں جب کوئی فوت ہوجاتا تو وہ لوگ جمع ہوکر اسکی قبر کی طرف پہنچتے اور اس کے لئے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔

پھر ہر زمانہ میں مسلمان اپنے میت کے لئے ایسا اجتماع کرتے رہے تو اس پر اجماع

ہوگیا۔ چنانچہ علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں:

ان المسلمین مازالوا فی کل عصر یجتمعون ویقرؤن لموتاھم من غیر نکیر فکان ذالک اجماعا (از شرح الصدور صفحہ ۱۳)

بیشک مسلمان ہمیشہ سے ہر زمانہ میں جمع ہوتے ہیں اور اپنے اموات کے لئے بلا انکار قرآن شریف پڑھتے ہیں تو یہ اجماع ہوگیا۔

توجس پر امت کا اجماع ہوگیا اسکو بدعت کہنا کس قدر جہالت اور دلیری ہے خود مانعین کے استاد الکل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے خاندان میں سوم ہوتا تھا ملفوظات میں ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کا سوم ہوا اور ایسا زبردست ہوا

روز سوم کثرت ہجوم مردم آں قدر بود کہ بیروں از حساب است ہشتاد ویک ختم کلام اللہ بہ شمار آمدہ زیادہ ہم شدہ باشد وکلمہ را حصر نیست

تیسرے روز آدمیوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ حساب سے باہر ہے۔ اکیاسی ختم کلام اللہ تو شمار میں آئے اور اس سے زیادہ بھی ہوئے ہونگے اور کلمہ شریف کی تو کوئی شمار ہی نہیں

(ملفوظات عزیزی صفحہ [illegible])

اب گنگوہی صاحب اور سارے اکابر وہابیہ دیکھیں کہ اس میں دن کا تعین بھی ہے۔ اجتماع بھی ایسا ہے کہ شمار سے باہر ہے اور قرآن خوانی بھی ایسی ہے کہ اکیاسی تو شمار میں آئے اور کلمہ طیبہ بھی پڑھا گیا اور وہ بھی لاکھ یا سوا لاکھ نہیں بلکہ بیشمار و بے حساب ہے۔ قرآن کی قرات تو ایسی نہیں جس کے لئے دلائل کی حاجت ہو لیکن پھر بھی ایک حدیث پیش ہی کردی جائے۔

حدیث اخرج ابن مندہ عن عمر بن مرۃ قال اذ دخل الانسان قبرہ فینبغی

ابن مندہ نے حضرت عمر بن مرہ سے تخریج کی انہوں نے کہا کہ جب انسان اپنی قبر میں پہنچا کر

ملك عن شماله فيجي القرآن فيمنعه فيقول مالي ولك فوالله ما كان يعمل بك فيقول اوليس كنت في جوفه فلا يزال حتى ينجي صاحبه۔ (از شرح الصدور ص ۱۲)

ہے تو ایک فرشتہ بائیں جانب سے آتا ہے پھر قرآن مجید آتا ہے اور اسکو منع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اور تجھے کیلئے کیا میں اسکے جوف میں نہیں تھا۔ تو اسیطرح روکتا ہے یہانتک کہ اسکو نجات دلاتا ہے۔

حدیث۔ عن ابی امامة الباهلی قال اقرؤا القرآن فانه یاتی یوم القیمة شفیعا لاصحابه

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی کہا قرآن پڑھا کرو کہ وہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔

اب کلمہ طیبہ کے متعلق بھی چند دلائل پیش کردوں۔

حدیث ۱۔ عن ابی هريرة قال النبی صلے الله علیه وسلم اکثروا من شهادة ان لا اله الا الله قبل ان یحال بینکم وبینها ولقنوها موتاکم (رواه ابو یعلی وابن عدی از جامع صغیر ص ۵۳ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلمہ شہادت بکثرت پڑھا کرو پہلے اس سے کہ تمہارے اور اسکے درمیان جدائیگی ہو۔ اور اپنے مردوں کو اسکی تلقین کیا کرو۔

حدیث ۲۔ عن انس قال النبی صلی الله علیه وسلم اکثروا فی الجنازة قول لا اله الا الله (رواه الدیلمی فی مسند الفردوس (از جامع صغیر ص ۵۳ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنازہ میں کلمہ طیبہ زیادہ پڑھا کرو۔

حدیث ۳۔ عن ابن عباس ان رسول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اخبرنی جبرئیل ان لا الہ الا اللہ انس للمسلم عند موتہ وفی قبرہ وحین یخرج من قبرہ (از شرح الصدور مصری ص۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرئیل نے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ مسلمان کیلئے باعث انس ہے اسکی موت کے وقت اور اسکی قبر میں اور جب قبر سے اٹھایا جائیگا۔

حدیث ۲۴۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ سبعین الف مرۃ غفر لہ (از شرح شفا علی القاری ج ۲ ص ۳۹۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ ستر ہزار مرتبہ کہا تو وہ بخشدیا جائے گا۔

بالجملہ ان احادیث سے ثابت ہوگیا کہ ثواب کلمہ طیبہ میت کے لئے باعث انس اور سبب مغفرت ہے تو قرآن کریم اور کلمہ طیبہ ہی سوم میں پڑھا جاتا ہے اسی کو عرف میں سوم اور تیجہ کہتے ہیں اور یہ ایسے سبب مغفرت ہیں کہ حضرت علامہ علی قاری نے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے۔ اسی شرح شفا میں ہے:

حکی عن العارف باللہ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ انہ قال بلغنی عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ من قال لا الہ الا اللہ سبعین الف مرۃ غفر لہ وکنت ذکرت ھذا العدد وما عینتہ لاحد حتی اجتمعت فی ضیافۃ مع شاب مشتہر بالمکاشفۃ فبکی اثناء الاکل فسألتہ عن

حضرت عارف باللہ محی الدین العربی رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے حضور کی یہ حدیث پہنچی تھی کہ جس نے لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار کہا تو وہ مغفرت کر دیا جائے گا اور میں نے اتنی مقدار پڑھ لی تھی لیکن کسی کو بتائی نہیں تھی یہاں تک کہ میں ایک دعوت میں ایک جوان کیساتھ جمع ہوا جو کشفیہ بکاشفہ تھا تو اس نے کھانے کے درمیان

حالہ فقال اری امی وابی یعذبان فقلت فی نفسی وھبت ثواب التھلیل الجلیل لمیت ھذا الرجل الجمیل فضحک فسألتہ فقال ارتفع عنھما العذاب فعرفت صحۃ الحدیث بکشفہ وصحۃ کشفہ بثبوت الحدیث۔

(از شرح شفا مصری لعلی قاری ص ۳۹۹ ج ۲)

رونا شروع کردیا میں نے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے جواب میں کہا کہ میں اپنی ماں اور باپ کو عذاب میں مبتلا دیکھتا ہوں۔ تو میں نے اپنے دل میں ستر ہزار کلمہ شریف کا ثواب انکو بخش دیا تو وہ جوان ہنسنے لگا میں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ان دونوں سے عذاب اٹھا لیا گیا۔ تو میں نے حدیث کی صحت اسکے

خود مخالفین کے استاذ الکل مولوی قاسم نانوتوی نے بھی تحذیر الناس میں ایسا ہی ایک واقعہ یوں نقل کیا ہے:

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہوگیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کلمہ پڑھا تھا یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اسقدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اسکو اطلاع نہ کی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے آپ نے پھر سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث معلوم سے معلوم ہوئی۔ اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہوگئی۔ (از تحذیر الناس ص ۴۳)

ان واقعات سے ثابت ہوگیا کہ کلمہ طیبہ کے ثواب سے میت کی مغفرت ہوجاتی ہے۔ تو اب

مانعین کا سوم کو منع کرنا یا رد کرنا گویا میت کے ساتھ عداوت ہے۔ انکی اصل یہ دلائل مسلک اہل سنت کی تائید کرتے ہیں۔ اور وہابیہ کا عقیدہ ان دلائل کے خلاف ہے تو حق و باطل کا فیصلہ ہوگیا۔ اور مسلک اہل سنت کی صحت و حقانیت اور عقیدہ وہابیہ کی غلطی اور بطلان آفتاب کی طرح روشن ہوگیا۔

مسئلہ عرس

عقیدہ وھابیہ

• طریقہ معینہ عرس کا طریقہ سنت کیخلاف ہے اہنا بدعت ہو (از فتاوی رشیدیہ ص۱۲۰)
الجواب کسی عرس و مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس و مولود درست نہیں (از فتاوے رشیدیہ ص۱۱۴ ج ۲)

اھلسنت کے نزدیک عرس جائز و مباح ہے اور احیاء اموات کے لئے فائدہ مند ہے اور انکی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) وسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا۔
(از سورہ مریم۔ پ ۱۶ ع ۲)

اور سلامتی ہے یحییٰ پر جس دن پیدا ہوا۔ اور جس دن مریگا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔

آیت (۲) والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا
(سورہ مریم۔ پ ۱۶ ع ۲)

عیسیٰ نے کہا اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

ان آیات میں بوقت وفات کو سلامتی کے ساتھ ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ یوم وفات کی سلامتی حضرات انبیاء و اولیاء کی امت کے اور بعد والوں کے حق میں، یادگار ہے تو اسی یوم وفات کی یادگار کا نام عرس ہے۔ تو عرس کی اصل ان آیات سے ثابت ہو گئی اسی طرح حدیث سے ثابت ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قبور الشھداء باحد علی راس کل حول۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کی قبروں پر ہر سال کے کنارے پر تشریف لایا کرتے تھے۔

حدیث (۲) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزور الشھداء باحد فی کل حول واذا بلغ الشعب رفع صوتہ فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ثم ابوبکر رضی اللہ عنہ کل حول یفعل مثل ذلک ثم عمر ابن الخطاب ثم عثمان رضی اللہ عنہما وکانت فاطمۃ تاتیھم وتدعو۔

(رواہ البیہقی از شرح الصدور ص)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت قبور کیلئے ہر سال تشریف لاتے اور جب شعب کے قریب پہنچتے تو بلند آواز سے فرماتے سلام علیکم (الی آخرہ) یعنی تم پر سلامتی ہے اسکے بدلے میں جو تم نے صبر کیا تو کیا اچھی ہے تمہاری قیام گاہ، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر سال اسی طرح کرتے رہے پھر حضرت عمر بن خطاب پھر حضرت عثمان غنی اور حضرت فاطمہ آتی اور دعا کرتی تھیں رضی اللہ عنہم۔

ان احادیث میں یہ تو صاف موجود ہے کہ حضور ہر سال احد میں تشریف لاتے اور قبور شہداء کی زیارت فرماتے اور سال سے مراد ان کا وہی جنگ احد کا واقعہ

ہے۔ یعنی جب جنگ احد کا وہی دن یعنی شہدار کا یوم وفات وشہادت آتا اس میں تشریف لاتے تو یوم وفات پر زیارت کے لئے مزار پر حاضر ہوتے اور ایصال ثواب کرتے اور ان سے کسب فیض کا نام عرس ہے تو گویا عرس کی اصل فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فعل خلفائے راشدین سے ثابت ہوئی۔ فتاوٰے دیوبند کے صفحہ ۱۳۱ ج ۲ میں بھی اس حدیث کو نقل کرکے سالانہ حاضری کو مستحب قرار دیا۔ تو عرس کی اصل قرآن وحدیث سے ثابت ہوئی اور یہ سنت شارع علیہ السلام وسنت خلفائے راشدین ثابت ہوا۔

دلائل از اقوال سلف وخلف

عرس کی اصل تو شارع علیہ السلام وفعل خلفائے راشدین سے ثابت ہو چکی لیکن متاخرین نے اپنے زمانے میں اس پر التزام کر لیا تو اسی وجہ سے یہ متاخرین کی طرف منسوب ہو گیا۔ چنانچہ حضرت شیخ محقق مولینا عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب ماثبت من السنہ میں فرمایا:

(۱) ذکر بعض المتاخرین من مشائخ المغرب ان الیوم الذی وصلوا الی جناب العزۃ وحظائر القدس یرجے فیہ من الخیر والبرکۃ والنورانیۃ اکثر واوفر من سائر الایام (پھر بعد سطرکے فرمایا) وانما ھو من مستحسنات المتاخرین۔

اور بعض مغرب کے مشائخ متاخرین نے ذکر کیا کہ وہ دن جس میں یہ جناب الٰہی میں پہنچے اس میں خیر و برکت اور نورانیت کی اور ایام سے زیادہ امید کی جاتی ہے تو یہ عرس متاخرین کی مستحسن کی ہوئی چیزوں سے قرار پایا۔

(از ماثبت من السنہ صفحہ ۱۶۲)

(۲) مخالفین کے استاذ الکل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے

حضرت امیر و ذریت طاہرہ او را تمام امت
بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و امور
تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند و فاتحہ
درود و صدقات و نذر و نیاز و منت بنام
ایشاں رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع
اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است و نام شیخین
را دریں مقامات کسی بر زبان نمی آرد و
فاتحہ و درود و نذر و منت و عرس و مجلس
کے شریک نمی کنند.

(از تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ فخر المطابع ص ۲۳۹)

حضرت علی اور ان کی اولاد طاہرہ کو تمام
امت پیروں اور مرشدوں کی طرح مانتی ہے
اور امور تکوینیہ کو ان سے وابستہ جانتی ہے
اور فاتحہ اور درود اور صدقات اور نذر و
نیاز اور منت ان کی رائج و معمول ہے
جیسا کہ تمام اولیاء سے یہی معاملہ ہے
اور شیخین کا ان میں کوئی زبان پر نام بھی
نہیں لیتا اور فاتحہ اور درود اور نذر و منت
اور عرس و مجلس میں شریک نہیں کرتا۔

(۳) مخالفین کے مسلم پیشوا امام مولوی اسمٰعیل دہلوی صراط مستقیم میں لکھتے ہیں۔

پس در خوبی اینقدر امر از امور مرسومہ
فاتحہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و
شبہ نیست

پس ان امور فاتحہ، عرس، نذر و نیاز
کی خوبی میں شک و شبہ نہیں ہے
(از صراط مستقیم ص ۵۵)

(۴) خود مخالفین کے مسلم فتاوٰے دیوبند میں ہے۔

"کوئی شخص کسی کے مزار پر بالتعین تاریخ و بلا اہتمام خاص کے اگر ہمیشہ سالانہ بھی جایا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ مستحب ہے (از فتاوے دیوبند ص ۲۶۔)

الحاصل عرس کے جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہونے پر کافی دلائل موجود ہیں۔ جن سے اہل سنت کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ اور مخالفین کے پیشواؤں نے بھی

کے جواز و استحباب کا اعتراف کرلیا تو وہابیہ کا اسکو ناجائز و بدعت کہنا غلط و باطل قرار پایا۔

مسئلہ گیارہویں شریف

یہ کوئی نئی چیز نہیں جس پہ دلائل پیش کئے جائیں جو دلائل عرس کے ہیں وہی دلائل گیارہویں کے ہیں کہ نام کے بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔ بلکہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کا نام گیارہویں شریف عرف عام میں مشہور ہوگیا ہے۔ اس کی اصل اس طرح ہے کہ حضرت محقق شیخ عبدالحق دہلوی نے ماثبت من السنۃ میں تحریر فرمایا۔

قلت فبهذه الرواية يكون عرس تاسع ربيع الآخر وهذا هو الذي ادركنا عليه سيدنا الشيخ الامام العارف الكامل الشيخ عبد الوهاب القادري المكي فانه قدس سره كان يحافظ في يوم عرسه هذا التاريخ اما اعتمادا على هذه الرواية او على ما رأى من شيخه على المتقي ومن غيره من المشائخ وقد اشتهر في ديارنا هذا اليوم الحادي عشر وهو المتعارف

میں کہتا ہوں کہ یوم وفات ۹ ربیع الاخر کی روایت سے عرس ۹ ربیع الاخر کو ہونا چاہیے۔ یہ وہ ہے جس پر ہم نے امام عارف شیخ عبدالوہاب قادری مکی کو پایا کہ وہ یوم عرس اسی تاریخ کو قرار دیتے اس روایت کے اعتماد پر۔ یا اپنے شیخ علی متقی وغیرہ کا عمل دیکھ کر اور ہمارے ہندوستان میں یوم عرس ۱۱ ربیع الاخر کو مشہور ہوگیا ہے اور اہل ہند کے مشائخ میں یہی تاریخ ۱۱ متعارف ہے۔

عند مشائخنا من اهل الهند من

الاولاد۔ (از ماثبت من السنۃ ص۱۴۳)

اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضور غوث اعظم کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ حضرات اولیاء ہند کے نزدیک ان کی تاریخ وصال ۱۱ ربیع الآخر ہے تو اسی بنا پر اس کو گیارہویں کہنے لگے پھر اس کو جس تاریخ پر چاہتے ہیں کر لیتے ہیں تو اس میں تعیین تاریخ بھی ضروری نہیں تو پھر اس میں مخالفین کو بھی انکار نہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مخالفین کے مسلم پیشوا مولوی رشید احمد کے فتاوے رشیدیہ میں ہے۔

"ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں توشہ کرنا درست ہے (از فتادے رشیدیہ ص۵۲ ج۱)

تو جب گیارہویں شریف کو امام الوہابیہ درست لکھ رہے ہیں تو پھر اس پر کسی وہابی کو اعتراض کا کوئی حق باقی نہیں رہا۔

لہذا مسلک اہلسنت کی تائید کتابوں سے کیا خود مخالفین کے پیشواؤں سے ثابت ہو گئی۔ فالحمد للہ رب العلمین وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

خاتمۃ الکتاب ان مسائل مختلف فیہا پر ہم نے اسلام کے ہر سہ دلائل قرآن وحدیث اور اجماع واقوال سلف وخلف سے کافی دلائل پیش کر دیئے جو ایک منصف مزاج وطالب تحقیق کے لئے بہت کافی ہیں۔ اگرچہ شرعاً مدعی جواز واباحت کے لئے دلائل پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کہ دلائل کا پیش کرنا جو عدم جواز یا مکروہ وحرام کا مدعی ہو اسپر ہوتا ہے۔ فقہ کی مشہور کتاب ردالمحتار

شامی میں ہے:

لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ او الکراھۃ الذین لا بد لھما من دلیل بل فی القول بالاباحۃ التی ھی الاصل۔ (رد شامی مصری ج ۱ ص ۵۰)

وہ حرمت یا کراہت جن کے لیے دلیل ضروری ہے ان کے ثابت کرنے میں اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے میں احتیاط نہیں ہے بلکہ وہ اباحت جو اصل ہے اسکے قول میں احتیاط ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ دلیل کا مطالبہ اس پر ہے جو کسی چیز کو مکروہ یا حرام کہے اور جو جائز یا مباح کہتا ہے اس پر دلیل کا مطالبہ نہیں کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے تو ان مسائل مختلف فیہا کو وہابیہ ناجائز و حرام کہتے ہیں جیسا کہ ان کے فتاووں کی عبارات سے ثابت ہوگیا۔ تو دلائل اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرنا وہابیہ پر لازم ہے لیکن وہ اپنا بار اس طرح اتار دیتے ہیں کہ ہمارے عوام اہلسنت سے مطالبہ کرتے ہیں اور یہ بیچارے ناواقفی سے دلیل کا پیش کرنا اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔ باوجودیکہ ہمارے لیے یہی زبردست دلیل ہے کہ جب وہابیہ اپنے دعوے حرمت و عدم جواز پر کوئی دلیل پیش نہ کرسکے تو ان کا دلیل پیش نہ کرنا اسکے جواز و مباح ہونے کی دلیل ہے۔ کہ جب کسی کی کراہت یا حرمت دلیل سے ثابت نہ ہوگی تو وہ اپنی اصل اباحت و جواز پر رہا تو ہم نے اپنے عوام کے مطالبہ اور تسکین خاطر کے لیے ہر مسئلہ پر کافی دلائل پیش کردیئے بلکہ اس سے زائد اور بھی پیش کئے جاسکتے ہیں لیکن اصل اشیاء میں مباح ہونا ہماری اصل زبردست دلیل ہے چنانچہ اس دعوے کو دلائل سے ثابت کردیا جائے تو میں اپنے طریقہ پر پہلے آیات سے پھر احادیث سے پھر اقوال سلف و خلف سے ثبوت پیش کرتا ہوں۔

آیت (۱) یا ایھا الذین آمنوا لا تسئلوا — اے ایمان والو وہ باتیں نہ پوچھو کہ اگر تم

عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ

یہ کھول دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر قرآن اترتے وقت پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ نے ان سے معافی فرمائی ہے۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورہ المائدہ پ ۷)

آیت (۲) کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔

کھاؤ اور پیو اور حد سے آگے نہ بڑھو بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا

(سورہ اعراف پ ۸)

تفسیر خازن میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

فی الآیۃ دلیل علی ان جمیع المطعومات والمشروبات حلال الا ما خصہ الشرع بدلیل فی التحریم لان الاصل فی جمیع الاشیاء الاباحۃ الا ما حظرہ الشارع وثبت تحریمہ بدلیل منفصل۔

آیت میں اس پر دلیل ہے کہ تمام کھانے اور پینے کی چیزیں حلال ہیں مگر وہ چیز جس کو شریعت نے حرمت کی دلیل کے ساتھ خاص کیا ہو اسلئے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہونا ہے مگر وہ کہ شارع نے جسکی ممانعت کی ہو اور اسکی حرمت جدا دلیل سے ثابت ہو چکی ہو۔

(از تفسیر خازن مصری ص۱۴۲ ج ۲)

آیت (۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (سورہ بقر پ ۲)

اے ایمان والو کھاؤ وہ پاکیزہ چیزیں جو ہمنے تم کو دی ہیں اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو۔

تفسیر احمدی میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

یتمسک بمثل هذه الآیات علی ان

ان جیسی آیات سے اس بات پر تمسک کیا

الاصل فی الاشیاء الاباحة ما لم یقم دلیل الحرمة (از تفسیر احمدی صفحہ ۳۴۲ ج ۱)

گیا کہ اشیاء میں اصل مباح ہونا ہے جب تک دلیل حرمت قائم نہ ہو۔

ان آیات اور ان کی تفاسیر سے ثابت ہو گیا کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے ہاں جب اس پر کراہت یا حرمت کی خاص منفصل دلیل قائم ہو جائے تو وہ مکروہ یا حرام ہو سکتی ہے تو یہ دعویٰ جس طرح آیات سے ثابت ہے اسی طرح احادیث سے بھی ثابت ہے چنانچہ ترمذی شریف میں ہے:

حدیث عن سلمان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفی عنہ (از ترمذی علیمی صفحہ ۲۰۷ ج ۱)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وہ ہے جسکو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جسکو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس سے سکوت کیا تو وہ ان سے ہے جن کی معافی دیدی گئی۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی اس حدیث کی شرح اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:

این دلیل است بر آنکہ اصل در اشیاء اباحت است. (از اشعۃ اللمعات کشوری صفحہ ۲۰۶ ج ۳)

یہ حدیث اسکی دلیل ہے کہ اصل اشیاء میں مباح ہوتا ہے۔

حدیث عن ابن عباس قال کان اھل الجاھلیة یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ نبیہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے کہا اہل جاہلیت بہت سی چیزیں کھاتے اور بہت سی چیزیں ناپاک سمجھ کر چھوڑ دیتے پھر جب اللہ نے اپنے نبی کو مبعوث کیا

فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سكت عنه فهو عفو
(رواه ابوداؤد، از مشکوٰۃ ص۳۶۳)

اور اپنی کتاب نازل فرمائی اور حلال کو حلال کیا اور حرام کو حرام کیا تو جسکو حلال کیا تو وہ حلال ہے اور جسکو حرام کیا تو وہ حرام ہے اور جس سے سکوت کیا تو وہ معاف ہے۔

شیخ محقق اس حدیث کی شرح اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔

ازیں جا معلوم می شود کہ اصل در اشیاء اباحت است۔ (از اشعۃ اللمعات ص۴۷ ج۲)

اس جگہ سے معلوم ہوا کہ اصل اشیاء میں مباح ہونا ہے۔

بالجملہ ان آیات واحادیث سے یہ ثابت ہوگیا کہ اشیاء میں اصل مباح اور جائز ہونا ہے اب اقوال فقہاء سلف ملاحظہ کیجئے۔

(۱) فقہ کی مشہور کتاب در مختار میں ہے؛

ان الفقهاء كثيرا ما يلهجون (اى يلقون كثيرا) بان الاصل الاباحة.

بیشک فقہاء بکثرت کہتے ہیں کہ اصل مباح ہوتا ہے۔ (از در مختار ص۴۲ ج۱)

(۲) حموی شرح الاشباہ والنظائر میں ہے۔

ان المختار ان الاصل الاباحة عند جمهور اصحابنا. (از حموی ص۸۳)

ہمارے تمام اصحاب کے نزدیک مختار یہ ہے کہ اصل مباح ہوتا ہے۔

(۳) رد المحتار میں تحریر سے ناقل ہیں۔

بان المختار ان الاصل الاباحة عند الجمهور من الحنفية والشافعية.
(از رد المحتار ص۴۲ ج۱)

تمام حنفیوں اور شافعیوں کے نزدیک مختار مذہب یہ ہے کہ اصل مباح ہوتا ہے

(۴) ولا يلزم من ترك المستحب ثبوت الكراهة اذ لابد لها من دليل خاص۔ (از ردالمحتار صفحہ ۷ ج ۱)

اور مستحب کرنے کے ترک سے کراہت کا ثابت ہونا لازم نہیں آتا اسلئے کہ کراہت کیلئے دلیل خاص ضروری ہے۔

(۵) سیدی عبدالوہاب شعرانی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

جميع ما سكت الشرع عنه ولم يتعرض فيه لامور الا نهى فهو عافية وتوسعة على الامة فليس لاحد ان يحجره عليهم (از میزان مصری صفحہ ۷ ج ۱)

تمام وہ چیزیں جن سے شریعت نے سکوت کیا ہو اور منع کرنے اور نہ کرنے کے درپے نہیں ہوئی تو وہ امت کیلئے معاف ہے اور گنجائش ہے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ ان کو اس سے روکے۔

الحاصل ان آیات واحادیث واقوال فقہاء کرام سے یہ ثابت ہوگیا کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جب تک اس پر کوئی خاص دلیل حرمت قائم نہ ہو۔ تو ان مسائل مختلفہ پر وہابیہ صرف شور و شر مچاتے ہیں کہ یہ حرام و ناجائز ہیں اور ابھی تک کوئی خاص منفصل دلیل حرمت پیش نہ کرسکے ہیں تو بلا کسی دلیل حرمت کے یہ امور ناجائز کیونکر ہوگئے؟ تو اگر ان مسائل کے دلائل سے قطع نظر بھی کرلی جائے تو ان کے جواز کے لئے یہی دلیل بہت کافی ہے کہ یہ مباح الاصل ہیں ان پر کوئی دلیل خاص حرمت کی قائم نہیں ہوسکی پھر جب وہابیہ آخر میں مجبور ہوجاتے ہیں تو عوام کے مغالطے کے لئے یہ کہدیا کرتے ہیں کہ اگر یہ امور جائز ہوتے تو ان کو شارع علیہ السلام کرتے قرون ثلثہ کرتے تو انھوں نے عدم فعل کو دلیل عدم جواز کی قرار دیا حالانکہ یہ غلط و باطل ہے کہ فعل تو جواز کی دلیل ہوتا ہے اور عدم فعل کسی چیز کے ممنوع ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

الفعل یدل علی الجواز وعدم الفعل لا یدل علی المنع

کرنا تو جائز ہونے پر دلالت کرتا ہے اور نہ کرنا ممانعت پر دلالت نہیں کرتا۔

(از مواہب لدنیہ مصری ص ۱۹۶ ج ۲)

اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ فعل تو دلیل جواز ہے اور عدم فعل دلیل ممانعت نہیں۔ کہ اس استدلال کو زمانہ صحابہ کرام میں خلفاء راشدین نے مسترد کر دیا ہے کہ عدم فعل دلیل ممانعت نہیں۔ چنانچہ بخاری شریف میں حدیث مروی ہے

حدیث ۔ عن زید بن ثابت قال ارسل الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن وانی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عمر هذا والله خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح الله صدری لذلك ورأیت فی ذلك الذی رای عمر قال زید قال ابوبکر انك رجل شاب

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ زمانہ جنگ یمامہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھکو طلب کیا تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یمامہ کی جنگ زبردست ہوئی اور اس میں قرآن کے کافی قاری شہید ہو گئے مجھے خوف ہے کہ اگر اور چند جگہ ایسی جنگ ہو گئی تو ہم سے بہت کچھ قرآن فارغ ہو جائیگا تو میں یہ رائے پیش کرتا ہوں کہ آپ قرآن کے جمع ہونیکا حکم دیں تو میں نے عمر سے کہا کہ تم وہ کام کیسے کرسکو گے جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تو

عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحي
لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتتبع
القرآن فاجمعه فوالله لو كلفوني نقل
جبل من الجبال ما كان أثقل علي مما
أمرني به من جمع القرآن قال قلت
كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال هو والله خير
فلم يزل أبو بكر يراجعني حتى شرح الله
صدري للذي شرح له صدر أبي بكر
وعمر فتتبعت القرآن أجمعه من
العسب واللخاف وصدور الرجال۔

(از مشکوٰۃ شریف ص۱۹۳)

حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ امر بہتر ہے پھر
عمر برابر مجھ سے بار بار یہ کہتے رہے یہاں تک
کہ اللہ نے میرا شرح صدر کیا اور میں نے بھی
عمر کی رائے کو پسند کیا اور اے زید تو ایک
جوان آدمی عاقل ہے تو کسی تہمت سے متہم
نہیں ہے کہ تو زمانہ رسالت میں وحی لکھتا تھا
تو تو آیات قرآن کو تلاش کرکے جمع کر میں نے
کہا کہ اگر تم مجھکو پہاڑوں سے کسی پہاڑ کے
اٹھانے کی تکلیف دیتے تو وہ مجھے اتنی بھاری
نہ معلوم ہوتی جو قرآن کے جمع کرنے کا حکم ہے
پھر کہا تم وہ کام کیسے کرتے ہو جسکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے ابوبکر نے
فرمایا کہ یہ خدا کی قسم امر خیر ہے پھر وہ مجھکو بار بار
حکم دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے
سینے کو اسکے لئے کھولدیا جسکے لیے سینۂ ابوبکر و عمر
کو کھولا تھا تو میں نے قرآن جمع کرنا شروع کردیا
کھجور کی لکڑیوں اور سفید پتھروں اور لوگوں
کے سینوں سے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہو گیا کہ حضرات خلفاء راشدین میں سے حضرات شیخین

نے عدم فعل شارع علیہ السلام کو دلیل نہیں بنایا اور اس طریقہ استدلال کا دروازہ یوں فرماکر بند کردیا ہو واللہ خیرا اور یہ طریقہ تعلیم فرمایا کہ وہ فعل اگر امور خیر سے ہو تو اسکو کیا جائے تو اب ہمارے مسائل مختلفہ کو دیکھیے کہ یہ سب امور خیر سے ہیں۔ تو ان کے جواز کے لئے ان کا خیر ہونا خود زبردست دلیل ہے۔ بالجملہ عدم فعل کو دلیل منع قرار دینا وہابیہ کی سخت غلطی ثابت ہوئی اور امور خیر محض اس بنا پر ممنوع یا ناجائز نہیں ہو سکتے۔ لہذا اگر یہ اصول ملحوظ رکھے جائیں تو مسائل مختلفہ کا فیصلہ ہو جائے گا۔ واخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین اللہ تعالے اس کتاب کو سبب ہدایت کردے اور اختلافات کے فیصلہ کا ذریعہ بنائے

مصنف کتاب ہذا کی مختصر سوانح

سنبھل میں مشہور و معروف ولی کامل جناب حافظ الحاج محمد اکمل شاہ صاحب قدس سرہٗ خاندانی بزرگ اور شہر و دیہات کا مرجع تھے آپ نے دو شادیاں کیں لیکن کوئی اولاد نرینہ پیدا نہ ہوئی تب حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے یہ نذر مانی کہ اے رب العلمین اگر تو مجھ کو کوئی فرزند عطا فرمائے تو میں اسکو خدمت دین کیلئے متعین کروں گا۔ اللہ تعالے نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ۵ / محرم الحرام ۱۳۲۲ھ کو اس سرزمین سنبھل پر جسے حضرت غازی الہند سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ اور فاتح ہند خواجہ خواجگان ولی الہند حضرت معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ نے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا تھا، ایک نونہال عطا فرمایا۔ اس نونہال کا نام محمد اجمل رکھا گیا۔ یہ کون جانتا تھا کہ آپ کسی

زمانہ میں رشد و ہدایت کے چمکتے آفتاب ہوں گے۔ آپکے حضرت قبلہ شاہ صاحب والد
بزرگوار خاص دعائیں فرمایا کرتے تھے جسکی وجہ سے آپ کے اندر بچپن ہی سے
دینداری و حسن عمل کے آثار نمایاں تھے۔ سات برس کی عمر ہی سے نماز کے ایسے پابند ہوئے
کہ کبھی کوئی نماز قضا نہ کی۔

آپ کی ابتدائی تعلیم خود حضرت قبلہ شاہ صاحب اور ان کے بڑے بھائی جناب
مولانا مولوی محمد افضل شاہ صاحب مرحوم نے دی۔ عربی کی ابتدائی تعلیم آپ نے
اپنے تایا زاد بھائی مشہور مدرس جامع معقول و منقول حضرت مولینا مولوی محمد جمال الدین
صاحب مدظلہ العالی سے حاصل فرمائی۔ جب شرح جامی تک پہنچے تو حضرت قبلہ شاہ صاحب
آپ کو اپنے ہمراہ لیکر مراد آباد استاذ الاعلیٰ و صدر الافاضل امام المناظرین حضرت مولینا
مولوی الحاج الحافظ السید محمد نعیم الدین صاحب قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوئے حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ نے آپ پر خاص شفقت یہ فرمائی کہ دولتکدہ
پر ہی مخصوص طور پر تعلیم دیا کرتے تھے یہ شرف حضرت کی بارگاہ عالی میں چند مخصوص طلبہ ہی
کو حاصل رہا ہے۔ آپ نے بعمر ۱۹ سال ۱۳۳۶ھ میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے علوم دینیہ
معقولات و منقولات کی سند امتیازی طور سے حاصل فرمائی۔ بعد فراغت درسی کتب کے
دو سال کامل حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ نے اپنی خدمت میں رکھ کر اور باقاعدہ وعظ گوئی
مناظرہ، فتویٰ نویسی کی تعلیم دی۔ یہاں تک کہ حضرت نے اپنے اخیر زمانہ حیات میں وعظ کے
اہم موقعوں اور زبردست مناظروں میں اپنی جگہ آپ کو متعین کرکے بھیجا۔ کامیابی
پر الطاف و اکرام اور دعاؤں سے سرفراز فرمایا اور حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ نے
اپنے ہمراہ بریلی شریف لیجاکر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولینا

مولوی الحاج الشاہ محمد احمد رضا خاںؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرایا اور حضرت حقیقت آگاہ عارف باللہ سند المحققین مولینا مولوی الحاج الشاہ حامد رضا خاں صاحب رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ المشائخ امام العرفا مرجع العلماء قطب عالم مولینا مولوی الحاج الشاہ السید علی حسین صاحب اشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلسلہ کی اجازت خلافت عطا فرمائی۔

حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ کی ایماء سے آپ نے اپنے وطن مالوف میں سنہ ۱۳۴۲ھ میں ایک مدرسہ سنبھل کی مشہور اور تاریخی مسجد جہاں خاں میں قائم کیا۔ جس کا نام مدرسہ اسلامیہ حنفیہ رکھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ یہاں پر ہر چہار طرف ظلمت کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں مذہب اہل سنت کا کوئی مدرسہ نہ تھا۔ آپ نے محلے محلے تقریریں کیں۔ بد مذہب ہر جانب سے خونی بھیڑیوں کی طرح آپ کی طرف لپکے مگر اس ہستی نے اللہ رب العزت کے نام پر اور دین حق کی خاطر قربانیاں دیں اور ان سے مقابلہ کرکے اپنا ہی اثر قائم کیا۔ سنہ ۱۳۴۹ھ میں حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ نے اس مدرسہ کا نام مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم تجویز فرمایا۔ آپ کئی سال تک لوجہ اللہ بلا کسی تنخواہ کے درس دیتے رہے آپ کو ہمیشہ تعلیم درس نظامی کا شوق رہا ہے اور مستقل طور پر تقریباً تیس سال مدرسہ مذکور میں ہر قسم کے علوم مروجہ کا درس دیا۔ غیر درسی کتب کا مطالعہ کیا جس کی بنا پر آج بفضلہ تعالیٰ جامع العلوم ہیں۔ علمائے اہل سنت اپنی مشکلات میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ کا علمی احترام نہ فقط موافقین بلکہ مخالفین کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ فتاویٰ دیوبند اس کا شاہد ہے۔ آپ کا شغل درس کے ساتھ افتاء کا بھی رہا ہے۔ اس وقت تک فتاووں کی سات جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

مناظرہ میں آپ کی موجودگی اشد ضروری سمجھی جاتی ہے شہر کے شہر آپ کی ایک انقلابی تقریر سے بدل جاتے ہیں۔ مخالفین کی برسوں کی محنت خاک میں مل جاتی ہے مخالفین آپ کے نام سے گھبرا جاتے ہیں۔ غرضیکہ حضرت تمام فرق باطلہ کے رد و ابطال کے لئے تحریراً و تقریراً امتیازی شان رکھتے ہیں۔ اگرچہ کہنہ سالی ہے، مجبوریاں، معذوریاں ہیں لیکن اکثر اوقات خدمت دین یا مطالعہ کتب ہی میں گزرتے ہیں۔

آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں رد سیف یمانی۔ عطر الکلام قول بلیغ۔ اجمل المقال۔ فوٹو کا جواز در حق عازمان سفر حجاز۔ ریاض الشہداء رد شہاب ثاقب چھپ چکی ہیں اور ہر خاص و عام ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس معذوری میں یہ کتاب جو پیش نظر ہے تحریر فرما کر اہلسنت پر احسان عظیم فرمایا ہے اللہ تعالےٰ اس بیش بہا گرانقدر سعی کو قبول فرما کر آپ کو شفائے کاملہ اور قارئین کو مذہب اہلسنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

بندۂ عاجز:۔ (منشی) صغیر احمد اشرفی القادری سنبھلی

۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ

نوٹ:۔ کوئی صاحب بھی اب مصنف کی تحریری اجازت و معاہدہ کے بغیر اس کتاب کو طبع کرانے کی کوشش نہ کریں ورنہ قانونی کارروائی کے سزاوار ہونگے
"ناشر"

مصنف کتاب ہذا کی بعض مطبوعہ تصانیف

(۱) سبیل الرشاد ملقب رد سیف یمانی :۔ مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی عبد الشکور لکھنوی نے مدتوں اہلسنت کی ضرب کھا کھا کر اپنی مجموعی طاقتوں کے ساتھ کتاب سیف یمانی تیار کی تھی اور سارے مسائل مختلف فیہا پر نہایت دجل و فریب عبارات پیش کر کے اپنے عقائد و مسائل کی تائید کی تھی۔ ہر وہابی کو یہ دعویٰ تھا کہ تا قیامت اہلسنت سے اسکا جواب نہ ہو سکے گا اس رد نے سیف یمانی کی دھجیاں اڑادیں انکی کوششوں پر پانی پھیر دیا اور تمام جہالات و ضلالات وہابیہ کا پردہ فاش کر دیا۔ ان کے مایۂ ناز سو سوالات کے جوابات دیئے جسکے پاس یہ کتاب ہو وہ وہابی مناظر کا دم بند کر سکتا ہے۔

(۲) عطر الکلام فی استحسان المولد والقیام۔ مفتیان دیوبند نے میلاد شریف و قیام کے بدعت و حرام ہونے پر ایڑی چوٹی کے زور لگا کر ایک رسالہ جمع کیا تھا۔ اس کتاب میں انکی ہر دلیل کا قاہر رد ہر جملہ کا مسکت جواب دیدیا گیا ہے جسکو دیکھکر مخالفوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ ہمتیں ٹوٹ گئیں اور پھر اسمیں میلاد و قیام کو آیات و احادیث اور اجماع و قیاس چاروں دلائل سے ثابت کر دیا اور منکر اللہ کی حجت قائم کر دی یہ رسالہ جسکے پاس ہو وہ کسی سے دب نہیں سکتا۔

(۳) اجمل المقال لعارف رویت ہلال۔ اسمیں رویت ہلال چھ طرق موجب کی تفاصیل اور جن وہ طرق جنسے رویت ہلال ثابت نہیں ہوتی انکے مدلل بیانات خصوصاً آلات جدیدہ

ٹیلیگرام، ٹیلیفون، لاوڈ اسپیکر، ریڈیو، وائرلیس، ٹیلی ویژن کی خبر انکے احکام شہادت کے شرائط و مسائل وغیرہ ضروری ابحاث پر مشتمل ہے۔

(۴) قول فیصل۔ مخالفین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوین کریمین کے مسلمان و موحد نہ ہونے پر مسلم شریف کی احادیث اور قول امام اعظم سے استدلال کئے تھے اس رسالہ میں ان احادیث اور قول امام کے متعدد جوابات دیکر ان کا مسلم و موحد ہونا دلائل کثیرہ سے ثابت کردیا گیا ہے اس رسالہ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

(۵) فوٹو کا جواز درحق عازمان سفر حجاز۔ اسمیں حج فرض کے ادا کرنے کیلئے فوٹو کا جواز نہایت زبردست دلائل سے ثابت کیا گیا ہے یہ رسالہ اس وقت نہایت ضروری ہے۔

(۶) ریاض الشہداء۔ ذکر شہادت میں سوانح کربلا نہایت معتبر و مشہور کتاب تھی یہ صرف نثر میں تھی نظم کے اہلسنت بہت محتاج تھے تو اسی سوانح کربلا میں موقع بموقع اس کتاب کی غزلیں۔ مسدسات۔ مرثیے۔ مثنویات جمع ہوگئے اب ان کا مجموعہ یا زندہ مجالس ہوگیا۔

(۷) ردّ شہاب ثاقب۔ شہاب ثاقب یہ وہ کتاب تھی جس پر ۵۰ سال وہابیہ کو ناز تھا کہ اسکا کوئی جواب نہیں دیا گیا حضرت مصنف نے انکے ۵۰ سالہ ناز کو اسکا رد لکھکر خاک میں ملادیا اور ان کے حوصلے پست کردیئے۔ وہابیہ سے مناظرہ کرنیوالوں کیلئے اسکا پاس ہونا ضروری ہے۔ عمدہ طباعت و کتابت کاغذ گلیز رنگین ٹائٹل سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۵۲۸۔

ملنے کے پتے
۱- اجملی کتب خانہ۔ محلہ دیپا سرائے۔ سنبھل ضلع مراد آباد۔ یو۔ پی
۲- مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم مسجد جہانگیر خاں سنبھل ضلع مراد آباد یوپی انڈیا

۴۸۹
۹۲

مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل

سنہ ۱۳۳۳ھ میں قائم ہوا جس سے ابتک کثیر علماء، حفاظ، مبلغ، مفتی، مناظر خطیب، قراء اور امام پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اس ادارہ کی دینی و علمی خدمات قابل فراموش نہیں، بالخصوص اس دور میں ایسے مدارس دینیہ کے حفظ و بقا کی بڑی ضرورت ہے، جن کا انحصار محض اہل خیر حضرات کی امداد و اعانت پر ہے۔

لہذا اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ زکوۃ، صدقات فطرہ، چرم قربانی نیز ہر قسم کی اعانت سے اس دار العلوم کو تقویت پہنچا کر ثواب عظیم کے مستحق ہوں اور اپنے حلقۂ اثر میں بھی اہل خیر حضرات کو امداد کی ترغیب دے کر اجر جزیل کے حقدار ہوں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔

دعا گو

محمد اختصاص الدین اجملی

ناظم اعلیٰ و متولی مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل ضلع مراد آباد
یو۔ پی۔ (انڈیا)

PRICE Rs. [redacted]